بن کر نکل جاتا ہے۔ پس یہ سب چیزیں
چونکہ پیداوار سے ہی بنتی ہیں۔ اسی سبب
سے فضل کے پیدا کرنے میں کارآمد اور
مددگار ہیں۔ علمِ زراعت ایک بہت بڑا
علم ہے۔ میں نے تمہیں ان تھوڑے سے
سبقوں میں اس علم کے صرف چند موٹے
موٹے اصول یا گر بتائے ہیں۔ اب اگر میں
تمہارا شوق برابر بڑھتا ہوا دیکھوں گا۔
تو کسی دن باقی اصول بھی بتا دوں گا۔ دونو
بیٹوں نے باپ کا دل سے شکریہ ادا کیا
اور کہا۔ کہ ہمارا جی تو یہ چاہتا ہے۔ کہ
سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر زراعت ہی کا کام
سیکھیں۔ اور اسی کے علم کو حاصل کریں۔
کہ اس سے زیادہ فائدہ مند اور کونسا کام
ہوگا؟

باپ۔ یہ سب کچھ سچ ہے۔ لیکن ہر کام کے
لئے علم کی بڑی ضرورت ہے۔ جب مجھے
علم تھا۔ تو میں نے ولایت تک سے اس
مطلب کی کتابیں منگا کر پڑھیں اور

کو ہم کھاد کہتے ہیں - اور یہی کھاد پودوں کی خوراک ہے - پودے اِسے بڑی رغبت سے کھاتے ہیں - اگر ہم زمین میں برابر کھاد ڈالتے رہینگے - تو زمین اپنی اصلی حالت پر قائم رہیگی +

بڑا بیٹا - آپ کو کیونکر معلوم ہوا - کہ یہ پودوں کی خوراک ہے - اور پودے اِسے بڑی رغبت سے کھاتے ہیں +

باپ - ہم بہت سی باتیں تجربے سے معلوم کرتے ہیں - یہ بات بھی تجربے ہی سے معلوم ہوئی ہے - تم خود بھی کبھی تجربہ کرکے دیکھ لینا - کہ جب زمین میں اچھی طرح کھاد ڈالتے ہیں - تو فصل عمدہ اُٹھتی ہے - اور جب اُس میں کھاد نہیں ڈالتے - تو فصل بھی اچھی نہیں اُٹھتی - عقل سے بھی یہ بات ثابت ہے - کیونکہ پیداوار اکثر ہمارے اور جانوروں کے کھانے کے کام آتی ہے - اور اِسی کے کھانے سے ہمارا گوشت - پوست - ہڈی بنتی ہے - اور اُس کا فضلہ - گوبر یا پاخانہ

میں سے پودوں کی کچھ خوراک نکال لیتے ہیں - اگر زیادہ فصل اٹھائینگے - تو زمین میں سے زیادہ خوراک نکل جائیگی - اگر کم فصل اٹھائینگے - تو کم خوراک خرچ ہوگی - اس لئے ہمیں مناسب ہے - کہ کسی نہ کسی طرح زمین میں باہر سے پودوں کی خوراک برابر پہنچاتے رہیں - ورنہ زمین کچھ عرصے کے بعد خوراک سے خالی ہو جائیگی - اور فصل اچھی نہیں اٹھیگی ۔

چھوٹا بیٹا - اتنا تو مجھے بھی معلوم تھا - میرا سوال تو یہ ہے - کہ وہ کون سی خوراک ہے - جو ہم باہر سے پودوں کو پہنچا سکتے ہیں - تاکہ زمین میں خوراک کا ذخیرہ جمع رہے ؟

بڑا بیٹا - اس سوال کا جواب میں نہیں دے سکتا - ابا جان ہی دے سکتے ہیں ۔

باپ - میں پہلے ہی جانتا تھا - کہ تم اس کا جواب نہیں دے سکوگے - تم نے مجھے اکثر دفعہ مٹی میں میلا - گوبر - کوڑا کرکٹ اور ہڈیوں کا چورا ملاتے ہوئے دیکھا ہوگا - اسی

فصل نہیں اُٹھا سکینگے۔ کیونکہ زمین کا وُہ جُزو جو تیّار خواہ ناتیّار خوراک کی شکل میں تھا۔ اور جسے ہم ہل چلا کر تیّار کر سکتے تھے۔ وُہ بہت کچھ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اب زمین میں فصل کے لئے کافی خوراک نہیں رہی +

چھوٹا بیٹا۔ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ زمین میں کتنی ہی خوراک موجود کیوں نہ ہو۔ آخر کو خرچ ہو جائیگی۔ تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے زمین کی حالت جوں کی توں بنی رہے۔ اور فصل ہمیشہ اچھی اُٹھے؟

بڑا بیٹا۔ اِس کے جواب دینے کی مَیں کوشش کرتا ہُوں۔ اگر ہمارے پاس کچھ روپیہ ہو۔ اور ہم اُس میں سے ہمیشہ خرچ کرتے رہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وُہ کچھ عرصے کے بعد ضرور ختم ہو جائیگا۔ اِس کا صاف علاج تو یہ ہے۔ کہ اُس میں کچھ نہ کچھ روپیہ ڈالتے بھی رہیں۔ تا کہ ہمارا خزانہ بالکل خالی نہ ہونے پائے۔ ہم فصل کے ساتھ زمین

کو برابر برابر فاصلے پر قطاروں میں ڈالنا چاہئیے۔ کیونکہ اِس سے فصل کے ہر ایک پودے کو کافی غذا مِل سکتی ہے ٭

تیرھواں سبق

باپ۔ اب مَیں تمہیں زراعت کے بڑے بڑے اُصُول تو بتا چُکا ہُوں۔ صِرف ایک بات بتانی رہ گئی ہے۔ جو یقین ہے۔ کہ تمہاری سمجھ میں جلدی سے آ جائیگی۔ مَیں تُم سے کہہ چُکا ہُوں۔ کہ سب کی سب مٹّی پودوں کی غذا نہیں بن سکتی۔ صِرف اُس کا ایک ہی جُزو غذا بننے کے قابل ہے۔ اور دُوسرا جُزو کبھی پودوں کی غذا نہیں بن سکتا۔ پس اگر ہم ہمیشہ آئے سال اپنی زمین پر سے فصل اُٹھاتے رہینگے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ کچھ عرصے کے بعد زمین کی کُل غذا خرچ ہو جائیگی۔ پھر ہم کتنا ہی کیوں نہ جوتیں اور کیسا ہی ہل کیوں نہ چلائیں۔ اچھی

کے جھنڈ اُگے ہوئے ہوتے ہیں - اور ہوا
اُن پیڑوں میں سے اچھی طرح نہیں گزر سکتی۔
اِس سبب سے ہوا میں سے بھی پوری غذا
ملنی مشکل ہے -اِس طرح بونے سے ایک تو
بیج زیادہ خرچ ہوتا ہے - دُوسرے پیداوار
عُمدہ نہیں ہوتی - اگرچہ قطار وار برابر
فاصلے پر زمین میں بیج ڈالنے سے محنت
تو زیادہ کرنی پڑتی ہے - مگر اس کے ساتھ
ہی بیج بھی کم خرچ ہوتا ہے -اور ہر ایک
پودے کو پوری خوراک مل سکتی ہے۔
ہمارے اکثر زمیندار ابھی تک اِن باتوں
کو اچھی طرح نہیں سمجھتے -مَیں نے اوّل
اوّل یہ طریقہ انگریزی کتابوں میں دیکھا
تھا - لیکن جب سے اپنی زمین پر آزمایا۔
تو نہایت مُفید پایا ٭

خُلاصہ

بیج کے دانے موٹے موٹے ہونے چاہئیں۔
اور گھن کھائے یا کیڑا کھائے نہ ہوں۔ دانوں

ڈالتے ہیں۔ ہماری زمین میں ایک دانہ بھی
خراب نہیں ڈالا جاتا۔اِس کے سوا ایک
اور بات بھی ہے۔جس کی وجہ سے ہماری
فصلیں عمدہ اُٹھتی ہیں۔اور وُہ یہ ہے۔کہ
ہم دانوں کو برابر برابر فاصلے پر قطاروں
میں بوتے ہیں۔اور اور زمیندار مُٹھی میں
بیج لے کر بکھیر دیتے ہیں۔جس کے سبب
سے کہیں تو بیج دُور دُور ہو جاتے ہیں۔
اور کہیں پاس پاس ÷

چھوٹا بیٹا۔پھر تو اِس میں نقصان ہی کیا
ہے؟

باپ۔نقصان یہ ہے۔کہ جہاں بیج بہت پاس
پاس پڑتا ہے۔وہاں پودوں کے جھُنڈ کے
جھُنڈ نکل آتے ہیں۔اِن سب کو اُسی
تھوڑی سی جگہ سے غذا لینی پڑتی ہے۔
اِس سبب سے کسی کو بھی زمین میں سے
پیٹ بھر کر خوراک نہیں پہنچ سکتی۔ہاں
نری ہوا میں سے سب کو کچھ نہ کچھ
خوراک مل سکتی ہے۔مگر پودوں کے جھُنڈ

گیہوں کو اب کی دفعہ بوؤنگا - اَور تم بھی
دیکھوگے - کہ کیسی عُمدہ فصل ہوتی ہَے +

بڑا بیٹا - یہ بات تو مَیں نے آپ ہی میں دیکھی ہَے - کیونکہ خُوشحال سِنگھ کو اکثر دفعہ مَیں نے دیکھا ہَے - کہ وُہ جب بونے کا موسم سر پر آتا ہَے - تو ٹھیک وقت پر بنئے سے گیہوں - خواہ مکئی - خواہ چنے جو کُچھ بوتا ہَے - خرید لاتا ہَے - اَور جوں کا توں اپنے کھیت میں بکھیر دیتا ہَے +

باپ - جب ہی تو اُس کی فصل عُمدہ نہیں اُٹھتی - جَیسی کہ ہماری فصل اُٹھتی ہَے +

بڑا بیٹا - اوہو! مَیں تو یہ سمجھے ہُوئے تھا - کہ ہماری زمین اچھّی ہَے +

باپ - نہیں - ہماری زمین تو خُوشحال سِنگھ کی زمین سے اچھّی نہیں - مگر یہ بات ضرور ہَے - کہ ہم زمین پر دو چار دفعہ بارِش سے پہلے ہل چلاتے ہَیں - اَور دو ایک دفعہ بیج بونے سے پیشتر جوت لیتے ہَیں - اَور اِس کے سِوا ہم بیج بھی عُمدہ سے عُمدہ

بھی اچھے پیدا نہ ہونگے +
بڑا بیٹا۔ ابّا جان! اچھے بیج سے کیا مُراد ہے؟
باپ۔ اچھّا بیج وُہ ہے۔ جس کے دانے بڑے بڑے ہوں۔ اور گھُن لگا یا کیڑا کھایا نہ ہو۔ اگر بیج پُرانا یا گلا ہُوا ہوگا۔ یا اُس میں کسی قسم کا کیڑا لگا ہُوا ہوگا۔ تو پودے بھی عُمدہ پیدا نہ ہونگے +
یہ کہاوت کچھ جھُوٹ نہیں۔ کہ جیسا بوؤگے۔ ویسا کاٹوگے۔ یعنی اگر اچھّا بیج ڈالا جائیگا۔ تو اُس سے پودے بھی اچھے اور بڑے بڑے پیدا ہونگے۔ اور اگر گلا سڑا یا پُرانا گھُن کھایا بیج بویا جائیگا۔ تو اُس میں سے پودے بھی ویسے ہی خراب نکلینگے +
چھوٹا بیٹا۔ ہاں۔ شاید آپ نے چند روز ہُوئے۔ گیہوں اِسی سبب سے چھان پھٹک کر عُمدہ اور بڑے بڑے دانے علیحدہ کر لئے تھے۔ سچ مچ وُہ بونے ہی کے واسطے رکھ چھوڑے ہیں +
باپ۔ شاباش۔ خوب سمجھے۔ بے شک میں اُن

پر ہل چلانے اور بار بار جوتنے سے غافل نہ رہینگے +

خُلاصہ

اُوپر کی کہانی سے اچھّی طرح معلوم ہوگیا۔ کہ بار بار ہل چلانے سے کِتنے فایٔدے ہیں۔ فصل کا بڑا مدار ہل پر ہی ہے +

بارھواں سبق

باپ ۔ اِس سے پہلے کے دونو سبقوں میں مَیں نے تُمہیں زمین میں ہل جوتنے اور نلائی کرنے کے فایٔدے بتائے ہیں ۔ مگر یہ یاد رکھو ۔ کِتنا ہی عُمدہ جوتیں اور کیسا ہی بار بار نلائیں ۔ کِتنا ہی بلائیں[1] یا سینچیں ۔ اگر اُس میں ایک[2] یہ کسر رہ جائے ۔ کہ بیج اچھا نہ ڈالیں ۔ تو ظاہر ہے ۔ کہ پَودے

---

[1] بلانا پانی دینے کو کہتے ہیں +

[2] یعنی سارے کام کریں اور ایک یہ کام نہ کریں +

بیٹے مالا مال ہو گئے - اور سمجھ لیا - کہ ہمارے
باپ نے جھوٹی اُمید دِلا کر بھٹکایا نہیں -
بلکہ ہمیشہ کے واسطے خزانہ ہاتھ لگنے کا
رستہ بتا دیا ہے - وہ جانتا تھا - کہ ہم سب
کے سب کام چور اور سُست ہیں - کبھی
ہل جوتنے اور زمین کھودنے کی محنت گوارا
نہ کرینگے - اور اِس سُستی کے سبب بھُوکے
مرنے لگینگے - اِس لئے خزانے کے بہانے
ہمیں اِس کام پر لگایا - اور اچھّی فصل جو
خُود خزانے کے برابر ہے - اُٹھانے کا رستہ
بتا دیا - اور ایسا ہی ہُوا - کہ ہم سب
مالا مال ہو گئے - فصل سے گھر بار سب کچھ
بھر گیا - پھر تو سب بیٹوں نے سُستی چھوڑ کر
اپنے کھیت کو خُوب ہل جوت کر پیداوار کا
خزانہ بنا دیا ؛

جواہر سنگھ اور لال سنگھ نے یہ کہانی
سُن کر اپنے بزرگ باپ کا نہایت ہی شکریہ
ادا کیا - اور اپنے دِل میں ٹھان لی - کہ جب
ہم زمیندار ہونگے - تو ہم کبھی مُناسب وقت

خزانہ دبا رکھا ہے۔ مگر میں تمہیں اُس کا
پتہ نہیں بتا سکتا۔ میرے بعد تم خود ہی
زمین کھود کر ڈھونڈ نکالنا۔ اُس کے لڑکوں
نے ہرچند کہا۔ کہ آپ ہمیں اُس کا پتہ اور
مقام بتا دیں۔ لیکن اُس دانا باپ نے ایک
نہ مانی۔ اور دُنیا سے رُخصت ہو گیا۔ اب
ناچار سب کے سب بیٹے خزانے کی تلاش
میں کھیت کی زمین کو کھودنے لگے۔ لالچ
بُری بلا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ساری
زمین کھود کھاد ڈالی۔ مگر خزانے کا کہیں بھی
پتہ نہ ملا۔ اتنے میں ایک آدھ بارش بھی
ہو گئی۔ اور فصل بونے کا وقت آ گیا۔
لڑکوں نے سمجھا۔ کہ شاید باپ نے ہمیں
جھوٹی اُمید دلا کر بھٹکایا ہے۔ کیونکہ زمین
میں تو خزانہ کچھ بھی نہیں ہے۔ لاچار اپنی
زمین میں اس موسم کی فصل بو دی۔ چونکہ
زمین خزانے کی تلاش میں بہت اچھی طرح
کھودی اور گوڈی گئی تھی۔ اس لئے فصل
نہایت ہی عمدہ اُٹھی۔ ایک دفعہ ہی سب

ہل چلانے سے زمین ایسی دُرُست ہو جاتی ہے۔کہ میں تمہیں دوبارہ پھر تاکید کرتا ہُوں۔کہ اگر تم عُمدہ زمیندار بننا چاہتے ہو۔ تو ہل چلانے کے فائدوں کو ہرگز نہ بھُولنا۔ اپنی زمین میں جس قدر زیادہ ہل چلاؤ گے۔ اُسی قدر تمہاری زمین میں فصل کے لئے زیادہ خوراک تیار ہو کر فصل عُمدہ اور اچھی اُٹھیگی۔آج میں تمہیں اور کچھ نہیں بتاتا۔ہل چلانے کے فائدوں کی نسبت ایک کہانی سُنا دیتا ہُوں۔جس سے تمہیں معلُوم ہو جائیگا۔کہ ہل چلانا کھیت کے واسطے کیسا مُفید کام خیال کیا جاتا ہے ‏.

موضع داناپُور میں ایک پُرانا تجربہ کار زمیندار رہا کرتا تھا۔اُس کے تین چار بیٹے تھے۔مگر سب کے سب سُست اور کام چور۔جب باپ بُڈھا ہُوا۔اور مرنے کا وقت قریب آیا۔تو سب بیٹوں کو بُلا کر کہا۔کہ مَیں نے کھیت میں بڑا بھاری

کہ تم نے کھیتی باڑی کے بڑے بڑے اُصُول
یعنی ہل چلانے کے فائدے اچھّی طرح
سمجھ لئے۔ یاد رکھّو۔کہ گھاس پات صرف
ہل چلاتے وقت ہی نہیں اُکھیڑتے۔ بلکہ
فصل کے اُگ آنے کے بعد بھی جب موقع
مِلتا ہے۔ اور کھیت میں کِسی قِسم کی گھاس
اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ تو اُسے فوراً اُکھاڑ
ڈالتے ہیں۔ کیوں؟ اِس لئے کہ مَیں تمہیں
پہلے بھی بتا چُکا ہُوں۔کہ یہ گھاس ہمارے
اصلی پَودوں کے ساتھ خُوراک میں شریک
ہو جائیگی۔ اَور اِس سے ہمارے پَودے
بھُوکے مرنے لگینگے۔ زمیندار اِس کے فائدے
سے بخُوبی واقف ہوتے ہیں۔ گو وُہ یہ
نہیں جانتے۔کہ یہ گھاس پات اصل فصل
کو کیونکر نقصان پہنچاتی ہے؟ اِسی کو نلائی
کرنا اَور پنجابی میں گوڈی کرنا کہتے ہیں۔
زمیندار کے لئے ہل چلانے کا عمل نہایت
مُفید ہے۔ اَور اِس سے کھیتی باڑی
مُناسِب وقت پر ہوتی ہے۔ اَور بار بار

پانی میں جلدی گھل جاتی ہے +
دوسرا فائدہ۔ نیچے کی مٹی اوپر آ جاتی ہے۔ اور مینہ کے پانی پڑنے اور ہوا لگنے سے بھربھری اور باریک ہو جاتی ہے +
تیسرا فائدہ۔ زمین پولی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے مینہ کا پانی زمین کے اندر بیٹھ جاتا ہے۔ اور پودوں کی خوراک کے کام آتا ہے +
چوتھا فائدہ۔ زمین پولی ہونے کے سبب اس میں جڑیں آسانی سے پھیل سکتی ہیں۔ اور پودوں کے واسطے خوراک آسانی سے تلاش کر سکتی ہیں +
پانچواں فائدہ۔ جب زمین میں ہل چلاتے ہیں۔ تو جو کچھ گھاس پات اگا ہوا ہوتا ہے۔ وہ سب کا سب جڑ سے اکھڑ آتا ہے۔ اور اس باعث سے وہ خوراک جو زمین میں موجود ہوتی ہے۔ اصل فصل کے پودوں ہی کے کام آتی ہے +
باپ۔ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی۔

خُلاصہ

ہل چلانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے - کہ گھاس پات جو کھیت میں اُگ آتی ہے - اُکھڑ جاتی ہے - کیونکہ اگر گھاس فصل کے ساتھ اُگتی رہیگی - تو اُس کی خوراک کا کچھ حصّہ چھین لیگی اور فصل اچھی نہ اُٹھیگی +

گیارھواں سبق

باپ - مَیں نے جو تمھیں ہل چلانے کے پانچ بڑے بڑے فائدے بتائے ہیں - اُنھیں خوب یاد رکھّو +

چھوٹا بیٹا - مجھے تو اچھی طرح یاد ہیں - آپ فرمائیں - تو بتا دُوں +

باپ - اچھا بتا تو سہی +

چھوٹا بیٹا - لیجئے - گنتے جائیے +

پہلا فائدہ - ہل چلانے سے زمین کی مٹّی اُوپر تلے ہو جاتی ہے - اور اِس سے غذا

ہاں چار آدمیوں کا کھانا پکا ہُوا تیار ہو۔ اور دو مہمان آ جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ وُہ اپنے ہاتھوں سے کھائینگے۔ مگر ہمیں تو پہلے سے کم کھانے کو ملیگا۔ زمین میں پودوں کے واسطے جو کُچھ کھانا مَوجُود ہے۔ اگر پودوں کے ساتھ ساتھ کُچھ گھاس بھی اُگتی رہے۔ تو وُہ بھی اُسی خُوراک میں سے حصّہ لیگی۔ اور اِسی سبب سے فصل کے واسطے خُوراک کا ذخیرہ کم رہ جائیگا +

چھوٹا بیٹا۔ اب مَیں سمجھ گیا +

بڑا بیٹا۔ ابّا جان! جب فصل بڑی ہو جاتی ہے۔ اور کُچھ کُچھ گھاس بھی اُگ آتی ہے۔ تو مَیں نے دیکھا ہے۔ کہ زمیندار کھیت میں جا کر اُس گھاس کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالتے ہیں۔ شاید اُس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ خُود رَو گھاس اصل فصل سے خُوراک نہ چھین لے +

باپ۔ ہاں۔ یہی سبب تو ہے +

باپ۔ پس تو پھر وُہ خوُراک کہاں سے لیتی ہے؟

چھوٹا بیٹا۔ کچھ تو زمین سے اور کچھ ہوا سے +

باپ۔ اچھّا تو اگر گھاس زمین میں اُگتی رہتی۔ اور پھر اُسی زمین میں بیج بھی ڈال دیتے۔ تو ہماری فصل اور گھاس دونو کھیت میں اُگتے رہتے۔ اور دونو کے اُگنے کے لئے خوُراک ضروری ہے۔ اِس لئے زمین کی خوُراک کا ایک حصّہ گھاس کے بڑھانے میں خرچ ہو جاتا۔ اور ہماری فصل کے اُگنے کے واسطے خوُراک کم رہ جاتی۔ جس سے وُہ اچھّی طرح نہ اُگ سکتی +

چھوٹا بیٹا۔ کیا ابّا جان! جس طرح ہماری فصل کے پَودے اپنی جڑوں کے وسیلے سے غذا کھینچ لیتے ہیں۔ اُسی طرح گھاس بھی اپنی خوُراک زمین میں سے اپنی جڑوں کے ذریعے سے تلاش نہیں کر لیگی؟

بڑا بیٹا۔ یہ تو ایک آسان بات ہے۔ اگر ہمارے

تلاش کرکے لا سکتی ہیں۔ اور ہل جوت کر زمین پولی نہ کر لیا کرتے۔ تو مٹی میں جڑیں نہ پھیل سکتیں۔ اور پودوں کے واسطے کافی خوراک حاصل نہ کر سکتیں ۔

چھوٹا بیٹا۔ ابّا! یہ بے شک بڑا فائدہ ہے۔ اگر زمین پولی نہ کی جاتی۔ تو پودے خوراک کے نہ ملنے سے سوکھ کر مر جاتے ۔

باپ۔ ہاں۔ بے شک۔ ہل چلانے سے بہت فائدے نکل سکتے ہیں۔ اور اور فائدے تو شاید تم ابھی نہ سمجھو گے۔ مگر ایک خاص فائدہ جو ہل چلانے سے ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو گھاس پات زمین میں اُگ آتا ہے۔ وہ اُکھڑ جاتا ہے ۔

چھوٹا بیٹا۔ اچھا تو اس سے کیا فائدہ ہُوا؟ مَیں تو نہیں سمجھا ۔

باپ۔ جب گھاس اُگتی ہے۔ تو اُس کے واسطے بھی تو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے ۔

چھوٹا بیٹا۔ جی ہاں۔ خوراک کے بغیر وہ کیونکر اُگ سکیگی؟

بھی کرتا ؂

باپ۔ شاباش شاباش۔ اب باقی فائدے جواہر سنگھ تم بتاؤ ؂

بڑا بیٹا۔ جب ہل چلاتے ہیں۔ تو اُوپر کی مٹی نیچے دب جاتی ہے۔ اور نیچے کی کسی قدر اُوپر آ جاتی ہے۔ جب اس مٹی کو ہوا لگتی ہے۔ اور اُس پر مینہ کا پانی پڑتا ہے۔ تو وہ آہستہ آہستہ بھربھری اور نرم ہو کر باریک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہر ایک پودے کے واسطے مٹی کے اندر خوراک کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے ؂

باپ۔ ہاں ٹھیک ہے۔ بلکہ پولی مٹی کے اندر بھی مینہ کا پانی اور ہوا جا کر اُسے بھربھرا کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح پودوں کی خوراک کا ایک حصہ تیار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہل جوتنے سے ایک بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ نرم اور پولی زمین میں پودوں کی جڑیں آسانی سے اِدھر اُدھر پھیل سکتی ہیں۔ اور پودوں کے لئے بہت سی خوراک

کی خوراک کا کام دے سکے +

دسواں سبق

باپ۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں۔ کہ میں تمہیں ہل چلانے کی غرض اور اُس کے فائدے بتا چکا ہوں۔ اب اگر تم وہ سب کے سب میرے سامنے دُہرا دو۔ تو میں تمہیں ہل چلانے کے کچھ اور بھی فائدے بتاؤں۔ لال سنگھ پہلے تم ایک دو فائدے بتاؤ +

چھوٹا بیٹا۔ ہل چلانے سے پہلے تو مٹی باریک سی ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس پر پانی پڑتا ہے۔ تو پودوں کے لائق خوراک جو مٹی میں موجود رہتی ہے۔ پانی میں جلدی سے گھل جاتی ہے۔ دوسرے یہ۔ کہ مینہ کا پانی پولی مٹی میں جلدی چلا جاتا ہے۔ اور وہیں جمع رہتا ہے۔ اور آخر فصل کے کام آتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو بہت پانی بہ جایا کرتا اور رَو بن کر شاید کچھ نقصان

مٹی تھی ہی نہیں۔صرف پتھر ہی پتھر
تھے۔جوں جوں پتھروں کو ہوا لگی ۔ اور
اُن پر مینہ کا پانی پڑتا گیا۔ اُسی قدر
بھُربھُرے ہو کر مٹی بنتے گئے۔اِسی طرح
جب ہم ہل چلاتے ہیں ۔تو بنجر کی مٹی
کے بڑے بڑے ڈھیلے اور روڑے اُوپر
آجاتے ہیں۔ اور جب اُن کو ہوا لگتی ہے۔
اور اُن پر مینہ کا پانی پڑتا رہتا ہے ۔ تو
وُہ بھی بھُربھُرے باریک ہو جاتے ہیں۔اور
اِس طرح زمین میں پودوں کی تیار خوُراک
کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔ہل چلانے کے
اور بھی بہُت سے فائدے ہیں ۔ مگر اب دیر
ہوگئی ہے۔پھر کِسی وقت باقی فائدے
بتا دینگے۔

خُلاصہ

زمیندار کو چاہئے۔کہ بیج بونے سے پہلے کھیت
میں کئی بار ہل چلائے۔ تاکہ زمین نرم اور
بھُربھُری ہو جائے۔اور باریک ہو کر پودوں

کے واسطے کوئیں کے پانی سے زیادہ مُفید ہوتا ہے۔ اِس کے سِوا ہل چلانے سے ایک اَور طرح بھی خوراک تیار ہو سکتی ہے۔ تُم جانتے ہو۔ کہ جب عمارت پُرانی ہو جاتی ہے۔ تو اُس کی اینٹیں کھار یا ہوا کے لگنے سے خستہ اور بُھربُھری ہو جاتی ہیں ؛

چھوٹا بیٹا۔ اوہو۔ آپ نے جو باغ کی دیوار کے واسطے اگلے برس اینٹیں منگوائی تھیں۔ اُن میں سے ایک ڈھیر بچا ہُوا پڑا ہے۔ اب اُس کا یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ آدھا تو سُرخی ہی بن گیا ہے۔ شاید اِس کا سبب بھی یہی ہے ؛

باپ۔ ہاں۔ اینٹوں کو جو ہوا لگتی رہی۔ اَور اُن پر مینہ کا پانی پڑتا رہا ہے۔ اِس لئے بُھربُھری سی ہو گئی ہیں۔ اِسی طرح پتھروں کا ڈھیر بھی ہوتا۔ تو وُہ بھی کچھ عرصے میں خستہ ہو کر مٹی بن جاتا۔ مَیں نے کتابوں میں لکھا ہُوا دیکھا ہے۔ کہ یہ مٹی پتھروں ہی سے بنی ہے۔ یعنی ایک زمانہ اَیسا تھا۔ کہ

پھر بار بار ہل چلا کر مٹی کو باریک کرنا اور بڑے بڑے ڈھیلوں کو توڑنا ضرور ہوا۔ ورنہ پودے جلدی خوراک حاصل نہیں کر سکینگے۔ بس تو ہل جوتنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ زمین کی مٹی باریک اور بھربھری ہو جائے۔ جب ہی تو ہل چلانے کے بعد ہینگا (سُہاگہ) پھیرتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے ڈھیلے ٹوٹ کر باریک ہو جائیں +

بڑا بیٹا - بجا ہے۔ شاید ہل کا ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ زمین نرم ہو جاتی ہے۔ اور جب مینہ برستا ہے۔ یا کوئیں کا پانی کھیت کو دیا جاتا ہے۔ تو وہ پولی زمین میں آسانی سے چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح ہر ایک پودے کی غذا کے کام آتا ہے +

باپ - سچ کہتے ہو۔ اسی لئے ہوشیار اور تجربہ کار زمیندار برسات سے پہلے زمین پر ایک دفعہ ہل چلا دیتے ہیں۔ کہ جب بارش ہو۔ تو وہ پانی بہ نہ جائے۔ زمین ہی میں بیٹھ جائے۔ اور فصل کے کام آئے۔ مینہ کا پانی فصل

اُس کا ایک حِصّہ گُھل کر جڑوں کے رستے
سے پَودوں کے اندر پہُنچتا ہے +

باپ - بھلا یہ تو بتاؤ - کہ خوُراک کے بڑے بڑے
ڈلے جلدی گھُلینگے یا چھوٹے چھوٹے ؟

چھوٹا بیٹا - یہ بھی کچھ سوال ہے - ہر ایک
شخص جانتا ہے - کہ اگر کسی چیز کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے ہونگے - تو وُہ پانی میں جلدی
سے گھُل جائینگے - اَور جو بڑے بڑے ہونگے -
وُہ اُسی قدر دیر میں - کیونکہ جب ہم پانی
میں کھانڈ ڈالتے ہیں - تو وُہ جلدی سے
گھُل جاتی ہے - اَور جب مِصری کا بڑا ڈلا
ڈال دیتے ہیں - تو اُسے گھُلنے میں بہُت
دیر لگتی ہے +

بڑا بیٹا - دُور کیوں جاؤ - یہ بات نہ ہوتی - تو
ہماری امّاں جان دال سالن میں نمک پیس کر
کیوں ڈالا کرتیں ؟

باپ - بس تو اب ثابت ہو گیا - کہ زمین میں
جِس قدر خوُراک باریک ہوگی - اُسی قدر پانی
اُسے جلدی سے گھُلا دیگا - اِسی واسطے زمین

خُلاصہ

زمیندار کا یہ ایک فرض ہے۔ کہ وہ زمین پر ہل چلائے۔ تاکہ خوراک کے نا تیار حصّے کو جو مٹی میں جمع ہے۔ غذا کی صورت میں فصل کے واسطے تیار کر لے۔

نواں سبق

باپ۔ میں اس سے پہلے اتوار کو تمہیں بتا چکا ہوں۔ کہ زمیندار کی ہل چلانے سے ایک بڑی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ زمین میں جو خوراک کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ اُس کے ایک حصّے کو فصل کے واسطے تیار کرے۔ آج میں تمہیں یہ سمجھاتا ہوں۔ کہ یہ غرض کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ پہلے تم مجھے یہ بتاؤ۔ کہ پودے زمین میں سے اپنی خوراک کس صورت میں حاصل کرتے ہیں؟

بڑا بیٹا۔ زمین میں جو خوراک موجود رہتی ہے۔

ذخیرہ موجود ہے۔ زمیندار اُسے کیونکر تیار کرتے ہیں؟

باپ۔ تم ہمیں اور اور زمینداروں کو ہل جوتتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اُوپر سے کیسی ہی سخت گرمی پڑتی ہو۔ کیسا ہی کڑاکا جاڑا ہو۔ مگر بیج بونے سے پہلے زمین پر ہل چلانا زمیندار کا فرض ہے ❊

چھوٹا بیٹا۔ اچھا۔ تو کیا زمین میں اس لئے ہل جوتتے ہیں۔ کہ اُس میں جو ناتیار خوراک ہے۔ وُہ تیار ہو جائے؟ مَیں نے تو سمجھ رکھا تھا۔ کہ ہل چلانے کی کوئی اور وجہ ہوگی ❊

باپ۔ تُم کہیں یہ تو نہیں سمجھے تھے۔ کہ جس طرح لڑکے فُرصت کے وقت کبڈی یا گُلی ڈنڈے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اُسی طرح زمیندار بھی فراغت پاکر زمین پر ہل چلانے لگتے ہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اگلے سبق میں مَیں تمہیں سمجھا دُونگا۔ کہ زمیندار ہل چلاکر ناتیار خوراک کو کیونکر تیار کرتا ہے؟

سے خوب عمدہ فصل اٹھاتا۔ مگر اس کے بیٹے پوتے ضرور بھوکے مر جاتے۔ کیونکہ وہ اس زمین میں جو فصل بوتے۔ ان کے لئے اس کے اندر کچھ بھی خوراک موجود نہ ہوتی۔ اور اس سبب سے فصل عمدہ نہ اُٹھتی +

چھوٹا بیٹا۔ ہاں آپ نے ایک دفعہ مجھے بھی فرمایا تھا۔ کہ میں جو کچھ تمہیں خرچ کرنے کے لئے دیتا ہوں۔ اس میں سے کچھ نہ کچھ گلک میں ڈالتے جایا کرو۔ تاکہ میلے ٹھیلے کے دن یا کسی اور ضرورت کے وقت کام آئے۔ کیونکہ اگر یہ روپیہ ہاتھ میں رہیگا۔ تو جلد خرچ ہو جانے کا ڈر ہے۔ بلکہ جلد خرچ ہو ہی جاتا ہے۔ شاید زمین میں خوراک بھی اسی واسطے بند رہتی ہے۔ تاکہ پہلی فصلیں اسے جلدی سے چٹ نہ کر جائیں +

باپ۔ شاباش۔ خوب سمجھے +

بڑا بیٹا۔ گیہوں کو تو ہم پیس پکا کر خوراک کے قابل بنا لیتے ہیں۔ مگر یہ فرمائیے۔ کہ زمین میں جو ناتیار یعنی ادھوری خوراک کا ایک

پکا کھا لیتے ہیں - گویا یہ حصّہ تو ہماری خوراک کے قابل تیار ہو گیا تھا - اور باقی جو گیہوں کی شکل میں ہمارے پاس موجود تھا - وہ خوراک کا کام تو بے شک دے سکتا تھا - لیکن ابھی تک تیار نہیں ہُوا تھا ٭

باپ - یہی بات ہے - یہ حصّہ تیار نہیں ہُوا - گویا آئندہ کے واسطے ذخیرہ ہے - جو ضرورت کے وقت ہمارے کام آئیگا ٭

چھوٹا بیٹا - اگر ساری غذا تیار رہا کرتی - تو کیا اچھا ہوتا !

باپ - نہیں - اس میں کئی طرح کے نقص نکلتے - پہلے سب سے بڑا نقص تو یہ ہوتا - کہ ابتدا میں کچھ دن تو پودوں کو پیٹ بھر بھر کر کھانے کو ملتا - کیونکہ زمین میں اُن کے لئے بہت سی خوراک موجود ہوتی - لیکن آخر کو اس کا یہ نتیجہ ہوتا - کہ پودے جھٹ پٹ اپنی خوراک چٹ کر جایا کرتے - اور بعد کی فصلوں کے واسطے زمین میں کچھ بھی خوراک نہ رہتی - یعنی ایک زمیندار بے شک اپنی زمین

آٹھواں سبق

باپ۔ پچھلے اتوار کو میں نے تمہیں بتایا تھا۔ کہ زمین کی سب مٹی پودوں کی غذا کا کام نہیں دے سکتی۔ بلکہ اُس کا کچھ حصہ خوراک کا کام دے سکتا ہے۔ اِس خوراک میں سے کچھ حصہ ایسی حالت میں بنا بنایا تیار ہوتا ہے۔ کہ اُسے پودے جلد کام میں لے آتے ہیں۔ مگر سب کا سب ایسی صورت میں نہیں ہوتا۔ کہ جھٹ پٹ کر جائیں۔

بڑا بیٹا۔ جی ہاں۔ آپ نے ہمیں ایک مثال دے کر سمجھایا تھا۔ کہ جو گیہوں کا کوٹھا ہمارے گھر میں بھرا ہوا ہے۔ وہ سب ہماری خوراک ہو سکتا ہے۔ مگر ہم جب اُسے کوٹ پیس کر نہ پکائیں۔ یا چھڑا چھڑا کر نہ بھونیں۔ کھانے کے کام میں نہیں لا سکتے۔ جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ اُسی قدر کوٹ پیس کر

شکل میں بدل لیتے ہیں۔ کہ ہم اُسے کھا سکتے ہیں۔ اُن کا پہلے آٹا بناتے ہیں۔ پھر روٹی پکا لیتے ہیں۔ اِسی طرح زمیندار بھی مٹی کے تھوڑے سے حصّے کو ایسی شکل میں سال بسال تبدیل کر لیتا ہے۔ کہ پودے اُس پر گزارا کر سکیں +

چھوٹا بیٹا۔ ہم تو آٹے کو گوندھ کر پیڑا بناتے ہیں۔ اَور پھر روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ زمیندار مٹی میں سے پودوں کے لئے کیونکر خوراک تیار کرتا ہے ؟

باپ۔ تم ہمیں ہر روز پودوں کی خوراک تیار کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ خیر اِس کا جواب میں تمہیں اگلے اتوار کو دُونگا +

خُلاصہ

زمین کی سب کی سب مٹی پودوں کی خوراک کا کام نہیں دے سکتی ۔ بلکہ اُس کا کچھ حصّہ پانی میں گھُل کر خوراک کا کام دے سکتا ہے +

جو اُن کی خوراک کے قابل نہیں +

باپ۔ ہاں +

بڑا بیٹا۔ اِس سے تو یہ بات نکلی۔ کہ جب ہم بار بار ایک ہی زمین میں فصل بوتے رہینگے۔ تو تھوڑے ہی عرصے میں اُس زمین اور ہوا میں سے وُہ چیزیں جو پودوں کی خوراک بننے کے قابل ہیں۔ ختم ہو جائینگی۔ اور آگے کو اُس میں بالکل خوراک نہیں رہیگی +

باپ۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسان مٹی کے باقی حصّوں کو کئی طرح سے ہر سال پودوں کی مُناسب غذا کی شکل میں بدلتا رہتا ہے۔ یعنی ہر برس وُہ مٹی میں سے تھوڑے سے پودوں کی غذا بنا سکتا ہے +

چھوٹا بیٹا۔ یہ کیونکر؟

باپ۔ مَیں تمہیں ایک مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ یہ تو تم جانتے ہو۔ کہ ہمارے گھر میں ایک گیہوں کا کوٹھا بھرا ہُوا ہے۔ مگر ہم گیہوں کو یونہی نہیں کھا سکتے۔ ہاں اُس میں سے ہر روز تھوڑے گیہوں لے کر ایسی

ہیں۔ بس پانی میں گھل جانے والی مٹی کے اندر کی چیزیں جن کی اُنہیں ضرورت ہو۔ غذا کا کام دے سکتی ہیں۔ اور جو چیزیں پانی میں نہیں گھل سکتیں۔ وہ اُن کی غذا بھی نہیں بن سکتیں +

چھوٹا بیٹا۔ ہاں ہاں۔ ہم سمجھ گئے۔ بس تو کھیت کو پانی اسی لئے دیتے ہیں۔ کہ وہ مٹی کے اُس حصے کو جو پودوں کی خوراک بننے کے لائق ہے۔ گھلا کر جڑوں کے رستے سے پودوں میں پہنچا دے +

باپ۔ بے شک۔ بے شک۔ یہی بات ہے۔ لیکن ساتھ ہی پانی دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ خود پانی بھی پودوں کی خوراک ہے۔ جس طرح وہ ہماری خوراک کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اُسی طرح پودوں کی غذا کا بھی ایک لازمی حصہ ہے +

بڑا بیٹا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ عجب نہیں۔ جو ہوا میں بھی ایسی چیزیں ہوں۔ جو پودوں کی غذا بن سکتی ہیں۔ اور کچھ ایسی بھی ہوں۔

چھوٹا بیٹا۔ جب وہ کھیت میں لگے ہوئے تھے۔ اور ساری زمین اور ہوا میں سے خوراک حاصل کر سکتے تھے۔ تو پھر بھوکے کیونکر رہ گئے؟

باپ۔ اچھا! شاید میں نے ابھی تک تم کو یہ نہیں بتایا۔ کہ مٹی پودوں کی بنی بنائی غذا نہیں ہوتی۔ البتہ مٹی میں پودوں کی غذا موجود رہتی ہے۔ کسی قسم کی مٹی میں کم۔ کسی میں زیادہ۔ سنو بیٹا! مٹی پودوں کی غذا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ساری کی ساری ہوا ہی اُن کی خوراک کا کام دے سکتی ہے۔ اگر یہ بات ہوتی۔ تو اُن کے واسطے غذا کا ایک بہت بڑا ذخیرہ زمین اور ہوا میں موجود ہوتا۔ لیکن یہ بات نہیں۔ ہوا اور مٹی کا ایک چھوٹا سا جزو اُن کی خوراک کے قابل ہوتا ہے۔

بڑا بیٹا۔ بھلا تو مٹی کا کونسا حصّہ پودوں کی غذا کا کام دے سکتا ہے۔

باپ۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ کہ پودے اپنی غذا ہماری تمہاری طرح نہیں کھا سکتے۔ وہ پانی میں گھلی ہوئی غذا اپنے کام میں لاتے

خُلاصہ

پودے جڑوں سے اپنی خوراک تلاش کرتے ہیں۔ جس قدر بڑے ہوتے ہیں۔ اُسی قدر خوراک بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ اِسی واسطے جڑیں بڑھتی اور پھیلتی جاتی ہیں۔ ہوا میں اُن کی غذا جمع ہے۔ اگرچہ وُہ دِکھائی نہیں دیتی +

ساتواں سبق

بڑا بیٹا۔ آج جو ہم اپنے کھیت کی طرف آتے ہُوئے غافل سِنگھ کے کھیت میں سے نِکلے۔ تو دیکھا۔ اُس کے کھیت کے پودے بہُت چھوٹے چھوٹے مُرجھائے ہُوئے سے ہیں۔ کیا سبب ہے۔ کہ ہمارے پودے سب کے کھیتوں سے زیادہ ہرے بھرے ہیں؟

باپ۔ غافل سِنگھ کے پودوں کو کافی غذا نہ مِلی ہوگی۔ اگر پُوری غذا مِلتی۔ تو وُہ اِس قدر جلدی نہ کُملا جاتے +

چھوٹا بیٹا۔ یہ بات تو ہم سمجھ گئے۔ کہ پودے جڑوں کے وسیلے سے اپنی خوراک نکالتے ہیں۔ جس قدر بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ اُسی قدر خوراک بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ اور اِسی سبب سے اُن کی جڑیں بڑھتی اور پھیلتی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ ہوا میں بھی اُن کی خوراک جمع رہتی ہے۔ کیونکہ ہوا میں تو کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا +

باپ۔ تمہیں یہی تو خبر نہیں۔ ہوا میں اُن کے واسطے کئی قسم کی خوراک موجود رہتی ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ جب ہم کوئی گیلا کپڑا ہوا میں رکھتے ہیں۔ یا اُسے ہلاتے جھلاتے رہتے ہیں۔ تو تھوڑی سی دیر میں سُوکھ جاتا ہے۔ پس جس طرح کپڑے کا پانی ہوا میں رل جاتا ہے۔ اور ہمیں نظر نہیں آتا۔ اُسی طرح اور بہت سی چیزیں ہوا میں رلی جُلی رہتی ہیں۔ اور ہمیں دکھائی نہیں دیتیں۔ جب تم بڑے ہوگے۔ اور اِس علم کو پڑھوگے۔ تو بخوبی جان لوگے۔ کہ ہوا میں کیا خزانہ بھرا پڑا ہے +

ہی ہے +

بڑا بیٹا - ہم جو مُولی گاجر اور شکر قندی اپنے کھیت میں سے اُکھاڑ اُکھاڑ کر کھاتے ہیں - اور آلو - شلغم گھر میں لے جا کر پکاتے ہیں - کیا یہ بھی سب جڑیں ہی ہیں ؟ کیونکہ یہ بھی تو زمین کے اندر ہی رہتی ہیں +

باپ - بے شک بلکہ اُن کے علاوہ اور بہت سی جڑیں ہیں - جنھیں ہم نہایت رغبت سے کھاتے ہیں - آلو - کچالو - زمین قند یہ سب اسی طرح کی جڑیں ہیں +

بڑا بیٹا - میں تو یہ سمجھتا تھا - کہ جڑیں ہمیشہ شہتوت سی پتلی پتلی ہوتی ہیں - اور گاجر - مولی کے ساتھ جو تاگے سے پلٹے ہوئے ہوتے ہیں - وہ اُن کی جڑیں ہیں +

باپ - یہ چھوٹی چھوٹی جڑیں بڑی جڑ کی شاخیں ہیں - کیا جڑوں سے جڑیں نکلتی تم نے نہیں دیکھیں ؟

بڑا بیٹا - ہاں دیکھی ہیں - یہ بات ایک نئی معلوم ہوتی ہے - کہ ہم جڑیں بھی کھایا کرتے ہیں +

اُکھیڑ سکوگے - مگر اب تو مشکل ہے - گنوں کے موسم میں دیکھ لینگے +

باپ - اگر جڑیں نہ بڑھتیں - تو پودا زمین سے زیادہ خوراک نہ بہم پہنچا سکتا - اور اِسی طرح اگر پتے گھنے اور بڑے بڑے نہ ہوتے - تو ہوا میں سے زیادہ خوراک ہاتھ نہ لگتی +

بڑا بیٹا - مجھے تو آپ کی یہ باتیں سُن سُن کر نہایت خوشی ہوتی ہے - اور بڑا تعجب بھی ہوتا ہے - میں حیران ہوں - کہ ایک ایک ادنےٰ اور ناچیز پودے میں بھی خدا کی قدرت نے کیا عجیب و غریب باتیں رکھ دی ہیں - اور اُس کے واسطے کیسے سامان بہم پہنچائے ہیں - کہ آدمی دنگ رہ جاتا ہے +

باپ - بیٹا! یہ تو خدا کے عجائبات میں سے ایک ذرا سا کرشمہ ہے +

چھوٹا بیٹا - بس تو جناب! پودے کا جو حصہ زمین کے اندر رہتا ہے - وہ سب کا سب جڑیں ہیں +

باپ - ہاں جو حصہ زمین کے اندر ہے - وہ جڑ

جواہر سنگھ مجھ سے زیادہ کھاتے ہیں -
کیونکہ وہ مجھ سے بڑے ہیں - اور میں تھوڑا
کھا کر رہ جاتا ہوں - کیونکہ اُن سے بہت
چھوٹا ہوں ٭

باپ - جب پودا بڑا ہو جاتا ہے - تو اُس کی
جڑیں بھی زمین کے اندر ہی اندر دُور تک
پھیل جاتی ہیں ٭

بڑا بیٹا - یہ تو ہم نے بارہا اپنی آنکھوں سے دیکھا
ہے - جب کپاس کے پودے چھوٹے چھوٹے
ہوتے ہیں - تو ہم اُنہیں اچھی طرح زمین سے
اُکھیڑ لیتے ہیں - اور جب وہ پک کر بڑے بڑے
ہو جاتے ہیں - تو اُن کا اُکھیڑنا ذرا مشکل
ہو جاتا ہے - کیونکہ اُن کی جڑیں بہت دُور
دُور تک پھیل جاتی ہیں - اور لال سنگھ تو
اُنہیں اُکھیڑ بھی نہیں سکتا ٭

لال سنگھ - واہ ! کیا میں بڑا ہو کر بھی
نہ اُکھاڑ سکوں گا ؟ اب بھی خوب زور کروں -
تو اُکھاڑ لوں ٭

جواہر سنگھ - ہاں بڑے ہو کر کیوں نہیں

چھٹا سبق

باپ۔ بھلا بتاؤ تو سہی۔ کہ پودے کہاں کہاں سے خوراک بہم پہنچاتے ہیں؟

بڑا بیٹا۔ یہ تو ہم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ کہ پودوں کی ابتدائی غذا تو خود بیج میں جمع ہوتی ہے۔ جب یہ ذخیرہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو پودے زمین میں سے جڑوں کے وسیلے سے اور ہوا میں سے پتوں کے ذریعے سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ گویا اُن کی خوراک کا گودام تین جگہ موجود رہتا ہے۔ اوّل بیج میں۔ دوم زمین میں۔ سوم ہوا میں +

باپ۔ درست ہے۔ تمہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جوں جوں پودا بڑا ہوتا ہے۔ اسی قدر اُس کی خوراک بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑے پودوں کو چھوٹے چھوٹے پودوں سے زیادہ خوراک چاہیئے +

چھوٹا بیٹا۔ یہ تو سب جانتے ہیں۔ دیکھیئے بھائی

زمین جگہ سے اپنی خوراک بہم پہنچا سکتے ہیں۔ یعنی جب ننھے ننھے سے ہوتے ہیں۔ تو اُن کا گزارا صرف بیج کی رگری پر ہی ہوتا ہے۔ جب کسی قدر بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو جڑوں کے وسیلے سے زمین کے اندر سے اور پتیوں کے ذریعے سے ہوا میں سے اپنی خوراک نکالتے ہیں۔ اگلے سبق میں ہم تمہیں غذا کے ان دونو جزوں کا کچھ اور حال بھی بتائینگے +

خلاصہ

پودوں کی ابتدائی خوراک بیج کی رگری میں موجود رہتی ہے۔ جب یہ ہو چکتی ہے۔ اور پودوں کی جڑیں نکل آتی ہیں۔ تو اُن کے وسیلے اور پتوں کے ذریعے زمین کے اندر سے اپنی خوراک بہم پہنچاتے ہیں۔ جڑیں زمین میں سے پودوں کے واسطے کئی قسم کی خوراک ڈھونڈھ کر لاتی ہیں۔ پودا زمین پر اُن کے سہارے کھڑا بھی رہتا ہے +

ہو گئے۔ تو جڑیں چاروں طرف پھیل کر
اُن کے واسطے ہر قسم کی خوراک خود جمع
کرنے لگیں +

بڑا بیٹا۔ بے شک یہی بات معلوم ہوتی ہے۔
ہم بھی جب ننھے سے تھے۔ تو ہمارے لئے
ماں کا دُودھ اُس کی چھاتیوں میں جمع رہتا
تھا۔ اور جب کچھ ہوش سنبھالا۔ اور ہر قسم
کی چیز کھانے کے لائق ہو گئے۔ تو ہمارے
ماں باپ بھی کبھی کھچڑی۔ کبھی روٹی۔ کبھی
گوشت۔ کبھی ساگ کھلانے لگے تھے۔ اور اُس
میں ہر قسم کا مصالح نمک۔ پیاز۔ لہسن
وغیرہ مِلا ہوتا تھا۔ یہ سب چیزیں جگہ
جگہ سے آتی ہیں۔ اور ہمارا گزارا چلتا
ہے +

چھوٹا بیٹا۔ اِس مثال سے ہیں نے اچھی طرح
جان لیا۔ کہ جڑیں کس کس طرح مختلف
قسم کی خوراک جمع کر کے پودوں کو کھلاتی
ہیں +

باپ۔ بس تمہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پودے

کیونکہ ہم روز سیاہی چٹ کاغذ سے اپنی کاپی کے لکھے ہوئے کو سکھایا کرتے ہیں۔اور زائد سیاہی اُٹھا لیتے ہیں۔پس جس طرح سیاہی چٹ کاغذ زائد سیاہی چوس لیتا ہے۔اُسی طرح جڑیں اور پتے اپنی غذا چوس لیتے ہیں +

باپ۔ہاں ہاں۔یہی بات ہے۔مگر تمہیں یہ بھی جان لینا چاہیئے۔کہ پودوں کی جڑیں منہ کا کام ہی نہیں دیتیں۔بلکہ ہاتھوں کا کام بھی دیتی ہیں۔میں تمہیں ابھی بتا چکا ہوں۔کہ پودے جڑوں ہی کے سہارے کھڑے رہتے ہیں۔اور یہی جڑیں زمین میں اِدھر اُدھر پھیل کر پودوں کے لیئے ہر قسم کی خوراک جمع کرتی ہیں۔کیونکہ اب پودوں کو کئی قسم کی خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔بیج کی گری میں یہ سب قسم کی غذا جس کی پودوں کو شروع شروع میں ضرورت ہوتی ہے۔ایک ہی جگہ اکٹھی تھی۔مگر اب جو خدا نے اُن کو ہاتھ پاؤں دے دیئے۔اور وہ اپنی خوراک آپ تلاش کرنے کے قابل

طرف پھیل کر مٹی میں سے نئے پودے کے واسطے اِدھر اُدھر ڈھونڈ ڈھانڈ کر اُن کی غذا کھینچ لاتی ہیں - اور اِسی طرح پودے کی ننھی ننھی پتیاں بھی جو زمین سے نکلی ہوئی نظر آتی ہیں - ہوا میں سے طرح طرح کی خوراک لے لے کر پودے کو پالتی ہیں +

چھوٹا بیٹا - ہاں ہاں - ہمیں بھی یاد آگیا - آپ نے پچھلے فرمایا تھا - کہ پودوں کی جڑیں اور پتے ہی اُنہیں مُنہ کا کام دیتے ہیں - اِن کے مُنہ ہمارے تمہارے جیسے نہ ہوں - مگر چُوس چُوس کر اِنہیں دونو سے اپنے مُنہ کا کام لیتے ہیں +

باپ - ہاں اِنہی کو پودوں کا مُنہ سمجھو - یہ تم جانتے ہو - کہ اگر کسی برتن میں تھوڑا سا پانی رکھا ہو - اور اُس میں کوئی کپڑا گر پڑے - تو وہ جھٹ پانی کو چُوس لیگا - پس اِسی طرح پودوں کی جڑیں اور پتے بھی اپنی غذا ہوا اور زمین میں سے چُوس لیا کرتے ہیں +

بڑا بیٹا - اب تو ہم اِس بات کو خُوب سمجھ گئے

دُودھ کا کام دیتی ہے۔ جب یہ تھوڑے سے
دِنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ تو یہی ننّھا سا
پَودا اِس قابِل ہو جاتا ہے۔ کہ اپنی غذا اَور
اَور جگہ سے ڈھُونڈھ کر نِکال لے۔ اَور اگر اِسے
کِسی اَور جگہ سے پیٹ بھر کر کھانے کو نہ مِلے۔
تو وُہ تھوڑے ہی دِنوں میں مُرجھا جائیگا۔
اِس لئے شُروع ہی سے بِیج کو زمین میں بوتے
ہَیں۔ اَور اُوپر سے پانی سینچتے ہَیں۔ پہلے تو
بِیج نرم ہوکر پھُولتا ہے۔ اَور پھُول کر
پھٹ جاتا ہے۔ پھِر اِس میں سے ایک
ننّھا سا پَودا نِکل آتا ہے۔ بلکہ اِس پھُوٹنے
کے ساتھ ہی چھوٹی چھوٹی پتلی پتلی سُوت سی
جڑیں بھی پَیدا ہو جاتی ہَیں۔ یہ جڑیں زمین
کے اندر ہی رہتی ہَیں۔ اَور اُن سے دو بڑے
کام نِکلتے ہَیں۔ ایک تو یہ کہ پَودا زمین میں
جما رہتا ہے۔ کیونکہ اگر جڑیں زمین کے اندر
نہ رہتیں۔ تو پَودا بھی بِن سہارے کھڑا
نہ رہ سکتا۔ دُوسرا بڑا کام جو جڑوں سے
نِکلتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جڑیں چاروں

کو اُن کے مُوافق غذا نہ ملی۔ دُوسرے اُن کا ذخیرہ ختم ہو گیا۔ اب وُہ مرتے نہ۔ تو کیا کرتے۔ اگلے سبق میں ہم تمہیں یہ بھی سمجھا دینگے۔ کہ پَودے ہوا اَور مٹی میں سے کِس طرح اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں ؟

خُلاصہ

پَودوں کے اُگنے بڑھنے کے واسطے پانی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اُس کے بغیر پَودے زمین یا گری میں سے خُوراک نہیں چُوس سکتے +

پانچواں سبق

اگلے چھُٹی کے دِن باپ نے جو پھر دونو بیٹوں کو اُسی طرح کھیت پر سب سے پہلے بیٹھا دیکھا۔ تو اُنہیں اِس طرح سمجھانا شروع کیا +

باپ۔ مَیں تمہیں پہلے بتا چُکا ہوں۔ کہ پَودوں کی شروع شروع کی غذا اُن کے بیج ہی میں ہُوا کرتی ہے۔ اَور یہ خُوراک گویا ماں کے

سے اُن کے ہاتھ خُوراک کا بُہت سا خزانہ لگ گیا ہے۔ آپ دیکھئے تو سہی۔ کہ ایک ہفتے میں اُن کی صُورت کیسی بدل گئی ہے۔ اِن کے ساتھ کے پَودے جنہیں اِسی رِکابی میں چھوڑ دِیا تھا۔ کُملا کر ایسے مُرجھا گئے ہیں۔ کہ گویا جان ہی نہیں +

چھوٹا بیٹا۔ اِن کے بیج کی گِری تو سب ختم ہو چُکی تھی۔ بِن کھائے کیونکر جیتے۔ آٹھ دِن کو دیکھو۔ اَور بُھوکا رہنا دیکھو۔ بڑا آدمی تو برداشت کر سکتا ہی نہیں۔ یہ ننھی ننھی جانیں کیونکر اِتنی مُصیبت سہارتیں +

باپ۔ لال سِنگھ تُم اب خُوب سمجھنے لگے۔ بے شک تُمہارا کہنا دُرُست ہے۔ کیاری والے پَودوں میں تو اب اِتنی جان آ گئی ہے۔ کہ وُہ زمین اَور ہوا میں سے اپنی خُوراک نِکال سکتے ہیں۔ اِن بیچارے رِکابی والوں میں اِتنی طاقت کہاں تھی؟ اِس واسطے بُھوک کے مارے سُوکھ کر مر گئے۔ اَور وُہ خاصے موٹے تازے ہوکر جُھومنے لگے۔ ایک تو رِکابی والے پَودوں

بھی اپنی تسلّی کر لو۔ جو کچھ تم نے کہا ہے۔ وُہ بالکل ٹھیک ہے یا نہیں۔ لال سنگھ نے دونو قسم کے بیجوں کا اپنے ہاتھ سے امتحان کر لیا۔ اور اچھی طرح دیکھ لیا۔ کہ چھپّر والے پودوں میں کسی قدر گری موجود ہے۔ اور رکابی والوں میں صرف اوپر کا چھلکا یا خول ہی خول رہ گیا ہے۔ اِس تجربے کی کامیابی سے مارے خوشی کے لال سنگھ کا چہرہ دمکنے لگا اور پھولا نہ سمایا۔ بلکہ اُسے ایک ایسا شوق ہو گیا۔ کہ ہر وقت اِسی دُھن میں رہنے لگا۔ بڑا بیٹا بھی موقع دیکھ رہا تھا۔ کہ کب لال سنگھ کی باتیں ختم ہوں۔ اور میں اپنے تجربے کے متعلق باپ سے سوال کروں۔ جب چھوٹے بھائی کو خاموش دیکھا۔ تو کہا۔ ابّا جان! اب میرے تجربے کی طرف توجّہ فرمائیے۔ یہ پودے جن کے بیجوں میں گری بالکل ختم ہو گئی ہے۔ اور میں نے اُنہیں پچھلے اتوار کو چلتے وقت کیاری میں لگایا تھا۔ اب جو دیکھا۔ تو خوب لہرا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہیں

چھوٹا بیٹا - واہ ! یہ تو مَیں بھی سمجھے ہُوئے تھا - مگر ہاں ذرا کھول کر جو بیان کر دیا - تو اِس سے رہا سہا شک بھی جاتا رہا ٭

باپ - اچھّا اگر تُم اِس بات کو خُوب سمجھ گئے ہو - تو بتاؤ - کہ پَودوں کے بِیج میں اب بھی گرمی مَوجُود ہے یا نہیں ٭

چھوٹا بیٹا - مَیں تو یہ جانتا ہُوں - کہ اِن سُوکھے ہُوئے پَودوں میں جو چھپّر کے اندر رکھے تھے - اِس وقت گرمی مَوجُود ہے - اَور اُن کی غذا کا سارا ذخیرہ خرچ نہیں ہُوا تھا - بلکہ اب تک مَوجُود ہے - لیکن رکابی والے پَودوں کی گرمی خرچ ہو گئی ہو - تو عجب نہیں - کیونکہ ہفتے بھر تک برابر بڑھتے رہے ہیں - اَور اُسی کو کھاتے رہے ہیں ٭

باپ - شاباش ! تمہارا جواب بالکل ٹھیک ہے - مجھے اِس بات سے نہایت خُوشی ہُوئی - کہ یہ مُشکل بات بھی تُمہاری سمجھ میں آ گئی - اَور تُم نے ایک بڑی مُہم طے کر لی - اب ذرا اِن دونو قِسم کے بِیجوں کو ہاتھ سے دیکھ کر

بچہ۔ اب یہ سمجھائیے۔ کہ وہ پودے جنہیں پانی نہیں دیا تھا۔ مر کیوں گئے ؟

باپ۔ اِس کا جواب تو مَیں اُسی روز دے چکا تھا۔ شاید تمہیں یاد نہیں رہا +

بڑا بیٹا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ پودے اپنی غذا پانی میں گھلی ہوئی کھاتے ہیں۔ اس لئے پانی کا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ بیج کی گِری میں جو اُن کی خوراک جمع رہتی ہے۔ وہ پانی سے گھل گھل کر ننھے پودوں کی خوراک کا کام دیتی ہے۔ یہی اُن کا دُودھ اور یہی اُن کی اِبتدائی شروع کی غذا ہے۔ اور اِسی کو وہ نہایت رغبت سے کھاتے ہیں۔ پس جن پودوں کو پانی نہیں دیا گیا۔ گو اُن کے واسطے غذا تو موجود تھی۔ مگر وہ اُن کے کھانے کے قابل نہیں ہوئی تھی۔ اِس لئے پانی کو ترس ترس کر مر گئے۔ رکابی والے پودوں کو بیج کی گری سے کچھ پانی میں گھل کر برابر خوراک پہنچتی رہی۔ کیونکہ اِن پودوں کو پانی مِلتا رہا ہے +

خلاصہ

پودے کی شروع شروع کی غذا بیج میں موجود ہے۔ یہ غذا ماں کے دود کا کام دیتی ہے۔ اِس کے گھلانے کے واسطے پانی کا ہونا ضروری ہے۔

چوتھا سبق

جب پھر اتوار کا دن آیا۔ تو دونو لڑکے خوشی خوشی باپ سے پہلے ہی کھیت میں آبیٹھے۔ سب سے اوّل چھوٹے لڑکے نے اپنے تجربے کے پودوں کو آسنبھالا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ جو تھے سے پودے پانی میں نہیں رکھے گئے تھے۔ وہ سب مرجھا کر سوکھ گئے ہیں۔ اِس کے بعد رکابی کے پودوں پر جنہیں چلتے وقت کچھ پانی دیا گیا تھا۔ نظر ڈالی۔ وہ پہلے کی نسبت کسی قدر بڑھے بڑے نکل آئے تھے۔ باپ بھی آگیا۔ یہ دوڑا دوڑا باپ کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا۔ جناب! سچ مچ چھپر کے پودے تو پانی نہ ملنے سے سوکھ گئے۔ اور جنہیں ہم پانی دے گئے تھے۔ وہ کچھ بڑھ گئے

تم خُود ہی جان لوگے۔کہ کوئی پَودا موٹا تازہ ہوکر لہرانے اَور کوئی دُبلا پتلا ہوکر مُرجھانے لگیگا +

چھوٹا بیٹا۔کیوں ابّا! جن پَودوں کے دانوں میں ابھی تک ذرا ذرا رگری باقی ہے۔ وُہ بڑھتے رہینگے؟

باپ۔ہاں جب تک اِن میں رگری مَوجُود ہے۔ اِن کا توشہ اِن کے ساتھ ہے۔مگر شرط یہ ہے۔کہ اِس دُود کے گھُلانے کے واسطے پانی بھی پہُنچتا رہے۔چلو۔تُم خُود ہی اِس کا بھی تجربہ کر لو۔بس اب تُم ایسے پَودے اُکھیڑ لو۔جن میں رگری مَوجُود ہو۔کچھ اِسی طباق میں رکھ دو۔جہاں پانی نہ مِل سکے۔ اَور کچھ رِکابی میں پانی دے کر رکھ دو۔ اگلے اِتوار کو اِس کا فرق بھی تمھیں معلُوم ہو جائیگا۔اَور تمھارا تجربہ خُود تُمھارے سوال کا جواب دیگا +

رہ جائیگا۔ اگر ہم اِس پَودے کو اِسی رکابی میں رہنے دیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اِسے پُوری پُوری غذا نہیں ملیگی۔ اَور اِسی سبب سے یہ تھوڑے ہی دِنوں میں مُرجھا کر مر جائیگا۔ ہاں اگر اِسے نرم۔ پولی اَور نم وار مِٹی میں لگا دیں۔ تو یہ اُس میں سے اپنی کافی غذا نِکال لیگا۔ کیونکہ اب اِس میں اِتنی طاقت آگئی ہے۔ اِس کی یہ سُوت سی جڑیں بھی دیکھتے ہو؟ یہ ہاتھ پاؤں کا کام دینگی۔ یہ اِس ننھی سی جان کے واسطے اِسی پولی مٹی میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اِس کی غذا نِکال لائینگی۔ آؤ۔ اِس کا اِمتحان بھی کرکے دیکھیں۔ دو چار اَیسے پَودے اُٹھا لو۔ جِن کی گِری ختم ہو گئی ہے۔ اے لو۔ یہ چار پَودے تو ایک اَور اَیسی ہی رکابی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر رکھ دو۔ اَور یہ پانچ اِس کیاری میں زمین کُرید کر اِحتیاط سے لگا دو۔ دیکھنا۔ کہیں جڑوں اَور پتّوں کو کچھ ضرر نہ پہنچے۔ کبھی چُھٹّی کے دِن اِن کا بھی تماشا دیکھ لینا۔

رگری بالکل نہیں رہی۔ صرف اُوپر کا چھلکا ہی چھلکا رہ گیا ہے۔ اور ساری رگری گھل گھل کر پَودے کی پرورش میں خرچ ہوگئی ہے۔ (ایک دُوسرا پَودا اُکھاڑ کر)۔ اے لو۔ ایک چھوٹا سا پیڑ ہے۔ اِس میں ابھی تک تھوڑی سی رگری موجود ہے۔ جب تک یہ رہیگی۔ پَودا بڑھتا چلا جائیگا۔ پس اب تو تمہیں یقین ہو گیا۔ کہ رگری غذا کا کام دیتی ہے۔ اور پَودے کو ماں کا دُودھ ہو کر لگتی ہے +

بڑا بیٹا۔ یہ بات تو مجھ اِتنے بڑے کو بھی معلوم نہ تھی۔ واہ خدا کی قُدرت کے کیا کیا کھیل اور کیسے کیسے تماشے ہیں!

باپ۔ ہاں۔ قُدرت کا ایک کھیل دُوسرے سے نِرالا ہے +

بڑا بیٹا۔ آپ نے یہ تو فرمایا ہی نہیں۔ کہ اب یہ پَودا جس میں رگری تو نام کو بھی نہیں رہی۔ کہاں سے اپنی غذا کھائیگا؟

باپ۔ بے شک۔ اِسے کہیں نہ کہیں سے تو خوراک پہنچنی ضرور چاہیئے۔ ورنہ سُوکھ کر

غذا صرف تمہاری ماں کا دُود تھا۔ جو تمہارے
لئے پہلے ہی ماں کی چھاتیوں میں بھرا بھرایا
رکھا تھا۔ یاد رکھو۔ کہ خدا نے ہر ایک شئے کے
واسطے سب سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ چھوٹے
چھوٹے پودے جنہیں دُود پیتے بچے کہنا چاہئے۔
اِتنی طاقت نہیں رکھتے۔ کہ زمین کے پانی میں
ملی ہوئی غذا ہضم کر لیں۔ اِس لئے خدا تعالےٰ
نے اُن کی شروع شروع کی غذا خود بیج ہی
میں رکھ دی ہے۔ اور اُن کے واسطے وُہی دُود
ٹھیرا دیا ہے۔ بلکہ تُم نے دیکھا ہوگا۔ پانی میں
گھسنے یا گھلنے سے گری کی صورت بھی دُود ہی
کی سی ہو جاتی ہے۔ جب اِن جوؤں کو پانی دیا۔
تو وُہ بھیگ کر ملائم ہو گئے۔ اور ہر ایک میں سے
ایک ایک ننھا سا پودا اوپر کے چھلکے کو توڑ کر
جس طرح مُرغی کا بچہ انڈا ٹھونک کر باہر نکل آتا
ہے۔ پھوٹ آیا۔ اِس ننھے سے پودے کی غذا اِس
بیج کی گری ہی ہے۔ وُہی اِس کے کھانے پینے
کے کام آتی ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں۔ تو
دیکھو (ایک پودا اکھیڑ کر) اِس کے جڑ کے اندر

سے دکھاؤں۔ سو اب اُس کا جواب رکابی
میں موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھ لو۔ کہ مٹی کے
بغیر بھی پودے اُگ سکتے ہیں۔ بھلا عقل تو
لڑاؤ۔ انھوں نے اپنی غذا اتنے دنوں تک
کہاں سے کھائی؟

چھوٹا بیٹا۔ یہ تو ہمیں معلوم نہیں۔ اگر مٹی
ہوتی۔ تو مَیں صاف کہ دیتا۔ کہ مٹی سے غذا
لی ہوگی +

باپ۔ اچھا ہم تم کو بتاتے ہیں۔ کہ ننھے پودوں
میں دودھ پیتے بچوں کی طرح بہت تھوڑی سی
طاقت ہوتی ہے۔ مٹی میں سے اپنی غذا نہیں
نکال سکتے۔ اگر نکالیں۔ تو ہضم کرنے کو کس
کا پیٹ لائیں۔ اِن کی شروع شروع کی نرم
غذا ماں کی چھاتیوں کی طرح خود بیج کے اندر
جمی جمائی موجود رہتی ہے۔ جیسے تم مغز بادگری
کہتے ہو۔ یہ تم بھی جانتے ہوگے۔ کہ جب تم
ننھے سے تھے۔ تو نہ روٹی چبا سکتے تھے۔ اور
نہ کوئی چیز کھا سکتے تھے۔ اب خدا کے فضل سے
ہر ایک چیز کھا لیتے ہو۔ اُس زمانے میں تمہاری

تیسرا سبق

لڑکوں نے جوں توں کر کے وہ ہفتہ کاٹا۔ دُوسرے اِتوار کو پھر جھٹ کھیت میں آن موجود ہوئے۔ اور اپنے سوال کا جواب پُوچھنے لگے۔ باپ نے وُہی رکابی جس میں جَو بھگو رکھے تھے۔ منگوائی اور دیکھ کر کہا۔ کہ بھئی پُھوٹ تو آئے ہیں۔ مگر کوئی چھوٹا ہے۔ کوئی بڑا۔ اِس رکابی کو دیکھ کر چھوٹے لڑکے کو بڑا اچنبھا ہُوا۔ کہ ہیں یہ کیونکر اُگ آئے۔ اِس میں مِٹّی تو ذرا بھی نہیں تھی۔ مَیں نے تو آج تک کوئی پیڑ بھی مِٹّی بغیر اُگتے نہیں دیکھا۔ ہاں باغوں میں گملے تو دیکھے ہیں۔ مگر اُن میں بھی مِٹّی ضرور بھری ہوتی ہے +

باپ۔ بے شک مَیں بھی تمہارے دِل کی اِس بات کو جانتا تھا۔ اور اِسی واسطے مَیں نے اُس اِتوار کو تمہاری بات کا جواب نہیں دِیا تھا۔ صِرف رکابی میں جَو بھگو کر رکھ دِئے تھے۔ کہ پہلے اِس بات کو مَیں آنکھوں

دونو بیٹے - ہاں - اب تو اچھی طرح ہماری سمجھ میں یہ بات آگئی - اور ہم نے جان لیا - کہ جس طرح ہمیں بڑھنے کے واسطے کھانے پینے کی ضرورت ہے - اسی طرح پودے بھی خوراک بغیر نہیں بڑھ سکتے - مگر یہ تو فرمائیے - کہ یہ غذا انہیں کہاں کہاں سے ملتی ہے ؟ اور کس کس جگہ سے پہنچتی ہے ؟

باپ - بس آج کا اتنا ہی سبق سمجھو - باقی اگلے اتوار کو بتائینگے - اور اس دن کے واسطے تھوڑے سے جَو لے کر کسی چینی کی رکابی میں بھگو رکھیں - اور اوپر ایک گیلا کپڑا بھی ڈال دیں - اس تجربے سے تمہاری سمجھ میں پودوں کی غذا اچھی طرح آ جائیگی +

خلاصہ

پودوں کے واسطے خوراک ایسی ہی ضروری ہے - جیسی ہمارے لئے - اُن کی غذا ہوا اور پانی میں موجود ہے - گو وہ دکھائی نہیں دیتی - اور پانی جوں کا توں صاف نظر آتا ہے +

اُن کا پیٹ کیسے بھرتا ہوگا۔ہم رکتنی ہی ہوا کیوں نہ کھائیں۔اور کتنا ہی پانی کیوں نہ پئیں؟ پھر بھوکے کے بھوکے رہ جائینگے +

باپ۔تمہارا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔کہ وُہ نری ہوا یا پانی کے سہارے جیتے ہیں۔جس پانی کو پَودے مٹّی میں سے چُوستے ہیں۔اُس میں بہُت سی چیزیں گھُلی ہوتی ہیں۔جو اُن کو غذا کا پُورا پُورا کام دیتی ہیں۔جب تُم ننّھے سے تھے۔اور تمہارے دانت نہیں نکلے تھے۔تو تُم بھی صرف دُود ہی پیا کرتے تھے۔اور ہوا کھایا کرتے تھے۔اسی طرح سمجھ لو۔کہ پَودوں کی غذا ہوا اور پانی ہے۔اگر پانی میں کھانڈ ڈال دیں۔تو وُہ گھُل مِل کر بے معلُوم ہو جائیگی۔مگر چاہو کہ وُہ پانی میں نظر آئے۔یہ ممکن نہیں۔جب پانی چکھ کر دیکھوگے۔جب ہی میٹھا شربت کا مزا معلُوم ہوگا۔پس اب تُم نے جان لیا ہوگا۔کہ پانی میں اَور بھی ایسی چیزیں گھُلی ہُوئی موجود رہتی ہیں۔جو ہمیں تمہیں نظر نہیں آتیں۔اور پانی جوں کا توں صاف ستھرا نظر آتا ہے +

تو تم دو ہی دن میں پتلے دُبلے سُوکھ کر
کانٹا سے ہو جاؤ۔ اَور جو بہت دنوں تک
بھُوکا رکھیں۔ تو بھُوک کے مارے مر جاؤ +

بڑا بیٹا۔ ابّا جان! ہمارے تمہارے کھانے کی چیزیں
تو ہم سب دیکھتے بھالتے ہیں۔ مگر ہم نے پَودوں
کو کبھی کھاتے پیتے نہیں دیکھا۔ کیا سچ مچ یہ
بھی ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں ؟

باپ۔ بیٹا! سب کا مُنہ ایک سا نہیں ہُوا کرتا۔
کسی کا چھوٹا۔ کسی کا بڑا اور کسی کا بہت
ہی ننّھا سا ہُوا کرتا ہے۔ پَودے بے شک
ہماری طرح مُنہ کھول کھول کر کھاتے چباتے
نہیں۔ مگر اُسے چُوستے ہیں۔ دیکھو تم ہمیشہ
ہوا کھاتے ہو۔ پر اُسے دیکھ نہیں سکتے۔
تمہارے بدن سے کبھی کبھی پانی پسینا بن کر
نکلتا ہے۔ لیکن اُس کے باریک باریک
سُوراخوں کو نہیں پہچان سکتے۔ ہاں ہم
خُردبین سے دکھا سکتے ہیں +

چھوٹا بیٹا۔ بس تو پَودے نرا پانی پیتے اور نری
ہوا کھاتے ہونگے۔ بھلا اِن دونو چیزوں سے

بتاؤ - تم تو ضرور جانتے ہوگے - اچھے تم کیونکر
اُگا کرتے ہیں ؟

بڑا بیٹا - بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے -
مٹی کھا کر پلتے ہیں - اور بڑے بڑے ہوکر
پھلتے ہیں ۔

باپ - ہاں سچ ہے ۔

چھوٹا بیٹا - اچھا تو اِن کا مُنہ کہاں ہے - کس
رستے سے کھاتے ہیں ؟

بڑا بیٹا - بھئی یہ تو بڑی ٹیڑھی بات پوچھی -
یہ تو ہم بھی نہیں جانتے ۔

باپ - (چھوٹے بیٹے سے) شاباش ! اچھی سوجھی اور
دور کی پوچھی - سنو بیٹا ! پودوں کے ہمارے
تمہارے جیسے مُنہ نہیں ہوا کرتے - مگر وہ بن مُنہ
کے بھی نہیں ہیں - یہ اپنی غذا جڑوں اور
پتوں کے مُنہ سے کھاتے ہیں - جڑیں اور پتے
اُن کا مُنہ ہیں - اِس کا دھیان رکھنا - کہ جس
طرح تم کھانا کھائے بغیر نہیں رہ سکتے - اُسی
طرح یہ بھی بن کھائے نہیں جی سکتے - دیکھو
اگر تمہیں پیٹ بھر کر کھانے کو نہ ملے -

خلاصہ

کھیتی باڑی نہایت عزت اور فائدے کا کام ہے۔ لیکن زمیندار کو چاہئے۔ کہ اُسے اوروں پر نہ چھوڑے +

دوسرا سبق

ایک اتوار کو باپ اپنے پالے پوسے بُوٹوں کے کھیت کا پھلنا پھولنا دیکھ کر باغ باغ ہو رہا تھا۔ کہ راستے میں اُس کے دونو بیٹے بھی کھیلتے کھیلتے آ نکلے۔ جھٹ کھیت میں کود پڑے۔ اور ایک ایک مٹھی بُوٹ اُکھیڑ کر کھانے لگے۔ باپ نے اُن کے ہاتھوں میں جڑ سمیت پودے دیکھ کر کہا۔ بیٹا! تم نے بُوٹ تو کھائے۔ مگر قدرت کا تماشا بھی دیکھا۔ اِسی مٹی میں سے کیا کیا مزیدار میوے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کیسے کیسے انوکھے پھول کھلتے ہیں۔ بھلا بتاؤ تو۔ یہ کس طرح اُگتے ہیں؟

چھوٹا بیٹا۔ اچھے ابا! میں تو نہیں جانتا۔ تم

رات زمین کی دُرستی اَور اُس کی پیداوار کے بڑھانے کی دُھن لگی ہوئی ہے۔ تو اُن کو بھی اِس طرف خیال ہو گیا۔ کبھی کوئی بات سمجھ میں نہ آتی۔ تو پُوچھ بیٹھتے۔ باپ بھی اُن کے سوالوں کے جواب اُن کی سمجھ کے مُوافق دے کر اُنہیں خُوش کر دیتا۔ باپ دِل سے چاہتا تھا۔ کہ اُنہیں کاشتکاری کا مزا پڑے۔ اَور بڑے ہو کر نوکری کی بجائے اپنا ہی کام سنبھالیں۔ کیونکہ اُتّم کھیتی۔ مدھم بیوپار نکھد چاکری بھیک دوار۔ یہ کچھ جھُوٹ بات نہیں ہے۔ کھیتی ہماری بادشاہی ہے۔ اَور کھیت ہمارا مُلک۔ اُس کے پَودے ہماری رعیّت۔ بس اِس حساب سے کھیتی باڑی گھر کی حکُومت ہے۔ غرض اِن باپ بیٹوں میں کھیتی باڑی پر مزے مزے کے سوال و جواب ہُوا کرتے تھے۔ اَور اُن سے اُن کی واقفیت بڑھتی جاتی تھی۔ وُہ باتیں بڑے مزے کی ہیں۔ اَور تمہارے لئے بڑے فائدے کی بھی ہیں۔ اِس لئے تُمہیں سُناتے ہیں۔ اُنہیں سُن کر تم یہی کہو گے۔ کہ بس ہم ہوں۔ اَور ہمارے مُلک کی کھیتی ✦

ولایت سے منگائیں۔ اور اُن کی ایک ایک بات
آزمائی۔ بنجر۔ کلر۔ اوسر زمینیں زمینیں جنہیں
کوئی نہیں پُوچھتا تھا۔ مٹی کے مول خریدیں۔ اور
زرخیز بنا کر اشرفیوں کے مول بیچیں۔ ایک دفعہ
کا ذکر ہے۔ کہ اُس نے ایک زمین چھ ہزار روپئے
کو خریدی اور اُسے کماتے کماتے تئیس ہزار کا
بنا دیا۔ اُس کے بہتیرے خریدار کھڑے ہوگئے مگر
میرے شیر نے اُسے ہرگز نہ بیچا۔ یہی کہتا رہا۔ کہ
بیچ کر تو ایک ہی دفعہ روپیہ لے سکتا ہوں۔
اور نہ بیچنے سے ہر برس لُونگا۔ اُس کے دو بیٹے
تھے۔ ایک نَو برس کا تھا۔ اُس کا نام لال سنگھ
تھا۔ دُوسرا پندرہ برس کا تھا۔ اُسے جواہر سنگھ
کہتے تھے۔ یہ دونو لڑکے اپنے باپ کے ہی مدرسے
میں پڑھتے تھے۔ جب کبھی مدرسے میں چھُٹی ہوتی۔
اور اِن بچّوں کے دِل میں لہر آتی۔ تو باہر باپ کی
کھیتی کا تماشا دیکھنے چلے جاتے۔ گیہوؤں۔ بُوٹوں۔
گاجر۔ مولیوں کے دِنوں میں تو اُن کا جی خواہ مخواہ
ہی کھیت پر جانے کو للچاتا۔ اور چھُٹی کا دِن
لینا مشکل ہو جاتا۔ باپ کو جو دیکھا۔ کہ دِن

پہلا سبق

کھیتی خصم سیتی

شہر لاہور کے کسی مدرسے کا ایک مدرس تھا۔
اُس کو سب منشی ہیرا سنگھ کہا کرتے تھے۔
وہ ایک زمیندار کا بیٹا تھا۔ کچھ تو اس سبب
سے اُسے بوٹے بوٹنے کا شوق تھا۔ اور کچھ
کھیتی باڑی کے کام کی کتابیں پڑھ کر اِس
کام میں ہوشیار ہو گیا تھا۔ جس دن چھٹی ہوتی۔
اپنے کھیت میں چلا جاتا۔ کبھی زمین اپنے ہاتھوں
سے درست کرتا۔ کبھی ہل چلاتا۔ کبھی بیج ڈالتا۔
کبھی نلائی کرتا۔ کبھی پانی دیتا۔ اور روز بروز
اپنا تجربہ بڑھاتا جاتا۔ جہاں کہیں اس مطلب کی
کوئی کتاب دیکھتا یا سنتا۔ بڑے شوق سے اُس
کا خریدار ہو جاتا۔ یہاں تک کہ بیسیوں کتابیں

فہرستِ مضامین

مفید عام پریس لاہور میں
باہتمام
لالہ موتی رام منیجر چھپی

AGRICULTURAL READER, II.

کھیتی کی دوسری کتاب

खेती कि दूसरी किताब

لاہور

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
ایجوکیشنل پبلشرز

سنہ ۱۹۱۸ء

ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ جہاں تک ہو سکے مقدمے کرنے سے پرہیز کرو۔ مقدمے میں اکثر زمیندار اجڑ جاتے ہیں۔ اور اپنی زمین سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اگر تم ہماری ان دو چار نصیحتوں پر چلو گے۔ تو تم جلدی مالا مال ہو جاؤ گے۔ اور اپنی برادری میں عزت پاؤ گے۔ ہماری نصیحتوں کو مانو اور ان پر عمل کرو۔ اب بھی وقت ہے۔ اٹھو۔ آنکھیں کھولو۔ یہ وقت کھو بیٹھو گے۔ تو ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ سرکار نے تمہارے فائدے کے لئے زمینداری مدرسے کھول رکھے ہیں۔ اپنے بچوں کو تعلیم دو۔ وہ بڑے ہونگے۔ تو اپنی کھیتی کو خوب سنبھال لینگے۔ اے ہمارے غریب کسانوں! خدا تمہیں مالدار کرے۔ اچھی راہ پر لائے۔ اور ہمیشہ خوشحال رکھے!

سو بیگھہ زمین ہوگی۔ اِس پر بھی تم اِتنے غریب
ہو۔ مہاجن کی خوشامد کرتے رہتے ہو۔ سرکار کا
معاملہ دینا ہو۔ تو اُس سے قرض لیتے ہو۔
ئے سال کھیتی کے لئے بیج تک تمہارے پاس
نہیں ہوتا۔ اچھا بُرا بیج جیسا مل سکتا ہے۔ بو
دیتے ہو۔ روپے کے چودہ آنے ملیں۔ تو بھی
تم ذرا اُف نہیں کرتے۔ سُود پر سُود چڑھتا جاتا
ہے۔ ایک سو روپے کے دو ڈھائی سو بن جاتے
ہیں۔ تم حساب تک نہیں دیکھ سکتے۔ پھر جب
فصل تیار ہوتی ہے۔ تو تم بڑے چودھری بن
بیٹھتے ہو۔ ڈوم۔ میراثی۔ بھانڈ سب آن پہنچتے
ہیں۔ دو چار بار داتا داتا کہتے ہیں۔ تم پھولے
نہیں سماتے۔ سمجھتے ہو۔ کہ آج تک کے راجا
ہم ہی ہیں۔ ہم اِن بیچاروں کو کھانے کو نہ
دیں۔ تو اور کون دیگا؟ کوئی ہمارے بھنڈار
سے خالی نہ جائے۔ سب کو کچھ نہ کچھ دے دیتے
ہو۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ تم اپنا نقصان
کرتے ہو۔ اور اِن سب کو بیکار بناتے ہو۔
لین دین میں صاف رہو۔ اپنے مالک کے

جب پھول کھلیں - تو لوگ اس کی کاریگری دیکھیں - بعضے مالی تو غضب کرتے ہیں - پھولوں کے پودے اس ترکیب سے بوتے ہیں - کہ اُن کے پھولوں سے شعر پڑھے جاتے ہیں - آؤ - اُن پھولوں کے تختوں کی سیر کریں - جو سامنے نظر آ رہے ہیں - بھائی دیکھتے ہو - ایک رنگ کے پھولوں کے برابر جو دُوسرے رنگ کے پھول ہیں - وُہ کیسے کھِلتے ہُوئے ہیں - اور دیکھو - پھولوں کے گملے بھی کس ترکیب سے لگا رکھے ہیں - واہ وا طرح طرح کے رنگوں کا میل کیا بہار دے رہا ہے - کہ دیکھ کر دِل باغ باغ ہوتا ہے +

زمیندار کو نصیحت

واہی اُس دی جس دے گھر دے دانے[1]

بھائی زمیندار! تمہارے پاس کوئی دو تین

---

[1] یعنی کھیتی وُہی آدمی کر سکتا ہے - جس کا بیج اپنا ہو - ساہوکار سے قرض نہ لینا پڑے +

سیر کی جگہ ہی نہ سمجھنا۔ اس سے اور بہت سے
فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ قسم قسم کے پھل اور
ترکاریاں اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ طرح طرح کے
میوہ دار درخت لگے ہوئے ہیں۔ باغ لگانے میں
تکلیف تو بہت ہوتی ہے۔ مگر تکلیف کے بغیر
کوئی اچھا کام نہیں ہوتا۔ روشیں کیا سیدھی نکالی
ہیں! ان کے دونو طرف میوہ دار درخت پھلوں
سے لدے کھڑے ہیں۔ دیکھو تو پیڑ کیا برابر
فاصلے پر لگائے ہیں۔ جب ان کی شاخیں بڑھ
جاتی ہیں۔ اور آپس میں اُلجھنے لگتی ہیں۔ تو باغبان
ان کو چھانٹ ڈالتا ہے۔ کہ پیڑوں کو ہوا اور روشنی
برابر پہنچتی رہے۔ جاڑے کے موسم میں پالے سے
بچانے کے لئے بعض چھوٹے چھوٹے نازک پودوں
کو سرکنڈوں سے ڈھانک دیتا ہے۔ بچارا باغبان
سارے دن اسی کام میں لگا رہتا ہے۔ کبھی ایک
کمھلائے ہوئے پودے کو اکھیڑتا ہے۔ اور اس
کی جگہ دوسرا پیڑ لگاتا ہے۔ کبھی ایک پیڑ
کا پیوند دوسرے پیڑ میں چڑھاتا ہے۔ کبھی
پھلواڑی کی طرح طرح کی کیاریاں بناتا ہے۔ کہ

سب کام بَیل اَور بھینسوں سے لیا جاتا ہے۔ بھینسا دُھوپ میں جلدی ہانپ جاتا ہے۔ جب موقع ملے۔ پانی میں جا بیٹھتا ہے۔ مگر بَیل بڑا کام کا جانور ہے۔ یہ ستھرا اَور ہلکا پھُلکا ہوتا ہے۔ بھینسے کی طرح بھدّا نہیں ہوتا۔ ہر موسم میں برابر کام دیتا ہے۔ بیل نہ ہوتا۔ تو کھیتی کا کام بہت مُشکل ہو جاتا۔ شاید اِسی لئے ہندُو لوگ گائے اَور بَیل کو پوِتّر مانتے ہیں +

باغ لگانا

صُبح کا سُہانا وقت ہے۔ چلو باغ کی سَیر کریں۔ آہا! کیا ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جان میں جان آتی ہے۔ ہری ہری گھاس کیا بھلی معلُوم ہوتی ہے۔ گویا سبز مخمل کا بچھونا بچھا ہے۔ سبز سبز پتّوں پر سفید سفید اوس کے قطرے کیا بہار دے رہے ہیں۔ سبز مخمل کے فرش پر گویا موتی بکھرے ہوئے ہیں۔ باغ کیا ہے۔ ایک بہشت کا نمُونہ ہے۔ اِس کو صِرف

جُوار - گیہوں - شلجم اِن کے لئے بہت اچھی غذا ہے۔ مویشی کے باندھنے کا مکان بھی صاف اور ہوا دار ہونا چاہئے۔ خراب مکان میں جانور کم زور اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر اِن کے نیچے درختوں کے پتے بچھائے جائیں۔ تو بہت اچھا ہے۔ اِن کو اِس نرم بچھونے سے بہت آرام مِلتا ہے۔ اور پھر یہ پتے بہت عُمدہ کھاد کا کام دیتے ہیں۔ کبھی کبھی اُن کو کھلا چھوڑ دینا بھی اچھا ہوتا ہے۔ اگر کسی جانور کو مُنہ کھُر کی بیماری ہو جائے۔ تو فوراً اُس کو اور جانوروں سے الگ کر دینا چاہئے۔ نہیں تو ایسی بیماریوں کی چھُوت سے اور جانور بھی بیمار ہو جائینگے۔ بیماری میں اِن سے کام لینا اچھا نہیں بلکہ اِن کا عِلاج کرنا مُناسِب ہے۔ وُہ بے زبان مُنہ سے تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اِس لئے اِن کی تکلیفوں کا تُم کو آپ ہی خیال رکھنا چاہئے۔ جاڑے کے موسم میں باہر سردی میں بندھے رہنے سے بہت جانور بیمار ہو جاتے ہیں۔ مویشی کو اندر گرم جگہ باندھنے سے چارہ بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ اور جانور بھی تندرُست رہتے ہیں۔ پنجاب میں کھیتی باڑی کا

اِس سے دہی - چھاچھ اَور مکھّن بناتے ہیں - میاں زمیندار ! تُم اپنے مویشی سے بہُت سخت کام نہ لیا کرو - سخت کام سے مویشی کم زور ہو جاتے ہیں - اَور جلدی مر جاتے ہیں - تُم کو اپنے جانوروں سے محبّت رکھنی چاہیئے - پیار سے وُہ زیادہ کام کرتے ہیں - اُن کو بہُت مت مارو - اُن کو بھی تمُہارا سوٹا سخت لگتا ہے - تمُہارے مویشی تندرُست اَور مضبُوط ہونگے - تو تُم اُن سے بہُت کام لے سکوگے - جو بَیل یا بھینسے دُبلے اَور مریل سے ہو جاتے ہیں - وُہ نہ ہل کا کام اچھّا دے سکتے ہیں - نہ کوئیں کا - اچھّے کِسان اپنے مویشی کا بہُت خیال رکھتے ہیں - جانتے ہیں - کہ جِس طرح ہم اچھّا کھانا کھا کر خُوش ہوتے ہیں - اُسی طرح ہمارے چارپائے بھی اچھّا چارہ کھا کر خُوش ہونگے - اِس لِئے وُہ اُن کے واسطے سُتھرا چارہ تلاش کرتے ہیں - اَور اُن کو کھلاتے ہیں - اُن کو کبھی بھُوکا نہیں رہنے دیتے - اَور گندا پانی نہیں پینے دیتے - تمُہارے جانور جِتنا زیادہ چارہ کھائینگے - اُتنا ہی زیادہ کام دینگے - سبز گھاس -

بیچاروں کو کیا معلوم کہ یہ ہماری جان کی دشمن ہیں۔ ہماری فصلوں کو برباد کر دیتی ہیں۔ اور ہمارے دل کی اُمنگوں کو خاک میں ملا دیتی ہیں۔ کبھی غریب لوگ ان کو بھُون کر بڑی رغبت سے کھاتے ہیں*

مویشی کا پالنا

دھن گاے کا جایا[1]۔ جس نے سارا مُلک بسایا

مویشی زمیندار کی دولت ہیں۔ وہ اُس کے بہت کام آتے ہیں۔ کہیں وہ ان سے چرسا کھینچتا ہے۔ کہیں کنواں چلاتا ہے۔ کبھی ہل جوتتا ہے۔ کبھی کھیت سے فصل لاد کر لاتا ہے۔ کبھی کولھو چلاتا ہے۔ مویشی کا گوبر اور پیشاب کھاد کے کام آتا ہے۔ گاے بھینسیں دُود دیتی ہیں۔

[1] گاے کا جایا۔ اس سے مُراد بیل ہے۔ جو زمیندار کے واسطے سب سے زیادہ کام کا جانور ہے*

دِنوں میں چٹ کر جائیگی - اِس چھوٹے سے پیٹ میں اِتنا کیونکر سماتا ہوگا - اے لو - کِسان اپنے اپنے کھیتوں کی طرف دَوڑے جاتے ہیں - ڈھول بجاتے ہیں - چادریں ہِلاتے ہیں - اَور شور وغُل مچاتے ہیں - کہ ٹِڈّی دل اُتر نہ پڑے - اَور ڈر کے مارے اُوپر سے گُزر جائے - بَیٹھ جائے - تو پھر اُس کا نِکالنا بہُت مُشکِل ہو جاتا ہَے - یہ پھلوں اَور ترکاریوں کی بڑی دُشمن ہَے - اَور کُچھ نہ مِلے - تو درختوں کی سبز ٹہنیوں تک نہیں چھوڑتی - جاتے وقت ایک ایک ٹِڈّی ساٹھ کے قریب انڈے دے جاتی ہَے - ہوشیار کِسان شرُوع ہی سے بچّوں کی تلاش کرتے ہیں - اَور ڈھیر کے ڈھیر جمع کرکے جلا دیتے ہیں - یا زمین میں دبا دیتے ہیں - اِس مُوذی پر ترس کھانا اچھّا نہیں ❖

ہماری سرکار بھی اِس نیک کام میں مدد دیتی ہَے - جو لوگ انڈے اِکٹھّے کرکے لاتے ہیں - وُہ سرکار سے اِنعام پاتے ہیں - چھوٹے چھوٹے لڑکے ٹِڈّیوں کو بڑی خُوشی سے پکڑتے پھرتے ہیں - گویا اُن کے دِل بہلانے کے لِئے ایک کِھلونا مِل گیا ہَے - اِن

بالیں[1] بَیلوں کے پاؤں سے کچلی جائینگی - دانے نکل پڑینگے - پھر اُسے چھاجوں میں بھر بھر کر برسائینگے - دانے الگ ہو جائینگے - بھُس الگ ہوجائیگا۔ دیکھو! کسان اب کیسے خُوش ہیں - پھُولے نہیں سماتے - کمیروں کو بھی دے کر خُوش کر دیا ہے - اب کچھ اناج بیج ڈالینگے - کچھ گھر لے جائینگے - سال بھر کی محنت کا پھل کھائینگے - جو آدمی محنت سے کام کرتا ہے - اُسے اچھے کسان کی طرح پھل ملتا ہے - بچّو! تم بھی کام کرنا سیکھو - اور محنت کا مزہ چکھو ◆

ٹِڈّی

ذرا اِدھر دیکھنا - یہ ننھّے ننھّے پرندوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ کہاں سے آ رہے ہیں؟ ایک بادل سا چھا گیا ہے - یہ ٹِڈّی دل ہے - خُدا خیر کرے - اُوپر ہی اُوپر گزر جائے - تو اچھّا ہے - اگر اُتر پڑی - تو گیہوں کا بہُت نقصان ہوگا - تھوڑے ہی

[1] پنجابی - سٹّے ◆

آواز سے مست ہو کر مزدور کام زیادہ کرتے ہیں۔
کام کرنے والو! کام اچھی طرح کرنا۔ زمیندار کا
نقصان نہ ہو۔ وہ تمہیں خوش کریگا۔ دیکھو۔ تمہارے
پینے کے لئے لسی اور گڑ کا شربت تیار ہے۔
شام کو جاتے وقت تمہیں دو دو تین تین پولے
دے دیگا۔ اُن میں سے بارہ چودہ سیر اناج نکل آئیگا۔
کھیت کو جڑ کے پاس سے کاٹنا۔ کہ بھوسا زیادہ
نکلے۔ یہ بھی خیال رکھو۔ کہ دانے جھڑ نہ جائیں۔
اسی لئے تو کھیت کو کچھ دن پہلے کاٹنے لگے ہیں۔
فصل بہت پک جاتی ہے۔ تو دانے جھڑ جانے کا
ڈر ہوتا ہے۔ میاں زمیندار! دو ایک بیگھ کھیت
چھوڑ دو۔ اس کو پندرہ بیس دن کے بعد کاٹنا۔
اُس میں سے اچھے پکے دانے نکلینگے۔ اُن کو اگلے
سال کے بیج کے لئے رکھ چھوڑنا۔ تمہارا بیج اچھا
پکا ہوا ہوگا۔ تو فصل بھی اچھی پیدا ہوگی۔ لو
کھیت کٹ چکا۔ اب کھلیان بنا رہے ہیں + دیکھنا!
کوئی دشمن داؤں پاکر آگ نہ لگا جائے۔ دس پندرہ
دن کی دھوپ کھلیان کو سکھا دیگی۔ پھر دائیں[1] چلائینگے۔

---

[1] پنجابی گاہ +

فصل کاٹنا

آئی میکھ - ہری نہ دیکھ

اے لو - چیت کا مہینہ آ پہنچا - کھیتوں کا رنگ پلٹنے لگا - کسانوں کی اُمنگیں اُبھرنے لگیں - سب اپنی اپنی لہلہاتی ہوئی کھیتی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں - ہر ایک اپنی فصل کاٹنے کی دُھن میں ہے - تھوڑے دنوں بعد کٹائی ہونے لگیگی - سب کو بارش کا خوف ہے - چاہتے ہیں - کہ فصل جلدی کٹ جائے - اب اناج کے دام بھی اچھے رہینگے - آندھی مینہ کا فکر بھی مٹ جائیگا - موچی - لُہار - کُمہار - بڑھئی سب آنے لگے - چودھری جی چودھری جی کی آوازیں سُنائی دینے لگیں - اب تو کٹائی کی تیّاری ہو ہی گئی - کوئی درانتیاں تیز کر رہا ہے - کوئی رسّا بٹ رہا ہے - کوئی بھُوسے کے لئے تنگڑ بُن رہا ہے - لو اب اچھّا دن دیکھ کر کٹائی شروع کر دی - ڈھول بج رہے ہیں - ڈھول کی

ہیں۔ جب کسان کوئی کُتری ہُوئی بال دیکھتا ہے۔ اُس کا دل دُکھ جاتا ہے۔ سچ ہے۔ ایک ایک پودے پر اس کا پسینہ بہا ہے۔ اِسی لئے کسان چڑیوں۔ طوطوں کو کھیت میں سے اُڑاتا ہے۔ اگر نہ اُڑائے۔ تو سارے کھیت کو اُجاڑ دیں۔ دیکھو کھیت کے اندر ایک لکڑی گاڑ رکھی ہے۔ اِس کے اُوپر ایک کالا کپڑا باندھ رکھّا ہے۔ اِس کو دیکھ کر پرندے ڈرتے ہیں۔ اور اُس کے کھیت میں نہیں اُترتے۔ کھیت کے بیچ میں چار موٹی موٹی لکڑیاں گاڑ کر اِس پر مچان باندھ رکھّا ہے۔ مچان پر کسان کا لڑکا بیٹھا ہے۔ اُونچے سے دیکھ رہا ہے۔ ہاتھ میں گوپھیا اور غُلیل ہے۔ جھولی میں غلّے بھرے ہیں۔ جہاں کہیں جانور کھیت میں اُترا۔ اور اُس نے جھٹ غُلّہ مارا۔ اور ساتھ ہی للکارا۔ پھر کیا مجال جو جانور بیٹھا رہے۔ صُبح سے شام تک اِس کا یہی کام ہے۔ سارے دِن کی دُھوپ جھیلتا ہے۔ اِتنی تکلیف نہ اُٹھائے۔ تو اناج کیونکر بچے۔ اور پیٹ بھر کے کھانے کو کہاں سے ملے؟

پیدا ہوتے ہیں۔ پھاگن۔ چیت میں بیج ڈالتے ہیں۔ اور برسات سے پہلے ہی پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔ آلو دونو موسموں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ پر اکثر ہاڑی کے ساتھ بویا جاتا ہے۔ دیکھو۔ اگر موسم نہ بدلتا رہتا۔ تو ہمیں اتنی اچھی اچھی چیزیں کہاں سے نصیب ہوتیں۔ پس یاد رکھو۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں +

کسان کا لڑکا کھیت کے مچان پر بیٹھا ہے

دیکھو! کسان کیسا خوش ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو۔ اس کی فصل پک گئی ہے۔ کھیت کو دیکھ دیکھ کر پھولا نہیں سماتا۔ اے لو! چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھیت پر آن اترے۔ بالوں کا بہت نقصان کر دیتے ہیں۔ بٹیریں بھی آ پہنچیں۔ طوطے تو ڈال ڈال پات پات پھرتے ہیں۔ جہاں بیٹھتے ہیں۔ وہیں بالیں کتر کتر کر ڈھیر لگا دیتے

تو فصل کیونکر پکتے - پالا نہ پڑتے - تو زمین کیونکر نرم ہو - ایک ہی موسم رہتا - تو جی اُکتا جاتا - اتنی کھانے پینے کی چیزیں کیونکر پیدا ہوتیں - ہمارے عیش و آرام کے اسباب کہاں سے آتے ؟ گرمی کا موسم آتا ہے - مکئی - جوار - باجرا - دھان - ماش - مونگ - موٹھ کے بونے کی تیاری ہوتی ہے - کسی کو ایک آدھ مہینہ پہلے بو دیتے ہیں - اور کسی کو پیچھے - برسات میں یہ ساری فصلیں پک کر تیار ہو جاتی ہیں - اور پت جھڑ کے موسم میں پک کر کاٹی جاتی ہیں - ان فصلوں کو ساونی کہتے ہیں - سردی آتی ہے - تو گیہوں - چنے - جو - السی - تارا[1] میرا - مٹر - مسور بوئے جاتے ہیں - اور چیت بیساکھ میں کاٹ لیتے ہیں - ان فصلوں کو ہاڑھی[2] کہتے ہیں - ترکاریوں میں سے گوبھی - گاجر - مولی - شلجم - ساگ ہاڑھی میں ہوتے ہیں - اور کدو - توری - بینگن ساونی میں - تمباکو - خربوزہ اور تربوز یہ دونو فصلوں کے بیچ میں

---

[1] ہندوستان میں اس کو ترا کہتے ہیں +
[2] ہندوستان میں ساڑھی کہتے ہیں ،

دھائیں گرتے ہیں۔ موریاں چلنے لگتی ہیں ۔ دریا
چڑھ جاتے ہیں۔ بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔
دِنوں سُورج کا مُنہ نہیں دِکھائی دیتا ۔ کبھی
چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ دِکھائی دیتا ہے ۔ کبھی
درختوں کے پتّے تک بھی جھڑ جاتے ہیں۔ سب
لُنڈ مُنڈ ہوکر رہ جاتے ہیں۔ بچّو! یہ سب باتیں
ہمارے تمھارے آرام کے لِئے بنائی گئی ہیں۔
ان سے ہمیں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ دِن بھر کام
کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ رات کو سو رہتے
ہیں۔ دُوسرے روز پھر کام کے لِئے تازہ دم
ہو جاتے ہیں۔ کِسی فصل کے واسطے زِیادہ گرمی
کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کِسی کے لِئے کم۔
کوئی چیز گرمی کے موسم میں پیدا ہوتی ہے۔
اور کوئی سردی کے۔ برسات کا موسم آتا ہے۔
تو ہمارے کھیتوں کو خُوب پانی مل جاتا ہے۔
ہر طرف ہریاول دِکھائی دیتی ہے۔ پت جھڑ کے
موسم میں فصلیں پک کر کاٹی جاتی ہیں۔ ساری
بناس پتی کا چولا بدل جاتا ہے۔ اگلے پتّے جھڑ
جاتے ہیں۔ نئے پتّے نِکل آتے ہیں۔ گرمی نہ ہو۔

موسموں کا بدلنا

سورج[1] تپے۔ کھیتی پکے
سیال[2] دا کورا روڑی دا بورا

یہ کیا تماشا ہے۔ کبھی رات ہے۔ کبھی دن۔ کبھی گرمی سے دق ہو جاتے ہیں۔ زمین آسمان تپنے لگتے ہیں۔ دن بھر لوئیں چلتی ہیں۔ کبھی سردی سے ٹھٹھرتے رہتے ہیں۔ پالا پڑتا ہے۔ یخ جمتی ہے۔ کبھی ایک بوند پانی کو جی ترستا رہتا ہے۔ مہینوں بادل نظر نہیں آتا۔ کبھی ایسا موسلا دھار مینہ برستا ہے۔ پرنالے دھائیں

---

[1] جتنی سورج کی گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اُتنی ہی فصل اچھی پکتی ہے۔

[2] سردی میں اگر ایک دفعہ بھی پالا پڑے۔ تو زمین کو اُتنا ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ جتنا اُس میں ایک بورا کھاد ڈالنے سے ہوگا۔

تو سب پانی بہ کر نکل جائے۔ کھیتی مینڈھ کے پانی
کو ترس رہی تھی۔ اب اس میں جان پڑ جائیگی۔
بیچارے زمینڈار کس کس کھیت کو کوئیں کا پانی
دیں۔ اگر دیں بھی۔ تو اس قدر فائدہ کہاں۔
جس قدر مینڈھ کے پانی سے ہوتا ہے۔ دیکھو
کسان کیسی محنت کر رہا ہے۔ سارا پانی سر پر
لے رہا ہے۔ میاں کسان! مینڈ خوب چوڑی
اور اونچی باندھنا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اب ذرا سی
محنت سے جی چراؤ۔ اور پیچھے پچتاؤ۔ مینڈھ زور
کا پڑا۔ تو تمھاری مینڈ ٹوٹ جائیگی۔ اور سارا
پانی نکل جائیگا۔ اور تمھارا بڑا نقصان ہوگا۔
اگر پہلے ہی سے اپنے کھیت کے گرد ڈول
بنا دیتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اب ہوا اور
مینہ میں تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ وقت پر کام
کرنا بہت اچھا ہوتا ہے۔ جو کسان وقت پر
کام نہیں کرتے۔ وہ بڑی تکلیف اٹھاتے ہیں۔
کبھی فصل سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اور
بھوکے مرتے ہیں ٭

ہوتی ہے ۔ جیسے کسی کو پہلا بیٹا پیدا ہونے کی۔ جاڑے میں بھی دو تین اچھے مینہ ہو جائیں ۔ تو کسان سچ مچ اپنے تئیں بادشاہ سمجھنے لگتا ہے ۔ اب اس کو کسی کی پروا نہیں ۔ مہاوٹ کے مینہ سے زمین کو بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔ مٹی نرم اور باریک ہو جاتی ہے ۔ فصل بہت اچھی ہوتی ہے ۔ کسان کہتے ہیں ۔ مینہ پیا سیال ۔ کدے نہ ہووے کال ؛

ڈولیں لگانا

گرمی گئی ۔ برسات آئی ۔ دیکھنا ! کیا کالی گھٹا اٹھی ہے ۔ یہ برس کر ہی رہیگی ۔ زمیندار کیوں بھاگے چلے جاتے ہیں ؟ بھاگیں نہیں ۔ تو کیا کریں ۔ مینہ برسنے والا ہے ۔ جا کر کھیت کے چاروں طرف ڈولیں بنائینگے ۔ مینہ کا سارا پانی کھیت میں جمع رہیگا ۔ اور آہستہ آہستہ زمین میں پڑتا جائیگا ۔ یہ اب کام آئیگا ۔ کچھ جاڑے کی فصل میں کام آئیگا ۔ اب بند نہ باندھیں ۔

ہیں تو ایک ایک بُوند سونے کی سمجھی جاتی ہے۔
ہاں جب فصل پک جاتی ہے۔ تو مینہ برسنے سے
نقصان ہو جاتا ہے۔ فصل بھی خراب ہو جاتی ہے۔
اور اُس میں طرح طرح کی بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی
ہیں۔ کبھی پھپھوندی لگ جاتی ہے۔ تو بالوں
میں دانے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بارش
کے نہ ہونے سے بالوں میں دانے سُوکھ کر
زیرے کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اب جم کر بارش
ہو جائیگی۔ تھوڑے دن کوئیں چلنے بند
رہینگے۔ بیچارے کسان جو رات دن کھیت
میں پانی دیتے دیتے تھک گئے تھے۔ چار دن
سُستا لینگے۔ بیلوں کو بھی آرام ملیگا۔ تازہ دم
ہو جائینگے۔ جنگل میں چارہ بھی بہت ہو جائیگا۔
سب پیٹ بھر کر کھائینگے۔ دُودھ دہی سمیٹا نہ جائیگا۔
کسانوں کے ہاں دن عید رات شب برات ہو جائیگی۔
پنجابی کہاوت ہے۔ **وسّے ہاڑ ساون۔**
سارے رج رج کھاون۔ ایک آدھ مہینہ
اور بھی پہلے بارش ہو جاتی ہے۔ تو کسان
مالا مال ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کو ایسی خوشی

مینہ

وقت دا ایک۔ نہ کُوقت دا سَو[1]

دیکھو۔ پُورب سے کیسی کالی گھٹا اُٹھی ہے۔ یہ بن برسے نہ رہیگی۔ کیسی آن کی آن میں ہمارے سر پر آ پہُنچی۔ لو وُہ بُوندا باندی ہونے لگی۔ کِسانوں کے دِل باغ باغ ہو گئے۔ جانتے ہیں۔ کہ اگر جم کر برس گیا۔ تو فصل بہُت اچھی ہو جائیگی۔ کھیتی کو مینہ کا ہی بڑا سہارا ہوتا ہے۔ سارا اساڑھ گزر گیا تھا۔ ایک ایک بُوند پانی کو ترس رہے تھے۔ اب بارِش وقت پر ہو گئی ہے۔ اگر ساون میں بھی مینہ نہ ہوتا تو فصلوں کا بڑا نُقصان ہو جاتا۔ دو چار دِن زور سے برس جائے۔ تو بیڑا پار ہے۔ اِس وقت کی بارِش فصل کے لِئے اِکسیر ہے۔ ایسے وقت

---

[1] وقت کی ایک بارش بے وقت کی سَو بارشوں سے بہتر ہے۔

جلدی بڑھ جائیں - اور خوب پھیلیں - بہت سے پودوں کی جگہ ایک دو بڑے پودے ہوں - تو وہ جلدی اُگتے ہیں - اور اُن میں پھل بھی عُمدہ اور موٹا ہوتا ہے - تُم جانتے ہو - روٹی تھوڑی ہو - اور کھانے والے بہت سے - تو سب کے سب بھوکے رہینگے - اِسی طرح بہت سے پودے ذرا سی جگہ میں اکٹھے لگے ہُوئے ہوں - تو اُن میں سے کوئی بھی اچھی طرح نہیں پھلیگا - کھیت میں جتنی زیادہ نلائی اور تال کریں - اُتنی ہی فصل اچھی ہوتی ہے - کپاس کے کھیت میں اکثر تین چار بار نلائی کرتے ہیں - مکئی اور گنّوں کے لئے سات آٹھ بار - دو تین دفعہ کی تال سے کام نہیں نکلتا - اِن باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا - اِن چھوٹی چھوٹی باتوں سے کسانوں کو بڑے بڑے فائدے ہوتے ہیں - فصل اچھی ہوتی ہے - کسان کو اپنی محنت کا پھل مِلتا ہے - چھوٹی عُمر میں اِن باتوں کو سیکھ لوگے - تو بڑے ہو کر آرام پاؤگے ؛

پودے نکل آتے ہیں۔تو اُن کے ساتھ ساتھ نکما
گھاس پات بھی اُگ آتا ہے۔عقلمند کسان
اسے کھُرپوں سے کھود کر نکال ڈالتے ہیں۔
نہ نکالیں۔تو فصل اچھّی نہیں ہوتی۔پودوں کو
پُوری پُوری خوراک نہیں ملتی۔کھیت میں کھاد
ڈالیں۔تو آدھی گھاس چٹ کر جاتی ہے۔کھیت
کو پانی دیں تو کچھ گھاس پی جاتی ہے۔اور تھوڑا سا
پودوں کے کام آتا ہے۔نہ پودوں کو اچھّی طرح
دُھوپ لگتی ہے۔نہ ہوا۔ایسا نہ کریں۔تو زمین
جلدی خُشک اور سخت ہو جاتی ہے۔دیکھنا! کیسی
ہوشیاری سے تال کر رہے ہیں۔کہ کوئی پودا گھاس
کے ساتھ نہ اُکھڑ جائے۔پودوں کے آس پاس کی
زمین بھی نرم کرتے جاتے ہیں۔اِس سے پودوں کی
جڑیں اچھّی طرح پھیل سکینگی۔زمین میں پانی رچ
جائیگا۔پودے جلدی بڑھینگے۔پھل بھی اچھّا ہوگا۔
چھوٹے چھوٹے پودوں کے آس پاس کچھ کھاد بھی ڈالتے
جاتے ہیں۔کہ یہ بھی جلدی بڑھیں۔جہاں کہیں
پودوں کا گچھّا دیکھتے ہیں۔ان میں سے چھوٹے
چھوٹے پودے اُکھیڑ ڈالتے ہیں۔کہ باقی پودے

کبھی بیج کو کھیت میں ڈالنے سے پہلے پانی یا گائے کے پیشاب میں بھگو رکھتے ہیں۔ اس سے بیج کا چھلکا نرم ہو جاتا ہے۔ بیج جلدی پھوٹ آتا ہے۔ اور اس کو کیڑا بھی نہیں لگتا۔ بچو! جب تم بڑے ہو جاؤ۔ تو ایک بات کا ضرور خیال رکھنا۔ ہمیشہ موٹا اور ستھرا بیج ڈالنا اور اچھی طرح بونا۔ مثل مشہور ہے۔ جیسا بوؤ گے۔ ویسا ہی کاٹو گے +

نلائی اور تال

جتنی گوڈی[1]۔ اتنی ڈوڈی[2]

یہ آدمی کپاس کے کھیت میں کیوں بیٹھے ہیں؟ اپنے اپنے کھرپوں سے زمین کیوں کھودتے ہیں؟ یہ نلائی کر رہے ہیں۔ جب کھیت میں

[1] کھیت میں جس قدر گوڈی کی جائے۔ اسی قدر پھل زیادہ ہوگا +

[2] پنجابی گوڈی +

اِس طریقے کو زمینڈار لوگ پورا کہتے ہیں۔ جب سارے کھیت میں بیج ڈال چکتے ہیں۔ تو اِس پر پٹیلا[1] پھیر دیتے ہیں۔ کہ دانے مٹی میں چھپ جائیں۔ کتنے ہی کسان نالی سے بیج نہیں ڈالتے۔ مٹھی سے ہی چھڑک دیتے ہیں۔ اِس سے بیج آسانی سے ڈالا جاتا ہے۔ مگر فصل بہت اچھی نہیں ہوتی۔ کہیں چھدری ہوتی ہے۔ اور کہیں گھنی۔ اِس طریق کو پنجابی میں چھٹا کہتے ہیں۔ چھٹے سے اکثر ایسی فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ جو جانوروں کے چارے کے کام آئیں۔ کبھی کبھی ایک آدمی کھیت میں ہل چلاتا جاتا ہے۔ اور دوسرا آدمی ہاتھ سے اُس کے پیچھے پیچھے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بیج ڈالتا جاتا ہے۔ اور بعد میں سہاگہ پھیر دیتے ہیں۔ اِس طریقے کو کیرا کہتے ہیں۔ اِن میں سے اچھا طریقہ پورا ہے۔ کیرا اُس سے دوسرے درجے پر ہے۔ اور سب سے خراب چھٹا ہے۔ سب اناج ایک ہی طرح نہیں بوئے جاتے۔ کسی جنس کو کسی طریق سے بوتے ہیں۔ اور کسی کو کسی طریق سے۔ کبھی

[1] پنجابی سہاگہ۔

کھا جائینگے۔ پھر کس کام آئینگے؟ نہ ڈالیں۔ تو کیا
کریں؟ کھیت میں ہل چلایا۔ کھاد ڈالی۔ محنت
اُٹھائی۔ یہ سب جتن گیہوں کے پیدا کرنے کے
واسطے کیا ہے۔ یہ دانے کچھ دنوں میں پھوٹ
آئینگے۔ پہلے باریک باریک سوئیاں سی دکھائی دینگی۔
پھر سارا کھیت ہرا بھرا ہو جائیگا۔ بوٹے بڑے
ہو کر پکینگے۔ جہاں ایک من گیہوں ڈالے تھے۔
کوئی بیس من پیدا ہو جائینگے۔ کتنا بڑا فائدہ
ہے۔ بیج ہمیشہ اچھا ہونا چاہیئے۔ دانے موٹے
اور نوکدار ہوں۔ تو گیہوں اچھے پیدا ہونگے۔
آؤ! ذرا دیکھیں۔ کسان کس طرح بیج بوتا ہے۔
دیکھنا۔ کسان آہستہ ہل چلا رہا ہے۔ ہل
کے ساتھ بانس کی نالی بندھی ہے۔ اس نالی میں
گیہوں کے دو دو تین تین دانے ڈالتا جاتا ہے۔
یہ سب دانے کھیت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے
پر گرتے جاتے ہیں۔ اکٹھے نہیں گرتے۔ کہ
سارے کھیت میں برابر کھیتی ہو۔ اس سے
فصل بھی بہت اچھی ہوتی ہے۔ اور کاٹنے میں
بھی آسانی ہوتی ہے +

اُن میں کُنواں کھودنا بہُت مُشکل ہوتا ہے - اِن زمینوں کا گزارا مینہ پر ہوتا ہے - برسات اچھّی ہو جائے - تو فصل بھی اچھّی ہو جاتی ہے - یہ بارانی زمینیں کہلاتی ہیں - بس اب تم نے دیکھ لیا - کہ کھیتی کے لئے پانی کی بہُت ضرورت ہوتی ہے - کسی زمین میں کُوئیں کھُدواتے ہیں - کسی کو نہر کا پانی دیتے ہیں - کوئی دریا کے پانی سے سیراب ہوتی ہے - اور کسی کو مینہ کا آسرا ہے + میاں زمیندار! اپنی کھیتی کو ٹھیک وقت پر پانی دیا کرو - اپنے کھیت میں پہلے ہی سے چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنا لو - کہ ساری زمین خُوب سینچی جائے - جو لوگ پانی دینے میں سُستی کرتے ہیں - وُہ فصل کے وقت ہاتھ مَلتے رہ جاتے ہیں +

کسان کھیت میں بیج ڈال رہا ہے

پورا بادشاہ - کیرا وزیر - تے پچھّڑا فقیر

گیہوں کھیتوں میں کیوں ڈال رہے ہیں؟ جانور

چاہئیں۔ ایک دو آدمی بھی ضرور ہوں۔ اس لئے ہماری سرکار نے بہت سا روپیہ خرچ کرکے بڑے بڑے دریاؤں میں سے نہریں نکلوائی ہیں۔ ان نہروں اور نالوں سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ کھیتوں کو تھوڑے خرچ پر پانی مل جاتا ہے۔ ان زمینوں کو نہری زمینیں کہتے ہیں۔ میاں زمیندار! کبھی کبھی تم لالچ میں آکر کھیت میں بہت پانی دے دیتے ہو۔ اس سے تمہیں اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ بہت پانی سے فصل گل جاتی ہے۔ کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جب پانی سوکھ جاتا ہے۔ تو زمین بہت سخت ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی کلّر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت پانی دینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو کھیت دریا کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ اُن کو پانی کی بہت ضرورت نہیں۔ اُن کو دریا کے پانی کی سیلابی خود پہنچتی رہتی ہے۔ اس لئے ان زمینوں کو سیلابہ کہتے ہیں۔ دریا کا کنارہ بہت اُونچا ہو۔ تو کبھی کبھی جھلار لگاکر زمین کو پانی دیتے ہیں۔ جو زمینیں دریاؤں اور نہروں سے دُور ہوتی ہیں۔

پڑھنے لگے ہیں۔ وہ بڑے ہونگے۔ تو ان باتوں کو سمجھ جائینگے۔ اور آپ ہی چھوڑ دینگے ؛

کھیت کو پانی دینا

زمین اوہ رانی۔ جس دے سر تے پانی

کھیتی کو پانی کا بڑا سہارا ہے۔ پانی کے بغیر کوئی فصل پیدا نہیں ہو سکتی۔ کسی کھیت میں کنواں کھدا ہوا ہے۔ کہیں ڈھینگلی سے پانی نکالتے ہیں کہیں رہٹ چلاتے ہیں۔ کہیں چرس سے پانی کھینچتے ہیں۔ مینہ نہ پڑے۔ تو آٹھ پہر کنواں چلاتے رہتے ہیں۔ بیلوں کی اچھی جوڑی کوئی تین پہر کنواں چلا سکتی ہے۔ کوئی ایک بیگھہ زمین سینچی جاتی ہے۔ بعض جگہ کوئیں کا پانی بہت نیچے ہوتا ہے۔ وہاں چرس ہی سے پانی نکالتے ہیں۔ جن زمینوں کو کوئیں کا پانی ملے۔ وہ چاہی زمینیں کہلاتی ہیں۔ کنواں کھدوانے میں خرچ بہت ہوتا ہے۔ پھر اس میں سے پانی نکالنے کے لئے بیل ہونے

زمین میں رچ جائے ◆

بھائی زمینڈار! ہمیں تمہاری ایک بات پسند نہیں آئی۔ اگر بُرا نہ مانو۔ تو ہم صاف صاف کہ دیں ◆ صاحب! ضرور کہئے۔ میں ہرگز بُرا نہیں ماننے کا ◆ بھائی۔ تم سب قسم کی کھاد کا کھیت کے ایک کونے پر ڈھیر لگا دیتے ہو۔ اِس سے تو بہت نقصان ہوتا ہوگا ◆ دھوپ میں کھاد سڑتی رہتی ہے۔ اِس کا اثر اُڑ جاتا ہے۔ اگر مینہ پڑ جاتا ہے۔ تو اِس کا اچھا حصہ پانی میں گھل مل کر بہ جاتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اِس میں کیا خوبی ہے۔ ولایت میں تو ہمیشہ کھاد کسی چھپر کے نیچے جمع کرتے ہیں۔ اور اکثر نیچے پکا فرش بنوا دیتے ہیں۔ کہ کھاد کا کوئی جزو زمین میں بھی نہ چلا جائے۔ خشک موسم میں اِس پر تھوڑا پانی بھی چھڑک دیتے ہیں۔ اِس سے کھاد گھل جاتی ہے۔ اور پھر کھیت میں ڈالنے کو اچھی ہوتی ہے ◆ صاحب! بات تو درست ہے۔ پر کیا کریں۔ ہمارے باپ دادا سے یہی ہوتی آئی ہے۔ پرانے رواج کو چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں۔ ہمارے لڑکے اب زمینداری مدرسوں میں

کو بہت مُفید جانتے ہیں - اِس سے فصل خُوب ہوتی ہے - اَور پک بھی جلدی جاتی ہے - درختوں کے گرے ہُوئے پتّے مکئی - شلغم - آلُو اَور کتنی ہی اَور چیزوں کے لئے اچھّے ہوتے ہیں - بھیڑ بکریوں کی مینگنیاں موٹھ - مٹر - گیہُوں اَور چنوں کے واسطے نہایت مُفید ہیں - اَور گوبر کے سوا ہر قِسم کا کُوڑا کرکٹ - بچا کھُچا چارہ اَور اَور کتنی ہی نکمّی چیزیں کھاد کے کام آ سکتی ہیں - کھیت میں کھاد نہ ڈالی جائے - تو پانچ چھ سال میں زمین کمزور ہو جاتی ہے - پُوری پَیداوار نہیں ہوتی - ہر سال کھیت میں کھاد پڑے - تو اُس کی طاقت بنی رہتی ہے - اِس میں فصل اچھّی ہوتی ہے - کھاد کچّی نہیں ڈالنی چاہیئے - کھیت میں سڑیگی - تو کیڑے پَیدا ہونگے - اَور ننّھے ننّھے پودوں کو کھا جائینگے - کھیت میں کام کرنا مُشکل ہو جائیگا - کھاد ڈال کر ایک دو دفعہ ہل چلا دیتے ہیں - اِس سے کھاد مہین ہو کر مٹّی میں رل مِل جاتی ہے - اَور پودوں کی خُوراک بنتی ہے - جب کھاد مٹّی میں خُوب رل جاتی ہے - تو کھیت کو پانی دیا جاتا ہے - کہ کھاد گھُل مِل کر

کھاد

کھاؔد پڑی تو کھیت۔ نہیں تو پُورا ریت

زمینؔدار کو کھاد بہت پیاری ہے۔ اَور کیوں نہ ہو۔ یہی تو اُس کی دَولت ہے۔ کھاد کے بغیر فصل اچھّی نہیں ہوتی۔ اِس لِئے وُہ بَیلوں کا گوبر جمع کرتا رہتا ہے۔ اَور وقت پر اپنے کھیت میں ڈال دیتا ہے۔ اِس سے بَیلوں اَور بھینسوں کے بَیٹھنے سونے کی جگہ بھی صاف سُتھری رہتی ہے۔ اَور کھاد بھی کام آتی ہے۔ آبادی کے آس پاس کھاد کی جگہ آدمیوں کا مَیلا بھی بہت ڈالا جاتا ہے۔ اِس کو گیہوں۔ گنّے اَور سب قِسم کے پھَل اَور ترکاریوں کے لِئے بہت اچھّا سمجھتے ہیں۔ اِس سے فصل جلدی تیّار ہو جاتی ہے۔ پنجاب میں گھوڑوں کی لِید کھاد کے لِئے اِستعمال نہیں کی جاتی۔ وِلایت میں اِس

لہ یعنی زمین میں کھاد پڑتی ہے۔ تو کھیت بنتا ہے۔ نہیں تو بالکل ریتا ہے +

کی لمبائی میں۔ کہ سارے کھیت کی مٹی نرم اور
بھربھری ہو جائے۔ کھیتی کے لئے ہل چلانا
بہت ہی ضرور ہے۔ زمیندار لوگ کہا کرتے
ہیں۔ سب گلاں ہیٹھ ہلاں + ہر ایک قسم
کی فصل کے واسطے برابر ہل نہیں چلاتے۔
کسی فصل کے لئے ایک دو بار ہل چلاتے ہیں۔
اور کسی کے لئے زیادہ۔ کسی فصل کے لئے بہت
گہرا ہل چلانا اچھا ہوتا ہے۔ اور کسی کے لئے
کم گہرا + ہمارے کسان یہ باتیں خوب جانتے
ہیں۔ برسوں کے تجربے نے انہیں ساری باتوں
سے خوب واقف کر دیا ہے۔ لمبی جڑ والے پودوں
کے لئے زیادہ ہل چلاتے ہیں۔ کہ اُن کی جڑیں
اچھی طرح اِدھر اُدھر پھیل سکیں۔ اور اپنی
خوراک تلاش کر سکیں + پنجاب میں بیل اور بھینسے
سے ہل جوتا جاتا ہے۔ بیکانیر اور راجپوتانے میں
اونٹوں سے ہل چلاتے ہیں۔ اور انگریزوں کی
ولایت میں گھوڑوں سے کھیتی باڑی کا سب
کام لیا جاتا ہے +

لہ یعنی زمین کے لئے ساری باتیں ہل چلانے سے پیچھے ہیں +

زمین میں ہل چلا چکا ہے۔ دیکھنا! کیسی ہوشیاری سے
ہل چلاتا ہے۔ ایک ہاتھ سے ہل کی ہتّی خوب دبا
رکھّی ہے۔ دُوسرے ہاتھ میں سانٹا یا ایک پتلی سی
سنٹی ہے۔ اُس سے بیلوں کو ہانکتا جاتا ہے + کیوں
میاں زمیندار! اب تو تم تھک گئے ہوگے ؟ ذرا دم
لے لو + ہاں بھائی! تھک تو گیا ہوں۔ پر کیا کروں۔ تھوڑے
دن ہوئے۔ بارش ہو گئی تھی۔ اُس سے زمین پولی اور
نرم ہو گئی ہے۔ ہل اچھّی طرح چل سکتا ہے۔ دو چار
دن برابر دُھوپ لگ جائیگی۔ تو زمین سخت ہو جائیگی
ہل چلانا مُشکل ہوگا۔ پھر دُگنی محنت کرنی پڑیگی۔ اب
زمین جوت کر بیج ڈال دُونگا۔ ایک آدھ بارش اور
ہو گئی۔ تو ساری کھیتی کو پانی مُفت میں مل جائیگا +
بھلا ہل چلانے سے کیا فائدہ ؟ بڑا فائدہ ہے۔ زمین
نرم اور بھُربھُری ہو جاتی ہے۔ پانی زمین میں بیٹھ
جاتا ہے۔ پودوں کی جڑیں بھی آسانی سے اِدھر اُدھر
پھیل سکتی ہیں۔ نکمّی اور ردّی گھاس اُکھڑ جاتی
ہے۔ سُورج کی گرمی اور ہوا اپنا اثر زمین پر ڈال
کر پودوں کی خوراک بناتی ہے۔ اِس لئے بار بار ہل
چلاتے ہیں۔ کبھی کھیت کی چوڑائی میں اور کبھی اُس

تو باڑ نہیں لگاتے - اور نہ ہر ایک کھیت میں ضرورت
ہوتی ہے + اکثر تو لگاتے ہیں - اگر نہ لگائیں - تو کام
کیونکر چلے - ہاں سُست کسان نہیں لگاتے ہونگے -
اُن کی کچھ نہ کہو - بھوکے مر جائینگے - مگر کام
نہیں کرینگے - اسی لئے اُن کی کھیتی اُجڑ جاتی ہے +
آندھی سے باڑ اُکھڑ تو نہیں جائیگی ؟ نہیں - باڑ کی
جڑیں مٹی ڈال کر دبانے سے مضبوط ہو جاتی ہیں -
باڑ کھیت کا رکھوالا ہے - اس کی طرف سے غفلت
نہیں کرنی چاہیئے - جو کسان اس میں سُستی کرتے
ہیں - اُن کو آخر پچھتانا پڑتا ہے +

زمیندار ہل جوت رہا ہے

دبٹ کے واہ - رج کے کھا[1]

دیکھو زمیندار ہل جوت رہا ہے - کیسی محنت
کر رہا ہے ! دو گھڑی رات سے کھیت میں آیا تھا -
اب بارہ بج گئے ہیں - برابر کام میں لگا ہوا ہے -
سر کا پسینہ پاؤں پر گر رہا ہے - کوئی ایک بیگھ

[1] یعنی اگر خوب زور سے ہل چلاؤ گے - تو پیٹ بھر کے کھانے کو ملیگا +

باڑ لگانا

بڑے میاں! کیا کر رہے ہو؟ بیٹا باڑ لگاتا ہُوں۔ بھلا اس سے کیا فائدہ؟ گائیں بھینسیں کھیت کے اندر نہیں آنے پائینگی۔ کھیتی بچی رہیگی۔ آنے جانے والے کھیت کے بیچ میں سے نہیں نکلینگے۔ کنارے کنارے جائینگے۔ پھر تو باڑ سے بڑے فائدے ہیں۔ خاصہ دیوار کا کام دیتی ہے۔ باڑ کے لئے سوراخ نزدیک نزدیک ہونے چاہئیں۔ دور دور ہونگے۔ تو باڑ چھدری ہوگی۔ بھیڑ بکریاں اندر گھس آئینگی۔ زمین میں سوراخ کیونکر کر لیتے ہو۔ اس کدالی سے۔ جب سوراخ اچھے گہرے ہو جاتے ہیں۔ تو کانٹوں والے درختوں کی ٹہنیاں ان میں گاڑ دیتا ہُوں۔ یہ ٹہنیاں کہاں سے لائے ہو۔ میرے باغ کے گرد کیکر اور بیری کے بہت سے درخت ہیں۔ اُن میں سے کاٹ کر لایا ہُوں۔ سارے زمیندار

فہرستِ مضامین

PRINTED AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY L. MOTI RAM, MANAGER.

10,000 Copies

مثالیں	قاعدے	نمبرِ شمار
دیر - دے - دی +	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر رکھا گیا - اوّل یاے مجہول کے ماقبل - دوسرے یاے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	۷
شُکر	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے - تو اُس پر پیش رکھا گیا +	۸
دُور	واوِ معروف کے ماقبل پیش رکھا گیا +	۹
زور	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں رکھا گیا +	۱۰
صبْر	الف - واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم رکھا گیا +	۱۱
؟	اِستفہام کی علامت	۱
!	ندا - تعجّب - حسرت - دُعا - قسم - خوشی کی علامت	۲
-	تھوڑے وقفے کی علامت	۳
+	پُورے وقفے کی علامت	۴

ہدایت - جہاں پُورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھہرنا چاہیئے - باقی جگہ کم +

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ مدّن سام مینیجر چھپی

اِعرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی ۔	گھر
۲	نونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا ۔	ہنسا۔ ہیں ۔
۳	یائے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ دائرے کی لکھی گئی ہے ۔	بھلی ۔
۴	یائے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں ۔	کے۔ ہے۔ گاے۔ اُڑنے ۔
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی ۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے ۔	خود۔ خویش ۔
۶	حرفِ مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے ۔	ہمالیہ ۔ روپیہ۔ زیور۔ غور۔ سیر ۔

٭ باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو ۔

EDUCATION DEPARTMENT
PUNJAB.

AGRICULTURAL READER, I

खेती की पहली
किताब

کھیتی کی پہلی کتاب



LAHORE:
RAI SAHIB M GULAB SINGH & SONS,
EDUCATIONAL PUBLISHERS.

12th Edition. 1919 Price 0-1-1

اُور لکھنے دونو سے ساقط کیا - از او سے ازو
پڑھا گیا +

فائدہ - بعض کلمات - کہ جن کے آخر الف ہَے - بعد الف کے یاے تحتانی کا لکھنا پڑھنا بھی دُرُست ہَے - جیسے خُدا - خُدا ے - پارسا - پارسا ے - بکشا - بگشا ے - بیفزا - بیفزا ے +



اور غیر انسان کے واسطے لفظ چیز اور چہ۔ جیسے
بیت سعدی مرحوم ؎

نباید بستن اندر چیز و کس دل
کہ دل برداشتن کارے است مشکل

فائدہ۔ جس کلمے کے آخر الف یا ہا یا یائے تحتانی ہو۔ اور یائے تحتانی نسبت کی اس کے آخر لگائیں۔ تو اس الف اور ہا اور یائے تحتانی کو واو سے بدل لیں۔ جیسے مصطفےٰ۔ مصطفوی۔ آنولہ۔ آنولوی۔ دہلی۔ دہلوی +

فائدہ۔ بعض کلمات میں تخفیف کے واسطے اختصار کرتے ہیں۔ جیسے نوز مختصر ہے ہنوز کا۔ اور گوز مختصر ہے گوزن کا۔ اور بغداد مختصر ہے باغ داد کا۔ کہ نوشیرواں نے محکمۂ داد کے واسطے ایک باغ بنایا تھا۔ آٹھویں روز وہاں بیٹھ کر داد دیا کرتا تھا +

فائدہ۔ جس کلمے کے سرے پر ہمزہ یعنی الف متحرک ہو۔ وہ الف درج کلام میں ساقط بھی ہوتا ہے۔ یعنی پڑھنے میں نہیں آتا۔ اور اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں۔ مگر وہ اکثر لکھنے میں آتا ہے۔ اور بعض الفاظ میں لکھنے میں بھی نہیں آتا ہے۔ جیسے ع اوست اقرب۔ من ازو دورم کثیف + از کے الف کی حرکت ماقبل کو دے کر پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے میں رکھا۔ اور او کے الف کا ضمہ از کی ز کو دیا اور اس الف کو پڑھنے

پڑھنا چاہیئے - فارسی میں اِس نُون کا ظاہر پڑھنا دُرُست نہیں - مگر جب کہ اِس پر کسرۂ اِضافی یا تَوصیفی آئے +

حرُوفِ مدّہ الِف ہے - اَور وُہ واؤ کہ جس کا ماقبل مضمُوم ہو - اَور وُہ یاےِ تحتانی کہ جس کا ماقبل مکسُور ہو - جَیسے جاں اَور جنُوں اَور دِیں میں - مِثال اِضافت کی - جانِ من - جنُونِ تو - دِینِ حق +

فائدہ - دو حرُوف قریبُ المخرج جو جمع ہوں - پہلے حرُوف کو دُوسرے کی جنس سے بدل کے دونو کو آپس میں اِدغام کرتے ہَیں - جَیسے بد تر - بتّر بہ تشدیدِ تاےِ فوقانی - کبھی پہلے حرُوف کو حذف کرتے ہَیں - جَیسے بتر بغیر تشدید تاےِ فوقانی - اَور نُرو تر - کہ اصل میں نُرود تر تھا - اَور آوند - کہ اصل میں آب وند تھا - اَور فِرو تر - کہ اصل میں فِرود تر تھا - اَور یگاں - کہ اصل میں یک گاں تھا - مانند دوگاں - سہ گاں کے - یک کے آخر سے کافِ تازی حذف کیا گیا +

فائدہ - عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الِفِ ممدُودہ - یعنی وُہ الِف کہ جس کے بعد ہمزہ ہو - ہوتا ہے - جَیسے عُلماء و فُضلاء - فارسی میں ہمزہ نہ لکھنا چاہیئے - لیکن اِضافت میں ہمزے کی جگہ یاےِ تحتانی لکھیں - جَیسے عُلماےِ عصر و فُضلاےِ دہر +

فائدہ - لفظِ کس اِنسان کے واسطے مُقرّر ہے -

سپید دیو کو سپیدیو اور گرد دہن کو گردہن کہتے ہیں۔
یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں اِدغام کرتے
ہیں۔ جیسے شپتر۔ کہ اصل میں شب پر تھا +

فائدہ۔ حرفِ مشدد فارسی میں اصلا نہیں آیا۔
فرخ اور خرم شاذ و نادر ہیں +

فائدہ۔ وہ تاے فوقانی کہ عربی میں ہ کی صورت
لکھتے ہیں۔ رسم خط فارسی کے بموجب دراز لکھنی چاہئے
جیسے نعمت۔ رحمت۔ سخاوت۔ شجاعت اور جہاں
کہیں التباس جمع کا ہو۔ گرد لکھتے ہیں۔ جیسے صلوٰۃ
اور زکوٰۃ میں +

فائدہ۔ عربی میں لفظ انشاء اللہ تعالےٰ کا اِن
جدا اور شاء جدا لکھتے ہیں۔ فارسی میں ملا کے
لکھنا چاہیئے۔ فارسی والے انشاء اللہ کو ایک کلمہ
جانتے ہیں +

فائدہ۔ لفظِ او اور لفظِ وے انسان کے واسطے
مقرر ہیں۔ جب ان لفظوں پر لفظِ بر یا در آئے۔
تو غیرِ انسان کی طرف بھی اِن کا راجع کرنا درست
ہے۔ اور یہ نظم میں بیشتر ہے +

فائدہ۔ نون اور باے موحدہ جو کسی کلمے میں باہم
متصل ہوں۔ ان دونو کو میم مشدد یا میم مخفف
سے بدلنا درست ہے۔ جیسے خنب اور خم۔ دنبل۔
دمل۔ اور شنب اور شم +

فائدہ۔ نون جو حرفِ مدہ کے بعد واقع ہو۔ غنہ

	بسا بسے	بسا متکبراں و بسے مغروراں دیدم - کہ آخر خاک شدند	یعنی	بہت تکبر والے اور بہت غرور والے میں نے دیکھے - کہ آخر خاک ہوئے +
حروفِ ایجاب	آرے	آرے ہمچناں است	"	ہاں ایسا ہی ہے +
	بلے	بلے ہمچنیں شنیدم	"	ہاں میں نے ایسا ہی سنا ہے +
	لبیک	لبیک چہ میفرمایید؟	"	میں حاضر ہوں کیا فرماتے ہو ؟

آخر میں چند فائدے لکھے جاتے ہیں جن کا جاننا طلبہ کو ضرور ہے

فائدہ - اِمالہ کیا ہے ؟ الف کی جگہ یائے مجہول پڑھنا - جیسا حِساب - حِسیب - رِکاب - رِکیب - اِعتِماد - اِعتِمید - اور جیسے با - تا - ثا - بے - تے - ثے - علیٰ ہٰذا القِیاس +

فائدہ - دو کلمے جو آپس میں ترکیب پائیں - اگر پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو - تو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کر دیتے ہیں - مثلاً ہَمِہ مَن کو ہَمَن اور

علامتِ مصدری	یایے معروف	بخشندگی۔ شرمندگی۔ کام بخشی +	یعنی	بخشیدن و شرمندہ شُدن و کام بخشیدن ہایے آخرِ بخشندہ و شرمندہ بہ کافِ فارسی بدل شُد +
	ار	گُفتار۔ رفتار	”	گُفتن۔ رفتن +
	ش	آمرزش۔ بخشش	”	آمرزیدن۔ بخشیدن +
علامتِ ظرفیت	داں	قلمداں۔ نمکداں	”	جایے قلم داشتن۔ جایے نمک داشتن +
	وند	آوند در اصل آبوند	”	جایے آب داشتن +
علامتِ تاکید۔ تکرار بطورِ تعظیم و تحقیر و تاکید نیز چوں جہاں جہاں و عالم عالم [illegible] ہشیار ہشیار +	خُوب	خُوب دویدم	”	مَیں بہت دَوڑا +
	نیک	نیک نگریستم	”	مَیں نے غور کرکے دیکھا +
	بسیار	بسیار جُستم	”	مَیں نے بہت ڈھونڈا +
	ہمہ	ہمہ یاراں رفتند	”	سب یار گئے +
	جُملہ	جُملہ سپاہ فراہم آمد	”	سب سپاہ جمع آئی +

کلماتِ مختصۂ نسبت	انہ	سالانہ - ماہانہ - رُوزانہ	یعنی	منسُوب بہ سال - منسُوب بہ ماہ - منسُوب بہ رُوز +
	ن	ریمن - جوشن	"	منسُوب بہ ریم بمعنۂ ریچڑکِ جراحت و منسُوب بہ جوش بمعنۂ حلقہ +
	وَیہ	راہَوَیہ - سیبَوَیہ	"	منسُوب بہ راہ - و منسُوب بہ سیب رکہ رُخسارہ اش چوں سیب بُود +
کلماتِ مختصۂ رنگ	وام	سبزوام - زرد وام	"	سبز رنگ - زرد رنگ +
	فام	سُرخ فام - سفید فام	"	سُرخ رنگ - سفید رنگ +
	بام	سبز بام - سُرخ بام	"	سبز رنگ - سُرخ رنگ +
	گُونہ	زرد گُونہ - گلگُونہ	"	زرد رنگ - سُرخ رنگ +
	گُوں	گُلگُوں - سیم گُوں	"	گُل رنگ - سیم رنگ +
	جزدہ	سیاہ جزدہ مختص بہ لفظِ سیاہ	"	سیاہ رنگ +
	جرتہ	سیاہ جرتہ مختص بہ لفظِ سیاہ	"	سیاہ رنگ +

کلماتِ پیوستگی	ناک	غمناک - دردناک	یعنی	پیوستہ بہ غم - پیوستہ بہ درد +
	گیں	اندوہگیں - خشمگیں	؍؍	پیوستہ باندوہ - پیوستہ بخشم +
کلماتِ تصغیر	ک عربی	مردک - اسپک	؍؍	مردِ خرد - اسپ خرد +
	چہ	باغچہ - طاقچہ	؍؍	باغ خرد - طاقِ خرد +
	واو	پسرو	؍؍	پسر خرد +
کلماتِ نسبت	یاے معروف	کابلی - قریشی ہندی	؍؍	منسوب بہ کابل - منسوب بہ قریش - منسوب بہ ہند +
	یں	زریں - سیمیں - زنگاریں	؍؍	منسوب بہ زر - منسوب بہ سیم - منسوب بہ زنگار +
	ہ	یک سالہ - یک ماہہ - یک روزہ	؍؍	منسوب بہ یک سال - منسوب بہ یک ماہ - منسوب بہ یک روز +
	ک	مُغاک - سُمغاک - تناک	؍؍	منسوب بہ مُغ یعنی مَحبّت + منسوب بہ سمغ یعنی عمق - منسوب بہ تنب +
	ان	ایران - توران	؍؍	منسوب بہ ایر و منسوب بہ تور پسرانِ فریدون +

کلمات بمعنیٔ ظرفیت و بسیاری	سار	شاخسار نمک سار	یعنی	بسیار شاخ و جاے شاخ و بسیار نمک و جاے نمک +
	بار	دریا بار ـ رود بار	//	بسیار دریا و جاے دریا و بسیار رود و جاے رود +
	زار	گلزار ـ لاله زار	//	بسیار گل و جاے گل و بسیار لاله و جاے لاله +
	ستاں	گلستاں و دبستاں مخفف ادبستاں	//	بسیار گل و جاے گل و جاے ادب یعنی مکتب +
کلمات بمعنیٔ لیاقت	وار	شاہوار ـ گوشوار	//	لائق شاہ ـ لائق گوش +
	انہ	شاہانہ ـ مردانہ	//	لائق شاہ و لائق مرد +
	گاں	شاہگاں ـ راہگاں ـ در اصل شاہنگاں و راہنگاں	//	لائق شاہ و لائق انداختن بر راہ +
کلمات بمعنیٔ نگہبانی	باں	درباں ـ فیلباں	//	نگہبانِ در و نگہبانِ فیل +
	دار	پردہ دار ـ رازدار	//	نگہبانِ پردہ و نگہبانِ راز +
	واں	بہلواں ـ بندیواں	//	نگہبانِ بہل و نگہبانِ بندی +

واں شاید در اصل باں باشد

کلماتِ مفیدِ مانند - کہ آخرِ اسما آیند - و لفظِ وار و لفظِ سال در اوّل اسم ہم آید بشرطیکہ باے موحدہ بر آنہا باشد - چوں بوار بزرگاں و بسان کریماں +

دس	حُور دس بدالِ مُہملہ و سینِ مُہملہ	یعنی	مانندِ حُور +
دیس	حُور دیس بدالِ مُہملہ و یاے مجہُول	″	مانندِ حُور +
وال	پُٹلوال	″	مانندِ پُل یعنی مینڈ کھیت کی +
ون	پیلون - اشترون	″	مانندِ پیل - مانندِ اشتر +
وند	پولاد وند - خُداوند	″	مانندِ پولاد - مانندِ خُدا +
آوند	خویشاوند	″	مانندِ خویش +
بس	شیر بس	″	مانندِ شیر +
فش	شاہ فش	″	مانندِ شاہ +
وش	ماہ وش	″	مانندِ ماہ +
آسا	شیر آسا - مرد آسا - رُستم آسا	″	مانندِ شیر - مانندِ مرد - مانندِ رُستم +
وار	بُزُرگوار - بندہ وار	″	مانندِ بُزُرگ - مانندِ بندہ +
سان	شیر سان - فرشتہ سان -	″	مانندِ شیر - مانندِ فرشتہ +
سار	خاکسار - سنگسار	″	مانندِ خاک و مانندِ چیزِ سنگ +

فائدہ - بعض وقت اِن کلمات کے آنے سے معنی میں بھی کچھ فرق پڑ جاتا ہے - جیسے آمدن - بر آمدن - مِنّت خُدائے را - مِنّت مر خُدائے را +

علامت صیغۂ خداوند	مند	مُستمند و آرزُومند	یعنی	خُداوندِ مُستت و خُداوندِ آرزُو +
	گار	ستمگار و گُنہگار	"	خُداوندِ ستم و خُداوندِ گُناہ +
	ور	تاجور - ہُنرور - رنجُور و مزدُور	"	خُداوندِ تاج - خداوندِ ہُنر - خُداوندِ رنج - خُداوندِ مُزد +
علامت صیغۂ فاعلیت	گر	شیشہ گر - کاسہ گر	"	سازندۂ شیشہ - سازندۂ کاسہ +
	ان	خنداں و گریاں	"	خندہ کُنندہ و گریہ کُنندہ +
	ار	خریدار - فروختار	"	خرید کُنندہ و فروخت کُنندہ +
علامت کثرت و بسیاری	لاخ	سنگ لاخ - دیو لاخ - رود لاخ	"	بسیار سنگ - بسیار دیو - و بسیار رود +

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۱	لیکن ولیکن لیک ولیک	برائے اِستدراک یعنی اُس وہم کے دُور کرنے کے واسطے جو سُننے والے کو پہلی بات سے پیدا ہُوا ہو +	جَیسے زَید نشستہ بشت۔ لیکن عمرو رفت۔ زَید اَور عمرو کا نشست مین اِتّفاق ہوتا تھا۔ زَید نشستہ اشت کے کہنے سے سُننے والے کو وہم ہُوا۔ کہ عمرو بھی بَیٹھا ہوگا۔ اِس وہم کے دُور کرنے کو کہا۔ لیکن عمرو رفت +

بعض کلمات جو خاص خاص معنی کے لِئے مُقرّر ہَیں

جو حرف کہ برائے زینتِ کلام آویں	ب	بگُفت و بگوید و بگو	یعنی	گُفت و گوید و گو +
	مر	مِنّت مر خُدائے را	〃	مِنّت خُدائے را +
	در	در ساخت	〃	ساخت +
	بر	بر رنجید	〃	رنجید +
	فرا	فرا رفت	〃	رفت +
	فرو	فرو خواند	〃	خواند +
	وا	وا گُزارند	〃	گُزارند +
	خود	من خود چہ کسم	〃	من چہ کسم +
	ہمے	ہمے رفتی	〃	رفتی +
	یں	نخستیں و کمتریں	〃	نخست و کمتر +

نمبرِ شمار	حرف	معنی	مثال
۱	مگر	برائے اِستثنا	ہمہ یاراں آمدند۔ مگر زید +
۲	"	بمعنیٔ شاید	بیہودہ مے گوئی مگر دیوانۂ +
۱	اَے	برائے ندا	اَے دوست اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم +
۱	مے و ہمے	بر ماضی برائے اِستمرار۔ بر مضارِع برائے حال	میکرد۔ ہمیکرد۔ میکند۔ ہمیکند +
۱	ہم و نیز	برائے عطف	زید آمد۔ ہم بکر۔ خالد نیز +
۱	کاش کاشکے کاج	برائے تمنّا	کاش بیائی۔ کاشکے عدو بمیرد +
۱	آیا	برائے اِستفہام	آیا کسے ہست۔ کہ جواں مردی کند ؟
۱	یا	برائے تردید درمیانِ دو امر کہ یکے ازآں متحقق بود	زید آمد یا عمرو۔ زید نشستہ است یا رفت +

مثال	معنی	حرف	نمبر شمار
زِ صاحب غرض تا سخن نشنوی۔ یعنی زنہار نشنوی +	بمعنئے زنہار و ہرگز	تا	۵
چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو +	برائے شرط	چوں	۱
نداند شب پاسباں چوں گزشت +	برائے استفہام	"	۲
رویت چوں ماہ +	برائے تشبیہ	"	۳
چو باز آمدی ماجرا در نوشت +	برائے شرط	چو	۱
چو گلبن بخند و چو بلبل بگو +	برائے تشبیہ	"	۲
بے عقل و بے خرد۔ یعنی لفظِ عقل و خرد صفتِ کدام موصوف نمے تواند شد +	برائے نفئ اسمیکہ صفت نباشد	بے	۱
نا عاقل و نا خردمند +	نفیِ صفت کند	نا	۱
نہ مرا یار و نے مددگار ہست +	برائے نفی	نہ و نے	۱
ہرگز میا +	برائے تاکید	ہرگز	۱
گر نشینی ور بخسپی جاے تست +	برائے شرط	اگر۔ کر ار۔ ور	۱

مثال	معنی	حرف	نمبر شمار
زید را غلام ۔ یعنی غلامِ زید۔ زید مضاف الیہ ۔ را نشانِ مضاف الیہ +	نشانِ مضاف الیہ	را	۲
خدا را بہ بخشا۔ یعنی برائے خدا۔ و چرا یعنی برائے چہ +	بمعنیٔ برائے	//	۳
قضا را ۔ یعنی از قضا +	گاہے بمعنیٔ از	//	۴
آمدم با زید۔ یعنی ہمراہِ زید +	برائے معیت یعنی ہمراہی	با	۱
تا حکومتِ انگلشیہ در ہند قائم شدہ۔ امن و اماں حاصل گشت +	برائے ابتدا	تا	۱
از صبح تا شام ۔ یعنی تا انتہائے شام +	برائے انتہا	//	۲
تا جہاں باشد تو باشی ۔ یعنی جب تک +	بمعنیٔ مادام یعنی جب تک	//	۳
بیا تا ترا خدمت کنم +	بمعنیٔ سبب و چرا	//	۴

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۱	در	براے ظرفیّت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب۔ مال و نظر ہر دو مظروف اند۔ و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف +
۲	"	زائد بر افعال	در افگند۔ در سازد +
۳	"	زائد بعد اسمیکہ بر وے باے مُوحّدہ باشد	بہ دریا در۔ یعنی بہ دریا +
۱	بر	بمعنے بالا	بر بام رفتم۔ و بر تو دعوے دارم +
۲	"	زائد بعد اسمیکہ بر وے باے مُوحّدہ باشد	بہ پسر بر۔ یعنی بر پسر +
۱	را	نشانِ مفعول	زدم زید را۔ زید مفعول۔ را نشانِ مفعول +

مُبدل	مُبدل مِنْہُ	مِثال		معنی	مِثال		معنی
یائے	جِیم در سُریانی و انگریزی	یُوسُف	جُوسُف	نامِ پیغمبر	یُونُس	جُونُس	نامِ پیغمبر

تنبیہ - جس مقام میں اُستادوں نے اِن حرفوں کو بدلا ہے - اُنہی مقاموں پر بدلنا دُرُشت ہے - اِس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا دُرُست نہیں +

حُرُوفِ مُرکّب

نمبرِ شُمار	حرف	معنی	مِثال
۱	از	برائے اِبتدائے زماں	از صُبح حاضرم - یعنی از اِبتدائے صُبح +
۲	"	برائے اِبتدائے مکاں	از خانہ تا بازار رفتم - یعنی اِبتدائے رفتنم از خانہ است و اِنتہا تا بازار +
۳	"	بمعنیٔ بعض در حکمِ اِسم	گرِفتم از دراہم - یعنی گرِفتم بعض دراہم - از بمعنیٔ بعض مُضاف - دراہم مُضاف اِلیہ - دونو مِل کے مفعُول ہیں گرِفتم کے +
۴	"	زائد	از برائے خُدا - از بہرِ من - از پئے تو - یعنی برائے خُدا و بہرِ من و پئے تو +

مُبدل	مُبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
کاف فارسی	غین معجمه	گلوله	غلوله	غلّه	٠	٠	٠
	جیم عربی	لگام	لجام	معروف	رگیلاں	رجیلاں	نام شہر
ن	لام	نیلوفر	لیلوفر	معروف	چندن	چندل	چوب معروف
و	باے موحّده	نوشته	نبشته	معروف	٠	٠	٠
	باے فارسی	وام	پام	رنگ	٠	٠	٠
	فا	یاوه	یافه	گم شده و بیهوده	٠	٠	٠
ہاے ہوز	ہمزۂ ملیّنه در اضافت	خانه	خانۂ من	معروف	خامه	خامۂ تو	معروف
	بکاف عجمی در تصغیر جمع و لحوقِ یاے	خامه	خامگک	معروف	دیوانه	دیوانگاں دیوانگی	״

مُبدل	مُبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
صادِ مہملہ	سینِ مہملہ	قفص	قفس	پنجرا	•	•	•
غینِ معجمہ	کافِ فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواژ	گلیواژ	چیل
	کاف در ترکی	ایاغ	ایاق	پیالہ	•	•	•
ف	واو	فام	وام	رنگ	•	•	•
قاف	کافِ تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترنجیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کافِ فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادت خانہ	•	•	•
	غینِ معجمہ	قالیچہ	غالیچہ	نوعے از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
کافِ تازی	خائے معجمہ	شالاک	شالاخ	سینہ بندِ زناں و غلافِ معروف	شاماکچہ	شامانچہ	سینہ بندِ زناں

مُبدل	مُبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
خائے معجمہ	قاف در ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن	٠	٠	٠
دال مہملہ	تائے فوقانی	تدراج	تتراج	تیتر	کدخدا	کتخدا	صاحب خانہ
	ذالِ معجمہ	آدر	آذر	آتش	خدمت	خذمت	معروف
ذال معجمہ	دالِ مہملہ	اُستاذ	اُستاد	اخوند	نبیذ	نبید	شراب
زائے معجمہ	غینِ معجمہ	گُریز	گُریغ	از گُریختن	آمیز	آمیغ	از آمیختن
	سینِ مہملہ	اباز	اباس	نامِ غلامِ محمود	آتکز	آتکس	بکجکِ فیلبانان
سین مہملہ	صادِ مہملہ	ششت	شصت	ساٹھ	سد	صد	سو
	شینِ معجمہ	فرسته	فرشته	معروف	٠	٠	٠
شین معجمہ	سینِ مہملہ	شارک	سارک	مینا	٠	٠	٠
	جیم تازی	کاش	کاج	کاشکے و درختِ صنوبر	٠	٠	٠

مُبدل	مُبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
بائے موحدہ	فا	زبان	زفان	معروف	زبانہ	زفانہ	شعلہ
	واو	خواب	خواو	//	۔	۔	۔
بائے فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	بائے موحدہ	پژوہ	بژوہ	نام شہر	۔	۔	۔
تائے فوقانی	طائے مہملہ	ستبر	سطبر	پُرزکار	توتیا	طوطیا	سرمہ
	ثائے مثلثہ	کیومرت	کیومرث	نام بادشاہ	۔	۔	۔
جیم فارسی	زائے تازی	چوچہ	چوزہ	بچۂ مرغ	۔	۔	۔
	زائے فارسی	کج	کژ	معروف	۔	۔	۔
	شین معجمہ	کاج	کاش	درخت صنوبر و بمعنی غیر کاشکے	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کاف فارسی	آخشیج	آخشیگ	عنصر	۔	۔	۔
	تائے فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ	۔	۔	۔
جیم فارسی	شین معجمہ	لخچہ	لخشہ	شعلۂ آتش	۔	۔	۔
	صاد مہملہ	چین	صین	نام ملک	چندل	صندل	چوب معروف

آتے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق +

لفظِ شصت اصل میں ششست تھا۔ اور لفظِ صد۔ سد۔ سین کو صاد سے بدلا + اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہیں۔ عربی میں نہیں آتے۔ وہ یہ ہیں۔ پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اگر عربی میں لاتے ہیں۔ تو پ کو ف سے۔ چ کو ص سے۔ گاف کو جیم تازی سے بدل کے لاتے ہیں۔ اور ژ بدل ہی نہیں ہوتی +

مُفرد حرف کا اور حرف سے بدل جانا

جس حرف کو بدلتے ہیں۔ اُس کو مُبدل کہتے ہیں۔ اور جس حرف سے بدلتے ہیں۔ اُس کو مُبدل مِنہُ کہتے ہیں۔ اِس جدول سے مع مثال دریافت کرو۔ جدول یہ ہے :۔

مُبدل	مُبدل مِنہُ	مثال		معنی	مثال		معنی
	دالِ مُہملہ	بایں	بدیں	معروف	بآں	بداں	معروف
الف	یاے تحتانی	آلدش	یکدش	دو رگہ کہ پدرش از قومے و مادرش از قومے باشد	ارمغاں	یرمغاں	تحفہ

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲	برائے وحدت بمعنے یک	اِسم کے آخر	جیسے بزرگے و عزیزے فرمود۔ یعنی یک بزرگ و یک عزیز فرمود +
۳	برائے تعظیم	”	جیسے فلاں مردے است ۔ یعنی مردِ بزرگ +
۴	برائے اِستمرار	ماضی کے آخر	جیسے کردے ۔ میکردے ۔ ہمیکردے ۔ وُہ کرتا تھا ۔ اِسی طرح سے گفتے ۔ وُہ کہتا تھا +
۵	برائے تعریف یعنی معرفہ کردن	اِسم کے آخر	یہ بھی یائے موصول ہے ۔ اِس کے بعد کافِ صلہ اَور جملہ صلے کا ہوتا ہے ۔ جیسے بیتِ سعدی ۔ ؎ حسودے کہ یک جَو خیانت نرید بکارش نیاید چو گندم طپید + حسود نکرہ تھا ۔ یائے موصول اَور صلے سے معرفہ ہو گیا ۔ اَور جیسے مرادے کہ داشتم ۔ حاصل شد ۔ یعنی مرادِ معین +

فائدہ

آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں ۔ فارسی میں نہیں

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲	برائے نسبت	اسما کے آخر	جیسے بادِ بہاری - یعنی باد منسوب بہ بہار - و اسپ عربی و جوزِ ہندی +
۳	برائے معنئے مصدر	اسمِ فاعل و اسمِ مفعول کے آخر	جیسے بخشندگی و افسردگی - یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن - غریب نوازی و زر ریزی - یعنی نواختنِ غریب و ریختنِ زر +
۴	برائے لیاقت	مصدرِ فارسی کے آخر	جیسے کشتنی - یعنی قابلِ کشتن و نواختنی - یعنی قابلِ نواختن +
۵	برائے فاعلیّت	اسم کے آخر	جیسے گشتی - بمعنی گشت کنندہ - کسبی - بمعنی کسب کنندہ - یائے فاعلیّت کو یائے نسبت بھی کہیں - تو بجا ہے +

یائے مجہول

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے تنکیر یعنی نکرہ کردن	اسم کے آخر	جیسے آخر کسے کے - بمعنئے کس غیر معین اور نکرہ غیر معین کو کہتے ہیں - چنانچہ اِس کا بیان ہو چکا ہے +

الف و نون سے جمع کریں - یا یائے مصدری لگائیں - جب بھی کافِ فارسی سے بدل جائیگی - جیسے پیادگاں و روندگاں - اور آزردگی و افسردگی +

وہ ہائے مختفی کہ جزو کلمے کی نہ ہو - اس کے کئی معنی ہیں +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نسبت	اسما کے آخر	دندانہ منسوب بہ دنداں - دشتہ منسوب بہ دشت - اسی طرح سے یک سالہ منسوب بہ یک سال - یک ماہہ منسوب بہ یک ماہ - اسی طرح سے یک روزہ و یک شبہ +
۲	بمعنئے اشت	ماضی مطلق کے آخر	جیسے آمدہ یعنی آمدہ اشت - رفتہ یعنی رفتہ اشت +
۳	برائے اظہار فتحہ	کلمے کے آخر	جیسے جامہ - خامہ - بندہ - شگوفہ +
۴	زائد	״	ریچال - ریچالہ - بمعنئے پنیر - آچار - آچارہ - غنجار - غنجارہ بمعنئے گلگونہ +

یائے معروف

۱	برائے خطاب واحد حاضر	فعل کے آخر	جیسے کردی - کیا تو نے - آمدی - آیا تو +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۰	۰	۰	تفاوت بسیار +
۴	برائے تصغیر	کلمے کے آخر	پسرو ۔ یعنی پسر خرد +
۵	بمعنے حال	دو جملوں میں	زدم زید را و پدرش استادہ بود ۔ یعنی زدم زید را در حالے کہ پدرش استادہ بود +
۶	زائد	کلمے کے اوپر	جیسے لیک ۔ ولیک ۔ لیکن ولیکن +

ہا

ہ دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ملفوظی اور مختفی +
ملفوظی وہ جو آخر کلمے کے ہو اور پڑھنے میں آئے ۔ جیسے گرہ و زرہ میں ۔ اور جمع میں برقرار رہتی ہے ۔ جیسے گرہہا اور زرہہا ۔ اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے ۔ جیسے گرہک و زرہک ۔ اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے ۔ جیسے گرہِ من و زرہِ من +
مختفی وہ ہے ۔ کہ پڑھنے میں نہ آئے ۔ جیسے جامہ اور خامہ میں ۔ جمع میں حذف ہوتی ہے ۔ جیسے جاہا ۔ خاہا ۔ اور کاف تصغیر جو آخر میں لائیں ۔ تو وہ کاف فارسی سے بدل جاتی ہے ۔ جیسے جامگک و خامگک ۔ اگر

واؤ

واوِ اصلی جو جُزوِ کلمے کی ہے۔ دو قسم پر ہے۔ معدُولہ اور ملفوظی۔ معدُولہ وُہ۔ کہ پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے اِن کلموں میں ہے۔ خُورد۔ خُویش۔ خویش۔ خواجہ۔ خود۔ اور ملفوظی وُہ ہے۔ کہ پڑھنے میں آئے۔ وُہ بھی دو قسم پر ہے۔ معرُوف و مجہُول۔ معرُوف۔ جیسے نُور اور ظہُور میں۔ اور مجہُول۔ جیسے زور اور شور میں +

واوِ ملفوظی کے کئی معنی ہیں :۔

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے عطف	معطوف و معطوف علیہ کے درمیان	جیسے آمد زید و عمرو۔ آیا زید اور عمرو۔ واو عطف کی۔ زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف۔ حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہونا ہے +
۲	برائے لزُوم	لازم و ملزُوم کے درمیان	؎ اگر دعوتم رد کُنی ور قبُول من و دست و دامانِ آلِ رسُول دست و دامان آپس میں لازم اور ملزُوم ہیں +
۳	برائے اِستبعاد یعنی دُوری	دو کلموں میں جو باہم بُعد رکھتے ہیں	؎ من و اِنکارِ شراب ایں چہ حکایت باشد۔ ظاہرا ایں قدرم عقل کفایت باشد۔ درمیانِ من و اِنکارِ شراب اِستبعاد است۔ یعنی دُوری و

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے کسی سے پوچھو۔ایں طعام نمے خوری ؟ یعنی مے خوری یا نمے خوری۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اگر نون کو علیحدہ رکھیں۔ تو چاہیئے۔کہ ہائے مختفی آخر میں زیادہ کریں۔ جیسے نہ۔ اور کبھی ہائے مختفی یائے تحتانی سے بدل ہوتی ہے۔اور مخفی نون کا کسرہ ہے ۔ جیسے نے ۔ اور کبھی نے کو مکرر بھی لاتے ہیں۔کہ اُس سے کلام سابق کی نفی مراد ہوتی ہے ۔ جیسے زید در خانہ اشت ۔ نے نے بہ سفر رفتہ اشت ÷			
جیسے ریمن منسوب بہ ریم۔ اور جوشن منسوب بہ جوش بمعنے حلقہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ نون مخفف ال کا ہے۔کہ واسطے نسبت کے ہے ÷	اسم کے آخر	برائے نسبت	۴
جیسے پاداش ۔پاداشن ۔زیبا ۔ زیباں ۔ شو ۔شوں ۔ چو ۔چوں ÷	کلمے کے آخر	زائد	۵

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے کُن پر میم آیا۔ مکن ہُوا۔ یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور جیسے رساد۔ مرساد۔ باد۔ مباد۔ کُناد۔ مکناد +	اوّل صیغۂ امر حاضر و اوّل صیغۂ مضارع و دُعا	برائے نہی	۳
جیسے یکم۔ دُوم۔ سوم۔ یہ میم ساکن ہوتا ہے۔ اور ماقبل اس کا مضموم +	آخر اعداد	برائے وصفیت اعداد	۴
ن			
نکرد۔ نکند۔ نخواہد کرد۔ نمے کند۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے +	ماضی و مضارع و مستقبل و حال کے اوپر	برائے نفی	۱
باید کہ نکند۔ باید کہ نکردہ شود۔ یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے +	بر امر غائب	برائے نہی	۲
استفہام اقراری ؎ غلامے شکستش سر دوشت وپاے کہ بارے نگفتم کہ ایں جا میاے؟ یعنی گفتم + استفہام استخباری +	اوّل کلمہ	برائے استفہام	۳

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱۲	برائے تردید بمعنے یا	درمیانِ دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو- یعنی زید آمد یا عمرو +
			م
۱	متکلم ضمیرِ متصل	آخرِ کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے- جیسے کردم- کیا میں نے- آمدم- آیا میں- اور کبھی مفعول ہوتا ہے- جیسے چہ فرمائیم؟ کیا فرماتا ہے تو مجھ کو- اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے مابعد مضاف کے- جیسے غلامم- غلام میرا- یا قبل مضاف کے- جیسے سعدی شیرازی کا قول ؎ تولاے مردانِ رایں پاک بوم بر انگیختم خاطر از شام و رُوم بر انگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا- یعنی خاطرم از شام و رُوم بر انگیخت +
۲	بمعنے خود	ایضاً	بہ لطفم بخواں یا براں از درم- ندارم بجز آستانت سرم- یعنی سرِ خود +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۷	بمعنے از	اسم کے اوپر بجاے از	ترکِ احسانِ خواجہ اَولےٰ تر کاِحتمالِ جفاے توابان یعنی از جفاے توابان یعنی دربانان +
۸	براے تصغیرو زائد نیز	آخرِ اسم ماقبل مفتوح	ماقبل اِس کاف کا مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے بط اور بطک اور طفل اور طفلک ۔مرد اور مردک ۔پسر اور پسرک۔زائد کی مثال زنو و زنوک +
۹	بمعنے ہرکہ	بر سرِ کلمہ از کلماتِ جملہ	دِگر کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دلِ اہلِ کشور خراب یعنی ہرکہ دلِ اہلِ کشور خراب دارد ۔کشور آباد نہ بیند +
۱۰	براے تشبیہ بمعنے چنانکہ	دو کلاموں میں	چناں مے خورد زنگیِ خام را کہ زنگی خورد مغزِ بادام را ترجمہ۔ایسا کھاتا ہے سکندر کچے زنگی کو۔جیسے زنگی کھائے مغزِ بادام کو + دوسرے مصرع میں تشبیہ ہے پہلے مصرع کی +
۱۱	زائد	کلام میں	مولانا رُوم مے فرمایند ؎ گہ چنیں بنماید و گہ ضدِّ ایں جز کہ حیرانی نباشد کارِ دیں یعنی جز حیرانی نباشد کارِ دیں +

مثال	موقع	معنی	نمبر
میں آزردہ اور ناشاد کون تھا ؟ مَیں نہ تھا نشانہ ظُلم کا کون تھا؟ اِس کلام سے اِقرار ہُوا۔کہ شاعر کہتا ہَے۔تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد اور نشانہ ظُلم کا مَیں تھا + دُوسرا اِستفہامِ اِنکاری۔کہ اُس سے اِنکار معلُوم ہو۔جیسے ع کہ مے گوید کہ بر عزمِ سفر بست ؟ ترجمہ۔کَون کہتا ہَے۔کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی ؟ تیسرا اِستفہامِ اِستخباری۔وُہ ایک بات کا پُوچھنا ہَے۔نہ اِقرار ہَے۔نہ اِنکار۔جیسے ؎ لالہ رُخا سمن برا سروِ روانِ کیستی؟ سنگ دِلا ستمگرا آفتِ جانِ کیستی؟		٥	
اِس کاف کے باعث پہلے جُملے سے دُوسرا جُملہ ترقّی رکھتا ہَے۔جیسے ؎ مکافاتِ دُشمن بمالش مکُن کہ بیخش بر آوردہ باید زِبُن اَے بلکہ بیخش +	دو جُملوں کے درمیان	بمعنیٔ بلکہ	٦

نمبر	معنی	موقع	مثال
۴	برائے عطف	دو جملوں کے درمیان	اَے بسا اسپ تیز رَو کہ بماند۔ کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد۔ یعنی اسپ بماند و خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد ۔
۵	اِستفہام کے لئے بمعنٰی کدام	ایک جُزو جملے کا ہوتا ہے	اگر جملۂ اِسمیّہ ہو۔ تو کاف اِستفہام کا خبر پڑتا ہے جیسے اِیں مرد کیست ؟ اِیں مرد مُبتدا۔ کاف اِستفہام کا خبر۔ اور است علامت جملۂ اِسمیّہ کی۔ اگر جملۂ فعلیّہ ہو۔ تو فاعل ہوگا۔ جیسے کہ آمد ؟ یا مفعُول ہوگا۔ جیسے کرا زدی ؟ کلمۂ زدی فعل با فاعل۔ کافِ اِستفہام مفعُول اور لفظ را نشان مفعُول کا ہوگا ۔ فائدہ۔ اِستفہام کیا ہے ؟ پُوچھنا ایک بات کا۔ اِستفہام تین طرح کا ہوتا ہے ۔ ایک اِستفہام اقراری ہے ۔ کہ جس سے اِقرار دریافت ہو۔ جیسے ؎ دوش در بزمِ تو آزردہ و ناشاد کہ بُود؟ من نہ بُودم ہدفِ ناوکِ بیداد کہ بُود؟ ترجمہ۔ کل رات تیری مجلس

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے کوشش و کشش بمعنے کوشیدن و کشیدن۔ ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور ہوتا ہے +	بعد صیغۂ امر حاضر معروف	بمعنے حاصل مصدر	۲
خوش آمد۔ یعنی خود آمد +	آخر کلمہ	زائد	۳
ک			
بر درت آمدم کہ لطف کنی۔ یعنی بر درت آمدم بدیں سبب کہ لطف کنی +	درمیان دو جملہ	برائے علت و سبب	۱
صد شکر کہ بود نامہ ام رنگ قبول +	مبین کے بعد	برائے بیان	۲
گفتم کہ گلے زچینم از باغ۔ یعنی گفتم اینکہ گلے زچینم از باغ +	جملۂ مقولہ کے پہلے	"	
اے آنکہ جملگی خویش پایندہ توئی۔ آں موصول و کاف صلہ +	بعد موصول جملۂ صلہ پر	"	
اے کہ شخص منت حقیر نمود +	موصول محذوف کے بعد	"	
بودیم بے خبر کہ سپاہ عدو رسید۔ یعنی ناگاہ و یکایک +	دو جملوں کے درمیان	برائے مفاجات یعنی ناگاہ ویکایک	۳

مثال	موقع	معنی	نمبر
رچہ باشد کیستر بزودی فرشت۔ یعنی ہرچہ کیستر باشد +	سر کلمہ و کلام	بمعنے ہرچہ	۶
ش			
کبھی مفعول ہوتا ہے۔ جیسے دادمش انعام و انعامش دادم۔ ماقبل اس کا مفتوح ہوتا ہے۔ اگر کافِ بیانی ماقبل اس کے ہو۔ تو مکسور پڑھتے ہیں۔ جیسے رکش + اگر ہ والے کلمے کے بعد ہو۔ تو ہ کے بعد ہمزہ مفتوح زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے خانہ اش۔ کاشانہ اش۔ کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسے غلامش + اگر مضاف وہ کلمہ ہو۔ کہ جس کے آخر الف یا واؤ ہو۔ تو بعد الف کے یا واؤ کے یائے تحتانی مفتوحہ زیادہ کرکے شین سے ملاکر پڑھتے ہیں۔ جیسے خوئیش۔ بوئیش۔ صفائیش۔ اور کبھی یائے تحتانی مفتوح نہیں بھی لاتے ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ خوش۔ بوش۔ صفاش۔ جفاش +	آخر کلمہ	ضمیر غائب	۱

نمبر	معنی	موقع	مثال
۰	۰	۰	جیسے آمدی تو۔ تو کجائی۔ زید توئی۔ غلام تو +
۳	بمعنے خود	اسم کے آخر	از بارگہت مرانم اے شاہ۔ یعنی از بارگاہِ خود +
۴	زائد	"	جیسے بارلش۔ بارلشت +
		چ	
۱	برائے سبب	جملے کے پہلے	ایں طعام نخوردم چہ بے مزہ بود۔ یعنی میں نے نہ کھایا۔ اس سبب سے کہ بے مزہ تھا +
۲	برائے استفہام	اکثر جملے کے پہلے	چہ گفتی ؟ کیا کہا تو نے ؟ چیستی ؟ کیا ہے تو ؟ چہ حال است ؟ کیا حال ہے ؟
۳	برائے تعظیم	کلمے کے پہلے	ببینید نگر تا چہ شاہی گرفت +
۴	برائے تحقیر	ایضاً	ما چہ باشیم و چہ باشد دلِ غم پرورِ ما۔ یعنی ما چہ حقیر باشیم و دلِ ما چہ حقیر باشد +
۵	بمعنے چیز	حرف ہر کے ساتھ	ہر چہ از دوست میرسد نیکوست +

مثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے بگفت ۔ بخرید ۔	افعال کے پہلے	زائد	۲۵

ت

مثال	موقع	معنی	نمبر
کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بزدم اور بزدمت یار ۔ یعنی بزدم یارِ تو ۔ کبھی مفعول واقع ہوتی ہے ۔ جیسے دادمت زر اور زرت دادم ۔ یعنی زر ترا ۔ اگر کلمے کے آخر ہ ہو ۔ تو الف ت پر زیادہ کرو ۔ جیسے خانہ ات ۔ اگر الف یا واو ہو ۔ یاے تحتانی زیادہ کرو ۔ جیسے صفایت اور بویت ۔ اور کبھی یاے تحتانی نہیں زیادہ کرتے ۔ کہتے ہیں ؎ مبوسم بات ببنیم روت اے جاں ۔	کلمے کے آخر	براے خطاب حاضر	۱
واوِ معدولہ ۔ اس کے آخر زیادہ کرکے تو پڑھتے ہیں ۔ تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے ۔	علیحدہ	ایضاً	۲

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲۱	بمعنیٔ تحت و پائیں	اسما کے اوّل	کرا پائے خاطر در آید بہ سنگ۔ یعنی زیرِ سنگ در آید +
۲۲	بمعنیٔ رُخ	؍؍	بہ گردن فتند سرکش و تُند خوے + یعنی بر رخِ گردن یا گردن کے بل +
۲۳	بمعنیٔ اِضافت	؍؍	ور زر داری بہ زور محتاج نۂ۔ یعنی محتاج زور نۂ یعنی تُو زور کا محتاج نہیں +
۲۴	بمعنیٔ طرف	؍؍	من رُو بہ قبلہ دارم تو رُو بہ دَیر داری۔ یعنی طرفِ قبلہ و طرفِ دَیر +
۲۵	زائد	اِسم کے پہلے	آں قطرہ ام کہ چرخ بہ دُور افگند مرا۔ یعنی دُور افگند مرا +
	؍؍	حرف کے پہلے	نخواہم ندانم بجز نام تو یعنی جز نام تو +

مثال	موقع	معنی	نمبر
نفس در آتشِ دل بارہا گداخت مرا۔ کہ ایں چنیں بمرادِ دلِ تو ساخت مرا۔ یعنی موافقِ مرادِ دلِ تو ۔	اسما کے اوّل	بمعنئ موافق	۱۰
یا رب تو مرا بدوشت برساں۔ یعنی نزدیکِ دوشت ۔	"	بمعنئ نزدیک	۱۱
عصیانِ مرا دو نصف کن در عرصاتِ نصفے بہ حسن بہ بخش و نصفے بہ حسین۔ یعنی بوسیلہ و بطفیلِ حسن و حسین ۔	"	بمعنئ وسیلہ و طفیل	۱۲
بہ خدائے کریم عزّ و جلّ یعنی قسم مے خورم بہ خدائے کریم عزّ و جلّ ۔	"	بمعنئ قسم	۱۳
بنامِ جہاندارِ جاں آفریں۔ یعنی ابتدا مے کنم بنامِ جہاندارِ جاں آفریں ۔	"	برائے ابتدا	۱۴

مثال	موقع	معنی	نمبر
وژدا ۔ دریغا ۔ وا غوثا ۔ وا حسرتا +	اسما کے آخر	برائے درازئ آواز یعنی ندبہ	۷
دوشا دوش ۔ لبالب ۔ یعنی دوش پیوستہ بہ دوش و لب پیوستہ بہ لب +	دو کلمۂ مکرّر کے درمیان	برائے پیوستگی	۸

ب

مثال	موقع	معنی	نمبر
آشنائی بہ تو رچہ دژد سر اشت ۔ یعنی آشنائی تیرے ساتھ +	اسما کے اوّل	برائے اتّصال بمعنئ ساتھ	۱
اُفتم بہ پاسے تو رکہ بہ بخشی خطاسے من ۔ یعنی در پاسے تو +	"	بمعنئ در	۲
بیا رکہ دل بہ عجب لذّتے ہم آغوش اشت ۔ یعنی با عجب لذّتے +	"	بمعنئ مع	۳

نمبر	معنی	موقع	مثال
۵	بمعنیٔ کثرت	صفت کے آخر	خوشا - یعنی بسیار خوش - بدا - یعنی بسیار بد +
۶	زائد	ماضی مطلق کے آخر	گفتا - یعنی گفت - و رفتا - یعنی رفت +
	ایضاً	صیغۂ دعا کے آخر	بادا - یعنی باد - شوادا - یعنی شواد +
	ایضاً	اسماء کے آخر	شب و روز مخمور ومنا طالبا - پئے صیغۂ دنیوی در تگ است - یعنی طالب +
	ایضاً	اسما کے اوّل	اِشکندر بکسر - اشمندر بفتح - اُشتلم بضم - یعنی سکندر - سمندر و شتلم - اس الف کو مابعد کی حرکت دیتے ہیں +
	ایضاً	بعض حروف کے اوّل	ابر - ابا - ابے - بمعنی برو با وبے کہ بمعنیٔ نفی است +

جو اصل میں ہمزہ تھا- الف ہ سے بدل کر ہمزہ ہوگیا- اور ہمزہ کو عرف میں الف بھی کہتے ہیں- اور الف کئی معنی کے واسطے آتا ہے +

الف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے ندا	اسما کے آخر	خدایا! پادشاہا! بمعنی اَے خدا! اَے پادشاہ!
۲	برائے دعا	مضارع میں	کناد - رساد - بواد مخفف اِس کا باد نفی اِن کی میم کے ساتھ مکناد - مرساد - مباد +
۳	بمعنی فاعل	صیغۂ امر حاضر معروف کے آخر	دانا - بینا - شکیبا - یعنی دانندہ - بینندہ - شکیبندہ +
۴	بمعنی واوِ عطف	دو کلمۂ مرادف کے درمیان	تگاپو - یعنی تگ و پو - تگادو - یعنی تگ و دو - بمعنی دوڑ دھوپ +
	ایضاً	دو کلمۂ غیر مرادف کے درمیان	رُستا خیز - یعنی رُست و خیز - یعنی اُگنا اور اُٹھنا +

حروف

حرف کی تعریف تم پڑھ چکے ہو - کہ حرف کسی اَور کلمے کے ملے بغیر معنی نہیں دیتا - اب اُس کی قِسمیں اَور اِستعمال کا موقع اَور معنی بیان کئے جاتے ہیں +

حُرُوف کی باعِتبار ترکیب کے دو قِسمیں ہیں - ایک حُرُوفِ مُفرده - دُوسرے مُرکّبہ +

حُرُوفِ مُفرده

فارسی میں بعض حُرُوفِ تہجّی اَیسے ہیں - کہ وُہ اَورا کلموں سے مِل کر اپنے معنی دیتے ہیں - جَیسے بمدرسہ - مدرسے میں - رفتم - میں گیا - اِس قِسم کے حُرُوف یہ ہیں - اِلف - ب - ت - چ - ش - ک - م - ن - و - ہ - اَور ی - اِن کو حُرُوفِ مُفرده کہتے ہیں - اِن حُرُوف کے مشہور معنی لکھے جاتے ہیں +

اِلف

اِلف وُہ ہے - کہ ہمیشہ ساکن ہو - اَور اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش نہ ہو - اگر مُتحرک ہو - یا اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش ہو - تو وُہ ہمزہ ہے -

ہوگی - رفتہ اشت فعل - او فاعل - بہ جار - شاہجہاں آباد مرکب امتزاجی مجرور - جار مجرور متعلق فعل - فعل اپنے فاعل اور متعلق کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا +

حال اور ذو الحال - تمیز اور ممیز میں سے ہر ایک ایک کلمے کا حکم رکھتا ہے - جیسے زید نالاں مے آمد - دہ من آرد خریدم - ان کی ترکیب اس طرح کرینگے +

زید ذو الحال - نالاں حال - ذوالحال و حال مل کر فاعل مے آمد فعل کا - فعل فاعل کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا +

دہ من عدد معدود مل کر ممیز - آرد تمیز - ممیز تمیز کے ساتھ مل کر مفعول ہُوا خریدم فعل با فاعل کا - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا +

ایک سَو اِکتیس +

۹۔عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وُہ کلمہ یا کلام ہے۔جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو۔اَور معطوف علیہ وُہ کلمہ یا کلام ہے۔جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو۔کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے۔اَور کلام کا کلام پر۔عطف کے معنی ہیں حرفِ عطف کے ذریعے سے معطوف کا معطوف علیہ کی طرف پھیرنا۔یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا۔جیسے زید و بکر آمد۔اِس کی ترکیب اِس طرح کرینگے۔آمد فعلِ لازم۔زید معطوف علیہ۔و حرف عطف کا۔بکر معطوف۔معطوف علیہ معطوف سے مِل کر فاعل ہُوا آمد فعل کا۔فعل ساتھ فاعل کے مِل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔یہ عطف کلمے کا کلمے پر ہُوا۔اَور جملۂ معطوفہ کے حال میں تُم پڑھ چکے ہو۔کہ کلام کا عطف کلام پر کِس طرح ہوتا ہے؟

۱۰۔مُرکّب اِمتزاجی

یہ بھی کم سے کم دو کلموں کے مِلنے سے بنتا ہے۔اَور اِس میں کوئی حرف محذوف نہیں ہوتا۔دونو کلموں کے جُدا جُدا معنی نہیں لِئے جاتے۔بلکہ دونو مِل کر ایک معنی دیتے ہیں۔اَور دونو ایک کلمے کا حکم رکھتے ہیں۔جیسے اکبر آباد۔شاہجہاں آباد۔جیسے او بہ شاہجہاں آباد رفتہ است۔ترکیب اِس کی یُوں

ہفتاد و سہ تہتّر	ہفتاد و چہار چوہتّر	ہفتاد و پنج پچھتّر	ہفتاد و شش چھہتّر
ہفتاد و ہفت ستتّر	ہفتاد و ہشت اٹھتّر	ہفتاد و نُہ اُناسی	ہشتاد اسّی
ہشتاد و یک اکیاسی	ہشتاد و دو بیاسی	ہشتاد و سہ ترَاسی	ہشتاد و چہار چوراسی
ہشتاد و پنج پچاسی	ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی
ہشتاد و نُہ نواسی	نوَد نوّے	نوَد و یک اکانوے	نوَد و دو بانوے
نوَد و سہ ترانوے	نوَد و چہار چورانوے	نوَد و پنج پچانوے	نوَد و شش چھیانوے
نوَد و ہفت ستانوے	نوَد و ہشت اٹھانوے	نوَد و نُہ ننانوے	صد سَو

ایک سَو کو یک صد۔ دو سَو کو دو صد۔ تین سَو کو سہ صد کہتے ہیں۔ اور دس سَو کا ہزار ہوتا ہے۔ اسی طرح سے یک ہزار۔ دو ہزار۔ سہ ہزار۔ اور گنتی میں پہلے ہزار۔ پھر سینکڑے۔ پھر عدد جو جدول میں ہیں۔ لکھنے پڑھنے چاہئیں۔ جیسے یک ہزار یک صد و سی و یک۔ یعنی ایک ہزار

سی و سه تینتیس	سی و چهار چونتیس	سی و پنج پینتیس	سی و شش چھتیس
سی و هفت سینتیس	سی و هشت اڑتیس	سی و نه انتالیس	چهل چالیس
چهل و یک اکتالیس	چهل و دو بیالیس	چهل و سه تینتالیس	چهل و چار چوالیس
چهل و پنج پینتالیس	چهل و شش چھیالیس	چهل و هفت سینتالیس	چهل و هشت اڑتالیس
چهل و نه انچاس	پنجاه پچاس	پنجاه و یک اکیاون	پنجاه و دو باون
پنجاه و سه ترپن	پنجاه و چهار چوّن	پنجاه و پنج پچپن	پنجاه و شش چھپن
پنجاه و هفت ستاون	پنجاه و هشت اٹھاون	پنجاه و نه انسٹھ	شصت ساٹھ
شصت و یک اکسٹھ	شصت و دو باسٹھ	شصت و سه تریسٹھ	شصت و چهار چونسٹھ
شصت و پنج پینسٹھ	شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و هفت سڑسٹھ	شصت و هشت اڑسٹھ
شصت و نه انہتر	هفتاد ستّر	هفتاد و یک اکہتر	هفتاد و دو بہتر

۹	از ده کرور تا نود کرور	عشرات کرور	۱۵	از ده نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۱۰	از ارب تا نہ ارب	ارب	۱۶	از پدم تا نہ پدم	پدم ۱
۱۱	از ده ارب تا نود ارب	عشرات ارب	۱۷	از ده پدم تا نود پدم	عشرات پدم
۱۲	از کھرب تا نہ کھرب	کھرب	۱۸	از سنکھ تا نہ سنکھ	سنکھ
۱۳	از ده کھرب تا نود کھرب	عشرات کھرب	۱۹	از ده سنکھ تا نود سنکھ	عشرات سنکھ
۱۴	از نیل تا نہ نیل	نیل	۰	۰	۰

یک ایک	دو دو	سه تین	چهار چار
پنج پانچ	شش چھ	هفت سات	هشت آٹھ
نه نو	ده دس	یازده گیارہ	دوازده بارہ
سیزده تیرہ	چهارده چودہ	پانزده پندرہ	شانزده سولہ
هفده سترہ	هژده اٹھارہ	نوزده اُنیس	بیست بیس
بیست و یک اکیس	بیست و دو بائیس	بیست و سه تیئیس	بیست و چهار چوبیس
بیست و پنج پچیس	بیست و شش چھبیس	بیست و هفت ستائیس	بیست و هشت اٹھائیس
بیست و نه اُنتیس	سی تیس	سی و یک اکتیس	سی و دو بتیس

ہزار روپیہ مے خواہم - ہزار روپیہ مفعول ہے مے خواہم فعل یا فاعل کا + حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کا - اکثر مقدم آتا ہے معدود پر - جیسے ہزار روپیہ - یعنی ایسے روپے کہ ہزار ہیں - اگر صفت اور موصوف کہیں - جب بھی ایک کلمے کا حکم رکھتے ہیں +

مبتدی کو سو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنی ضرور ہے - سو اس جدول میں مندرج ہے +

فائدہ - عدد کے لکھنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلیں مقرر ہیں - وہ یہ ہیں :-

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ایک	دو	تین	چار	پانچ	چھ	سات	آٹھ	نو

اور ان رقموں کو لکھنے کے لئے مرتبے مقرر ہیں - جس مرتبے کی رقم ہو - اس مرتبے میں اس کو لکھنا چاہیئے - اور جونسا مرتبہ خالی رقم سے ہو - وہاں نقطہ رکھ اس کو مجازاً صفر کہتے ہیں - لکھنا چاہیئے - مرتبے اعداد کے بے نہایت ہیں - تھوڑے سے مبتدی کے واسطے لکھے جاتے ہیں - باقی کسی حساب کی کتاب میں دیکھنے چاہیئیں +

۱	از یک تا نہ	احاد	۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف
۲	از دہ تا نود	عشرات	۶	از لک تا نہ لک	لکوک
۳	از دہ تا نہ صد	مآت	۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف	۸	از کرور تا نہ کرور	کرور

آمد فعل - آں موصول - کاف صلے کا - اور دوشت من اشت جملہ صلہ ہے - موصول اور صلہ مل کر فاعل ہؤا آمد کا + اور وہ مثال جس میں موصول مفعول ہے - یہ ہے - یافتم آں را کہ مے جستم - یافتم فعل با فاعل - آں موصول - کاف صلے کا - مے جستم جملہ صلہ موصول کا - موصول صلے کے ساتھ مل کر مفعول ہؤا یافتم کا + اور وہ مثال جس میں موصول مضاف الیہ ہے - یہ ہے - آمد غلام آں کہ نامش زید اشت - آمد فعل - غلام مضاف - آں موصول - کاف صلے کا - نامش زید اشت جملۂ صلہ - پس موصول ساتھ صلے کے مل کر مضاف الیہ ہؤا غلام کا - مضاف ساتھ مضاف الیہ کے مل کر فاعل ہؤا آمد کا + اور وہ مثال جس میں موصول خبر ہے - یہ ہے - یار آن اشت - کہ دیدی - یار مبتدا - آں موصول - کاف صلے کا - دیدی فعل با فاعل صلہ ہؤا موصول کا - موصول صلے کے ساتھ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی - لفظِ اشت نشان جملۂ اسمیہ کا - مبتدا خبر کے ساتھ مل کر جملۂ اسمیہ ہؤا +

۸ - عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں - اور جس چیز کو گنتے ہیں - اس کو معدود کہتے ہیں - جیسے صد روپیہ - صد عدد ہے - اور روپیہ معدود ہے - عدد اور معدود مل کر حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں - جیسے

مِل کر جُملۂ فعلِیّہ اَور بقَولِ بعضے جُملۂ اِسمیّہ ہوکر صِلہ ہُوَا مَوصُول کا۔ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مُبتدا ہُوَا۔ دُوسرا مِصرع جُملہ ہوکر خبر پڑا۔ پس مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوَا۔ دُوسری مِثال یہ ہے۔ ۵

کسے را کہ گردن کشی در سر است۔ تو اضعِ ازو یافتن خوشتر است

اصل اِس کی یہ ہے۔ کسے کہ گردن کشی در سرِ اوست۔ لفظِ سر مُضاف۔ ضمیرِ او مُضاف اِلَیہ ہے۔ سو اُس کو حذف کیا۔ اَور مَوصُول کو سر کا مُضاف اِلَیہ ٹھیرایا۔ مُضاف جو مُضاف اِلَیہ سے دُور پڑا۔ اِس واسطے لفظِ را نشان مُضاف اِلَیہ کا مَوصُول کے آخر لگایا۔ کسے را ہو گیا۔ گردن کشی مُبتدا۔ در جار۔ سر مُضاف اَور او مُضاف اِلَیہ۔ مُضاف اَور مُضاف اِلَیہ مِل کر مجرُور ہُوَا۔ جار اَور مجرُور مُتعلّق ثابت کے ہوکر خبر پڑی مُبتدا کی۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہوکر صِلہ ہُوَا مَوصُول کا۔ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مُبتدا ہُوَا۔ دُوسرا مِصرع اُس کی خبر۔ مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوَا ✲

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مَوصُول صِلے کے ساتھ مِل کر ایک کلمے کا حُکم رکھتا ہے۔ مَوصُول کے مُبتدا ہونے کی مِثالیں مذکُور ہوئیں۔ وہ مِثال جس میں مَوصُول فاعِل ہے۔ یہ ہے۔ آمد آں کہ او دوستِ من است۔

لفظِ را نشان مفعول کا۔ ضمیرِ مفعول۔ یعنی لفظِ او کو حذف کیا۔ موصول کو اُس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مفعول قرار دیا۔ اور لفظِ را نشان مفعول کا اُس کے ساتھ لگایا۔ بائے موحدہ جار۔ مسند مضاف۔ عشق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور متعلق نشاند کے۔ نشاند فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہُوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلے کے مل کر مبتدا ہُوا۔ دُوسرا مصرع جملہ ہوکر خبر ہُوا۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اِسمیہ ہُوا ؎

مضاف الیہ و محذوف ضمیرِ صلہ کی مثال

کسے را کہ اِقبال باشد غُلام ۔ بُود میلِ خاطِر بطاعت مُدام

اصل اِس کی یہ ہے ۔ کسے رکہ اِقبال غُلام او باشد۔ کسے موصول کاف صلے کا ۔ باشد فعلِ ناقص چاہتا ہے اِسم اور خبر کو۔ اِقبال اُس کا اِسم ۔ غُلام مضاف۔ ضمیرِ او مضاف الیہ ۔ اِس ضمیرِ مضاف الیہ کو یعنی لفظِ او کو حذف کرکے موصول کو اُس کے قائم مقام کیا ۔ یعنی مضاف الیہ غُلام کا قرار دیا ۔ جبکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہُوا ۔ قاعدۂ فارسی کے موافق لفظِ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا ۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی فعلِ ناقص کی ۔ فعل ناقص اِسم اور خبر کے ساتھ

اور اینکہ - ہرکہ - ہرچہ مخفف اے آنکہ و ہر آنکہ و ہر آنچہ کے ہیں +

یاد رکھو - کہ صلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے - اور کبھی مفعول - کبھی مضاف الیہ - کبھی مبتدا - ان سب میں ضمیر فاعل ہی کی محذوف نہیں ہوتی - اکثر اور ضمیروں کو حذف کر کے موصول کو اس کے قائم مقام رکھتے ہیں - اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظِ را نشان مفعول کا ہو - تو وہ لفظِ را بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہیں - ضمیرِ فاعل کی مثال پچھلی بیتوں میں گذری +

مبتدا و محذوف ضمیر صلہ کی مثال

آں کہ ستمگار است - گنہگار است - اصل اس کی یہ ہے - کہ آں کہ او ستمگار است - گنہگار است - لفظِ او مبتدا ہے - جو حذف کیا گیا ہے - اور موصول کو قائم مقام رکھا - اور ستمگار خبر - یہ جملۂ اسمیہ صلہ ہوا - اور موصول ساتھ صلے کے مل کر مبتدا ہوا - اور گنہگار خبر - مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا +

مفعول و محذوف ضمیرِ صلہ کی مثال

آں را کہ فلک بمسندِ عشق نشاند + خاکِ درِ دوست را بہ بالیں میخواند

اصل اس کی یہ ہے - کہ آنکہ او را فلک بر مسندِ عشق نشاند - ترکیب اس کی یہ ہے - آں موصول - کاف صلے کا - نشاند فعل - فلک فاعل - اور ضمیرِ او مفعول -

مُتعلّق فعل کے۔ پس فعل فاعل اور مفعولات اور مُتعلّق کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔ اور بعضے دُوسرے مصرع کے پہلے واوِ عاطفہ مان کر پہلے جملے کو معطوف علیہ اور دُوسرے کو معطوف بنا کر صِلہ موصول کا بناتے ہیں۔ اور صِلہ موصول مل کر خبر مُبتدا محذُوف او کی سمجھتے ہیں۔ اِس صُورت میں مُبتدا اور خبر مل کر جملۂ اِسمیہ ہُوا۔ باقی موصولات کی مِثالیں اشعارِ ذیل سے دریافت کرو۔ اور مشق کے لئے اُن کی ترکیب بھی کرو۔

ابیات

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کُنند	آیا بُود کہ گوشۂ چشمے بما کُنند
ہر آنکہ تخمِ بدی کِشت و چشمِ نیکی داشت	دِماغ بیہُدہ پُخت و خیالِ باطل بست
ہر کہ آمد عمارتِ نَو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
آنچہ او گُفت غیرِ آں کردن	نیست سُودے بجُز زیاں کردن
ہر آنچہ کہ مے بایدت پیش گیر	سرِ ما ندارِی سرِ خویش گیر
آنکس کہ مرا بگُشت و باز آید پیش	مانا کہ دِلش بسوخت بر کُشتۂ خویش
کسے کاتِشِ ظُلم زد در جہاں	بر آوَرد اند اہلِ عالم فغاں
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند	برفتند و بسیار سرگشتہ اند
غریبے کہ پُر فتنہ باشد سرش	میازار و بیروں کُن از کشورش

فائدہ۔ کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بعد حرفِ ندا کے۔ جیسے ۵ اے درُونت برہنہ از تقوےٰ۔ کز بروں جامۂ ریا داری۔ یعنی اے آنکہ درُونت۔

اُس کے بعد کاف صلے کا ہو۔ جیسے کسیکہ۔ کسانیکہ۔ شخصیکہ۔ امریکہ۔ چیزیکہ۔ اُس اِسم کو بھی موصول جانو۔ اَور جس اِسم نکرہ کے اُوپر لفظِ آں ہو۔ اَور بعد اُس اِسم کے کاف صلے کا ہو۔ وُہ بھی موصول ہے۔ جیسے ع

آں کس کہ مرا بگذشت و باز آمد پیش

اَور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے۔ جو موصول کی طرف پھرتی ہے ؛

فائدہ۔ آں جو موصول ہے۔ اُس کے اَور یائے موصول کے معنی ایک ہیں۔ اَور آنانکہ جمع کے واسطے لاتے ہیں۔ مثالیں سب کی بیان کی جاتی ہیں۔ اَور ایک مثال کی ترکیب بھی لکھی جاتی ہے۔ ؎

آنکہ در آدم دمیدہ رُوح را
داد از طوفاں نجاتے نُوح را

ترکیب اِس کی یہ ہے۔ آں موصول۔ کاف صلے کا۔ دمیدہ فعل ماضی قریب۔ ضمیر اُس میں جو پھرتی ہے موصول کی طرف۔ فاعل ہے فعل کا۔ رُوح مفعول۔ لفظِ را علامت مفعول کی۔ در جار۔ آدم مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل کے۔ فعل ساتھ فاعل اَور مفعول اَور متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہُوا موصول کا۔ موصول صلے سے مل کر فاعل ہُوا داد کا۔ نُوح مفعولِ اوّل۔ لفظِ را علامت مفعول کی۔ اَور نجاتے مفعولِ ثانی۔ از حرفِ جار۔ طوفاں مجرور۔ جار مجرور

اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہیں۔ جیسے
زید چوں شیر است۔ یعنی زید شیر کی مانند ہے۔
زید مبتدا۔ چوں بمعنے مانند مضاف۔ شیر مضاف الیہ۔
دونو مل کر خبر ہوئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ
ہوا +

مخفی نہ رہے۔ کہ جار اور مجرور جن کے متعلق
ہوتے ہیں۔ اُن کے اور جار اور مجرور کے معنی
آپس میں مربوط ہوتے ہیں۔ اگر مربوط نہ ہوں۔ تو
جانو۔ کہ جار اور مجرور اُس کے متعلق نہیں۔
اِس صورت میں اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا
کرکے اُس کے متعلق کرو۔ تاکہ وہ معنی میں مربوط
ہو +

۷۔ موصول و صلہ

موصول وہ ناتمام اسم ہے۔ جس کے بعد جب تک
ایک جملہ مذکور نہ ہو۔ اِس قابل نہیں۔ کہ مبتدا یا
خبر یا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ ہوسکے۔ اِس
جملے کا نام صلہ موصول کا ہے۔ اِس جملے کے سرے
پر کاف مثل کافِ بیانیہ کے یا لفظِ چہ ہوتا ہے۔
اُس کو کافِ صلہ یا کافِ سرِ جملہ کہتے ہیں۔ اسمائے
موصول یہ ہیں۔ آنکہ۔ آنانکہ۔ ہر آنکہ۔ ہرکہ۔ یہ
چاروں کلمے واسطے اشخاص کے ہیں۔ آنچہ۔ ہر آنچہ۔
ہرچہ۔ یہ تینوں کلمے اشیا کے واسطے ہیں۔ اور
یائے مجہول۔ جو کسی اسم نکرہ کے آخر ہو۔ اور

ترکیب اِس کی یہ ہَے - کہ زَید مُبتدا - نویسندہ خبر - اَست نِشان جُملۂ اِسمیّہ کا - بائے مُوحّدہ جار - قلم مجرُور - جار اَور مجرُور مُتعلّق نویسندہ کے - جو شِبہ فعل کا ہَے - مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا +

یاد رکھّو - کہ جار اَور مجرُور مِل کر حُکم حرف کا رکھتے ہَیں - یعنی وُہ مِل کر فاعل اَور مفعُول اَور مُضاف اِلَیہ اَور مُبتدا اَور خبر نہیں ہو سکتے +

جِس عِبارت میں جار اَور مجرُور ہوں - اَور فعل یا شِبہ فعل کا نہ ہو - وہاں فعل کو یا فعل کے شِبہ کو پَیدا کرتے ہَیں - جَیسے ع

بنامِ جہاں دارِ جاں آفریں

اِس میں جار اَور مجرُور ہَیں - فعل اَور شِبہ فعل کا نہیں - یہاں سرِ مصرع اِبتِدا مے کُنم مُقدّر کرتے ہَیں - اَور جار اَور مجرُور کو اُس کے مُتعلّق کہتے ہَیں - اَور جَیسے زَید در خانہ اَست - یہاں لفظِ مَوجُود جو عربی کا اِسمِ مفعُول ہَے - پَیدا کرتے ہَیں - اَصل اِس کی یُوں ہَے - کہ زَید در خانہ مَوجُود اَست - ترکیب اِس کی یہ ہَے - کہ زَید مُبتدا - در جار - خانہ مجرُور - اَست نِشان جُملۂ اِسمیّہ کا - جار اَور مجرُور مُتعلّق مَوجُود کے ہوکر خبر ہُوئی مُبتدا کی - مُبتدا ساتھ خبر کے مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا +

فائدہ - کبھی چو اَور چُوں بمعنی مِثل کے مُضاف ہوتے ہَیں - اَور ترکیب میں مانِند اِسم کی مُبتدا

(۲) بہر - (۳) پے مثنۓ برائے - ان تینوں حرفوں پر لفظِ از بھی زائد آتا ہے - جیسے از برائے خدا اور از بہر من اور از پیئے تو - (۴) جز - اس حرف پر کبھی بائے موحدہ بھی زائد ہوتی ہے - جیسے بجز تو - (۵) چو اور چوں - جو تشبیہ کے معنی میں ہو - (۶) بائے موحدہ - (۷) در اور اندر - (۸) بر - (۹) از - (۱۰) تا - (۱۱) با - (۱۲) را - وہ را جو برائے کے معنی میں آئے ۔

جار مجرور فعل سے یا فعل کے شبہ سے تعلق رکھتے ہیں - فعل کا شبہ مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ ہیں - مثال جار مجرور کی یہ ہے - کہ آمدم برائے تو - ترکیب اس کی یہ ہے - کہ آمدم فعل با فاعل - اور برائے جار اور تو مجرور - جار اور مجرور متعلق فعل کے - فعل با فاعل ساتھ متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا - اسی طرح سے کارے ندارم بتو اور رفتم در بازار اور نشستم بر تخت اور رفتم از بریلی تا دہلی اور خدا را بر من مسکیں بہ بخشا - ترکیب آخری فقرے کی یہ ہے - کہ بہ بخشا فعل با فاعل - را جار - لفظِ خدا مجرور - بر جار - من موصوف - مسکیں صفت - صفت اور موصوف مل کر مجرور ہوئے جار کے - جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے - فعل با فاعل ساتھ مفعول اور ہر دو متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا - اور زید نویسندہ است بہ قلم -

اِشارت وُہ اِسم ہَیں ۔ جن کے ذریعے سے کِسی کی طرف اِشارہ کِیا جائے ۔ اَور مُشارٌ اِلَیہ وُہ ہَے ۔ جِس کی طرف اِشارہ کریں ۔ لفظِ آں دُور کے اِشارے کے واسطے ہَے ۔ جَیسے آں کس ۔ آں اِسمِ اِشارہ اَور کس مُشارٌ اِلَیہ اَور لفظِ اِیں نزدِیک کے اِشارے کے واسطے ہَے ۔ جَیسے اِیں مرد ۔ اِیں اِسمِ اِشارہ ۔ مرد مُشارٌ اِلَیہ ۔ اِسمِ اِشارہ اَور مُشارٌ اِلَیہ مِل کر ایک کلمے کا حُکم رکھتے ہَیں ۔ جَیسے اِیں دُزد را بزن ۔ ترکیب اِس کی یہ ہَے ۔ کہ بزن فِعل با فاعِل ۔ اِیں اِسمِ اِشارہ ۔ دُزد مُشارٌ اِلَیہ ۔ اِسمِ اِشارہ ساتھ مُشارٌ اِلَیہ کے مِل کر مفعُول ہُوا ۔ اَور لفظِ را علامت مفعُول کی ہَے ۔ فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیہ ہُوا +

۶ ۔ جار و مجرُور

عربی میں جار وُہ حرف ہَیں ۔ جو جِس اِسم پر آتے ہَیں ۔ اُس اِسم کو جرّ دیتے ہَیں ۔ جرّ کہتے ہَیں زیر کو بیاےِ تحتانی ۔ اَور جار کے معنی زیر دینے والا ۔ اَور جِس اِسم کو زیر دیتے ہَیں ۔ اُس کو مجرُور کہتے ہَیں ۔ اِن حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہَیں ۔ کیونکہ جار کہتے ہَیں کھینچنے والے کو ۔ یعنی یہ حرف وُہ ہَیں ۔ کہ فِعل یا شِبہ فِعل کے معنی کو اِسم کی طرف کھینچ کر پہنچا دیتے ہَیں ۔ وُہ حرف فارسی میں یہ ہَیں ۔ (۱) براے ۔

اِس کی یہ ہے - آمدند فعل - مگر لفظِ اِستثنا - زید مُستثنیٰ - اور ہمہ دوستاں مُستثنیٰ مِنہُ - پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر فاعل ہوئے آمدند کے - پس فعل فاعل کے ساتھ مِل کر جملۂ فعلیہ ہوا - دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے - زدم فعل با فاعل - مگر لفظِ اِستثنا - زید مُستثنیٰ اور دشمناں مُستثنیٰ مِنہُ - پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر مفعول ہوا فعل کا - فعل با فاعل مفعول کے ساتھ مِل کر جملۂ فعلیہ ہوا - اور جیسے قوم آمد جز زید - یہاں قوم مُستثنیٰ مِنہُ اور زید مُستثنیٰ ہے - اور کبھی مُستثنیٰ مِنہُ محذوف بھی ہوتا ہے - جیسے نیامد بمن جز زید - یعنی کسے نیامد بمن جز زید - ترجمہ - کوئی میرے پاس سوائے زید کے نہ آیا - لفظِ زید مُستثنیٰ اور کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذوف ہے - اور جیسے نہ زدم جز زید - یعنی کسے را نہ زدم جز زید - ترجمہ - مَیں نے کسی کو سوائے زید کے نہ مارا - کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذوف ہے - اور زید مُستثنیٰ +

مُستثنیٰ دو قسم پر ہوتا ہے - ایک مُتّصِل جس میں مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ ایک جنس کے ہوں - جیسے ہمہ مرداں آمدند مگر زید - دوسرے مُنقطع یا مُنفصِل جس میں دونو ایک جنس سے نہ ہوں - جیسے پادشاہ سیم و زر داد بجز زمیں +

۵ - اسمائے اِشارت

تم صرف کے بیان میں پڑھ چکے ہو - کہ اسمائے

ہیں۔کہ بدل اور مُبدل مِنہُ میں مقصود مُبدل مِنہُ نہیں۔صرف بدل ہی ہوتا ہے۔ اور عطفِ بیان میں دونو مقصود ہوتے ہیں۔جیسے اِمامِ من علی اسدُاللہ است۔ اسدُ اللہ عطفِ بیان ہے علی کا۔اور علی کے لفظ سے جو مقصود ہے۔وُہی اسدُ اللہ کے لفظ سے ہے۔یعنی اِمام میرا وُہ علی ہے۔کہ جس کا خطاب اسدُ اللہ ہے ؛

۴۔مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ

مُستثنیٰ وُہ اِسم ہے۔جو لفظِ اِستثنا کے بعد واقع ہو۔فارسی میں اِستثنا کے لفظ مگر۔جز۔ورا۔ اور عربی میں لفظِ اِلّا و ماسوا ہیں۔جو فارسی میں بھی مُستعمل ہیں۔اِستثنا کے معنی ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا ایک شخص کا مجمع میں سے الگ کرنا ہیں۔جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا ہو۔اُسے مُستثنیٰ کہتے ہیں۔اور جس چیز میں سے مُستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں۔اُس کو مُستثنیٰ مِنہُ کہتے ہیں۔مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر حُکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔جیسے ہمہ دوستاں آمدند مگر زید۔ترجمہ سب دوست آئے مگر زید۔یعنی زید نہیں آیا۔اور جیسے ہمہ دُشمنان را زدم مگر زید را۔زید پہلی مِثال میں سب دوستوں سے الگ ہو گیا۔سب آئے۔ وُہ نہیں آیا۔اور دُوسری مِثال میں سب دُشمنوں سے الگ ہو گیا۔کیونکہ سب کو مارا۔اُس کو نہیں مارا۔ترکیب

خواہ واحد ہو۔ خواہ جمع۔ صفت ہمیشہ واحد ہی آئیگی۔ جیسے مردِ خردمند اور مردانِ خردمند +

(۴) کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی ہوتی ہیں۔ جیسے پادشاہِ داد گر و عادل گستر و غریب پرور +

۳۔ بدل و مُبدل مِنہٗ

مُبدل مِنہٗ وہ اِسم ہے۔ جس کے بعد ایک اِسم اُس کا بدل واقع ہو۔ اور معنی میں جو مقصود مُبدل مِنہٗ سے ہے۔ وہی بدل سے ہوتا ہے۔ اور ترکیب میں بدل اور مُبدل مِنہٗ مِل کر حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔ جیسے زَید برادرِ تو آمد اور زَید برادرِ عمرو را دیدم۔ پہلی مثال میں زَید مُبدل مِنہٗ۔ برادرِ تو بدل ہے۔ بدل اور مُبدل مِنہٗ مِل کر فاعل ہیں فعل آمد کے۔ اور دُوسری مثال میں زَید مُبدل مِنہٗ اور برادرِ عمرو بدل۔ اور دونو مِل کر مفعول ہیں دیدم فعل با فاعل کے۔ شاہ عبّاس میں شاہ مُبدل مِنہٗ اور عبّاس بدل۔ اور مُبدل مِنہٗ کے آخر کسرہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ شاہ عبّاس میں شاہ کی ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے +

بدل مُبدل مِنہٗ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے۔ کہ مُبدل مِنہٗ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے۔ اور موصوف کا پڑھتے ہیں +

بعض فارسی نحوی بدل کو عطفِ بیان کہتے ہیں۔ اور بعض بدل میں اور عطفِ بیان میں یہ فرق کرتے

میں سے لفظِ او رکہ مُبتدا تھا۔ حذف کیا۔ اُس کے بعد کافِ بیانیہ اَور لفظِ اَشت بھی دُور کیا۔ زید مردے اشت نیک رہ گیا۔ اِس کی ترکیب یُوں ہوگی۔ کہ زید مُبتدا۔ مرد مُبیّن اَور نیک بیان اُس کا۔ مُبیّن اَور بیان مِل کر خبر ہُوئی۔ مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا۔ اَور لفظ اَشت جُملۂ اِسمیہ کا نشان ہے۔ آسانی کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مَوصُوف اَور صِفت کے درمیان مُضاف اِلیہ اَور حرفِ ربط فاصل آ سکتے ہیں۔ جیسے مِثالِ مذکورہ میں ذِکر ہُوا۔ دُوسری مِثال یہ ہے۔ چو حرفم بر آید دُرشت از قلم +

فائدے

(۱) اگر صِفت اپنے مَوصُوف سے زیادہ مشہُور ہو۔ تو مَوصُوف کو حذف بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے چو ہِندی زنم بر سرِ ژندہ پیل میں ہِندی سے تیغِ ہِندی مُراد ہے +

(۲) بعض وقت کسرۂ مَوصُوف کی بجائے مُتقدّمین یائے تعظیم مَوصُوف کے آخر میں لگاتے تھے۔ جیسے اِمروز کتابے خُوب دیدم۔ مگر مُتاخّرین نے اِس قاعدے کو جائز نہیں رکھّا +

(۳) فارسی میں صِفت اَور مَوصُوف میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا۔ لیکن عربی کی تقلید کرکے والدۂ ماجدہ اَور مِلکۂ مُعظّمہ کہتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ مَوصُوف

مُرکّب وصفی اُلٹا ہُوا جس کا ذِکر ہو چکا ہے۔ صفت ہے یار کی۔ اِسی طرح یارِ خُوش تقریر ۔ (۳) صفت اُلٹا ہُوا جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ ہو۔ وُہ اِس طرح سے ہے۔ کہ جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ میں سے کافِ بیانیّہ سرِ جُملہ اَور ضمیر کہ پھرتی ہے مَوصُوف کی طرف۔ یعنی لفظِ او اَور لفظِ اَست کہ علامت جُملۂ اِسمیّہ کی ہے۔ یہ تینوں کلمے حذف کر کے مُبتدا۔ اَور خبر کو مقلُوب کریں۔ یعنی اُلٹ دیں۔ خبر کو مُقدّم کریں۔ اَور مُبتدا کو مُؤخّر۔ جیسے شہیدِ تبسّم دیتِ عشوہ خُوں بہا۔ تبسّم دیت جُملۂ اِسمیّہ بیانیّہ اُلٹا ہُوا صفت ہے شہید کی۔ اِسی طرح سے عشوہ خُوں بہا بھی۔ اصل اِس کی یہ ہے۔ شہیدے کہ دیتِ او تبسّم اَست و خُوں بہاے او عشوہ اَست۔ جب کافِ بیانیّہ سرِ جُملہ اَور ضمیرِ او اَور لفظِ اَست حذف کر کے مُبتدا اَور خبر کو اُلٹ دیا۔ شہیدِ تبسّم دیتِ عشوہ خُوں بہا ہو گیا ۔

یاد رکھو۔ کہ صفت اَور مَوصُوف کے بیچ میں اَور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا۔ اِس مثال میں کہ زید مردے اَست نیک۔ لفظِ نیک کو عطفِ بیاں یا بدل مرد کا کہنا چاہیئے۔ بدل اَور عطفِ بیاں کا ذِکر اگلی فصل میں آئیگا۔ یا مردے کو مُمیّز کہو۔ اَور نیک لفظِ مُفرد اُس کا بیان۔ اَور اُس کی اصل اِس طرح پر ہے۔ کہ زید مردے اَست۔ کہ او نیک اَست۔ فارسی کے قاعدے کے مُوافق جُملۂ بیانیّہ

تو اُس وقت یہ مَوصُوف اَور صِفت اُس ذات کی صِفت ہونگے۔ جِس سے یہ مَوصُوف تعلُّق رکھتا ہَے۔ جَیسے رُوے خُوب۔ رُو مَوصُوف اَور خُوب اُس کی صِفت ہَے۔ جب ہم نے صِفت کو مَوصُوف کے اُوپر مُقدّم کیا۔ اَور کہا خُوب رُو۔ یہ لفظ خُوب رُو صِفت اُس کی ہُؤا۔ جِس سے رُو تعلُّق رکھتا ہَے۔ یعنی خُوب رُو وُہ شخص ہَے۔ جِس کا رُو خُوب ہَے۔ اَور جَیسے لعل لب (لامِ آخرِ لعل کا مکسُور نہیں) اُس کو کہینگے۔ جِس کا لب لعل کی مانند ہَے۔ اَور خُوش خُو وُہ شخص ہَے۔ جِس کی خُو خُوش ہَے۔ اَور نیک نیّت وُہ شخص ہَے۔ جِس کی نیّت نیک ہَے۔ سرو قد وُہ شخص ہَے۔ جِس کا قد سرو جَیسا ہَے۔ آہُو چشم وُہ ہَے۔ جِس کی چشم آہُو جَیسی ہَے +

صِفت کئی طرح سے آتی ہَے۔ اوّل یہ۔ کہ صِفت مُفرد ہو۔ جَیسے مردِ دانا۔ مرد مَوصُوف۔ دانا صِفتِ مُفرد۔ دُوسرے یہ۔ کہ صِفت مُرکّب ہو + مُرکّب کی کئی نَوعیں ہَیں۔ (۱) مُرکّب بہ ترکیب اِضافی ہو۔ جَیسے مردِ دانائے زماں۔ مرد مَوصُوف۔ دانا مُضاف اَور زماں مُضاف اِلیہ۔ دونو مِل کر صِفت ہُوئے مَوصُوف کی۔ اَور جَیسے یارِ دِل فریب۔ یعنی یار فریبندۂ دِل۔ فریب بمعنی فریبندہ مُضاف۔ دِل مُضاف اِلیہ۔ دونو مِل کر صِفت ہُوئے مَوصُوف کی + (۲) صِفت مُرکّب وَصفی اُلٹا ہُؤا ہو۔ جَیسے یارِ خُوش خُو۔ یار مَوصُوف۔ خُوش خُو

بنایا ہے - جیسے اِسمِ فاعِل - اَور اِسمِ مفعُول - اَور وُہ اِسم جِس کے ہندی ترجمے میں لفظِ والا آسکے - جیسے نیک اَور بد - ترجمہ اِس کا نیکی والا اَور بدی والا - اَور مردِ نویسندہ میں لفظِ مرد موصُوف - نویسندہ اِس کی صفت ہے - اِسی طرح بخت برگشتہ - اَور مردِ نیک اَور مردِ بد - اَور کبھی اِسمِ ذات یا اِسمِ مُشتق بھی صفت واقع ہوتا ہے - وہاں بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہیں - جیسے لبِ لعل - لب موصُوف - لعل ایک جنس کا نام ہے - جواہر کی جنسوں میں سے - اِس کے معنی وُہ لب جو لعل کی مانند سُرخ اَور شفّاف ہے - حقیقت میں لب موصُوف اَور مُشبّہ ہے اَور لعل صفت اَور مُشبہ بہٖ ہے *

موصُوف صفت کے اُوپر اکثر مُقدّم ہوتا ہے - جیسے مذکُور ہُؤا - اَور کبھی صفت کو موصُوف کے اُوپر لاتے ہیں - اِس حالت میں کسرہ موصُوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا - اِس ترکیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضرور ہے - کہ موصُوف کِسی اَور ذات سے تعلّق رکھتا ہے - یا نہیں - اگر تعلّق کِسی اَور ذات سے نہیں رکھتا - بہ ذاتِ خُود قائم ہے - تو اِس ترکیب کے اُلٹنے میں معنی نہیں بدلینگے - جیسے مردِ نیک اَور نیک مرد میں مرد موصُوف ہے بہ ذاتِ خُود قائم - اَور نیک صفت ہے - معنی دونو کے ایک ہیں - اگر موصُوف بہ ذاتِ خُود قائم نہیں - بلکہ تعلّق کِسی اَور ذات سے رکھتا ہے -

۲- مُرکّب وَصفی۔

مُرکّب وَصفی وُہ ہَے۔ جِس میں کم سے کم ایک اِسم مَوصُوف ہو۔ اَور دُوسرا اِسم اُس کی صِفت ہو۔ مَوصُوف وُہ ہَے۔ جِس کی بھلی یا بُری صِفت بیان کی جائے۔ اَور صِفت وُہ ہَے۔ جِس سے بھلائی یا بُرائی مَوصُوف کی دریافت ہو ✣

پوشِیدہ نہ رہے۔ کہ فارسی میں مُضاف اَور مُضاف اِلَیہ اَور مَوصُوف اَور صِفت کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں ہَے۔ وہاں مُضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں۔ یہاں مَوصُوف کے آخر۔ جَیسے مردِ دانا۔ لفظِ مرد مَوصُوف۔ مرد کی دال کا کسرہ علامت مَوصُوف کی ہَے۔ اَور لفظِ دانا صِفت ہَے اِس مَوصُوف کی ✣

ترکیب وَصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہَے۔ کہ اگر مَوصُوف واحِد مُذکّر ہو۔ تو لفظِ کیسا اَور اگر جمع مُذکّر ہو۔ تو لفظِ کَیسے بیایِ مجہُول۔ اَور اگر مؤنّث ہو۔ تو کَیسی بیایِ معرُوف مَوصُوف کے ساتھ مِلاؤ۔ صِفت کا کلِمہ اُس کا جواب ہوگا۔ جَیسے مردِ دانا۔ جب کہوگے۔ کیسا مرد؟ جواب اُس کا دانا ہوگا۔ تو دریافت ہُؤا۔ کہ۔ یہ ترکیب وَصفی ہَے۔ اَور لفظِ دانا صِفت ہَے۔ اگر جواب دُرُست نہ پڑے۔ تو جان لو۔ کہ یہ ترکیب اِضافی ہَے ✣

اکثر صِفت میں وُہ اِسم واقِع ہوتا ہَے۔ جِس کو لُغت بنانے والے نے صِفت کے معنی کے واسطے

میں لگاؤ ظرفیت کا ہے۔ تو اُس کو اضافتِ حقیقی کہتے ہیں +

لیکن بعض وقت مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہیں ہوتا۔ جیسے سرِ ہوش۔ پائے فکر۔ یعنی ہوش کا سر۔ فکر کا پاؤں۔ شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحبِ سر اور صاحبِ قدم قرار دیا ہے۔ اور سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں۔ ایسی اضافت کو مجازی کہتے ہیں۔ اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہیں +

اضافتِ استعارہ اور تشبیہی میں یہ فرق ہے۔ کہ اضافتِ تشبیہی میں اگر مضافین کو اُلٹ کر حرفِ تشبیہ کو درمیان میں لائیں۔ تو مطلب دُرست رہتا ہے۔ اور استعارے میں بگڑ جاتا ہے۔ جیسے زُلف ہمچو مار تو کہ سکتے ہیں۔ اور ہوش ہمچو سر نہیں کہ سکتے +

اضافتِ بادنےٰ مُلابست یا اضافتِ مُلابستی۔ یعنی تھوڑے سے تعلق سے اضافت ہو جاتی ہے۔ جیسے ایرانِ ما۔ تورانِ شما۔ کالجِ ما۔ مدرسۂ شما +

فائدہ۔ بعض مصنفوں نے آسانی کی غرض سے اضافت کو صرف چار ہی قسموں میں منقسم کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ تملیکی۔ تخصیصی۔ تشبیہی اور مُلابستی +

نرگسِ چشم - نرگس مُشبّہ بہٖ ہے اور مُضاف - اور چشم مُشبّہ ہے اور مُضاف اِلَیہ - اِسی طرح سے مارِ زُلف - یعنی زُلف جو سانپ جیسی ہے - اور اِسی طرح سے چاہِ غبغب اور سیبِ زنخ اور لعلِ لب +

اِضافتِ اِبنی وہ ہے - جس میں بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مُضاف کریں - اور عربی میں اِبن اور بن بیٹے کو کہتے ہیں - جیسے عبّاسِ علی - یعنی عبّاس اِبنِ علی - اور بُو علیِٔ سینا - یعنی بُو علی اِبنِ سینا +

اِضافتِ ظرفی وہ ہے - جس میں مظروف ظرف کی طرف یا ظرف مظروف کی طرف مُضاف ہو - مظروف اُس کو کہتے ہیں - جو ظرفِ مکاں یا ظرفِ زماں میں واقع ہو - جیسے آبِ دریا - آب مظروف مُضاف - دریا ظرفِ مکاں مُضاف اِلَیہ ہے - اِسی طرح ساکنِ شہر - ساکن مظروف مُضاف - شہر مُضاف اِلَیہ ظرفِ مکاں - اور جیسے سردیٔ زمستاں - لفظِ سردی مظروف مُضاف - زمستاں ظرفِ زماں مُضاف اِلَیہ - اِسی طرح گرمیٔ تابستاں +

اگر مُضاف اور مُضاف اِلَیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو - جیسے اِضافتِ تملیکی میں لگاؤ مِلکیّت کا - اور اِضافتِ تخصیصی میں لگاؤ خصُوصِیّت کا - اور اِضافتِ توضیحی میں لگاؤ توضیح کا - اور اِضافتِ بیانی میں لگاؤ تبیین کا - اور اِضافتِ تشبیہی میں لگاؤ تشبیہ کا - اور اِضافتِ اِبنی میں لگاؤ اِبنیّت کا - اور اِضافتِ ظرفی

اضافتِ تخصیصی اور اضافتِ توضیحی میں یہ فرق ہے۔ کہ اگر توضیحی میں مضاف اور مضاف الیہ کو اُلٹ دیا جائے۔ تو اصلی معنی قائم رہ سکتے ہیں۔ جیسے شہرِ بریلی سے بریلی شہر۔ مگر اضافتِ تخصیصی میں یہ بات نہیں ہوتی۔ جیسے غلامِ زید کو بدل کر زید غلام سے وہ معنی حاصل نہیں ہوتے +

اضافتِ تبیینی جس کو بیانی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے۔ جس میں کوئی شے اپنے مادّے کی طرف مضاف ہو۔ جیسے سیخِ آہن۔ معلوم نہیں تھا۔ کہ سیخ کس چیز کی ہے۔ مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہُوا۔ کہ آہن کی ہے۔ اسی طرح سے انگشتریِ طلا اور طشتِ نقرہ اور تختِ چوب + اضافتِ بیانی میں مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس کے ہوتے ہیں۔ جیسے سیخ اور آہن ایک جنس سے ہیں +

اضافتِ تشبیہی۔ اضافتِ تشبیہی کے معلوم کرنے سے پہلے تشبیہ۔ مشبّہ اور مشبّہ بہٖ کا سمجھنا ضروری ہے۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے کسی وصف میں شریک کرنے کو تشبیہ کہتے ہیں۔ جیسے یہ آنکھ نرگس جیسی ہے۔ جس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں۔ اُس کو مشبّہ اور جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ اُس کو مشبّہ بہٖ کہتے ہیں۔ جیسے نرگسِ چشم میں چشم مشبّہ اور نرگس مشبّہ بہٖ ہے۔ اضافتِ تشبیہی میں مشبّہ بہٖ کو مشبّہ کی طرف مضاف کرتے ہیں۔ جیسے

کلمے کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اُستادوں کے کلام میں بیشتر واقع ہے۔ جیسے بر آنکھ پشتم ناظر از شام و روم ؛

اقسام اضافت

اضافت کی کئی قسمیں ہیں۔ اضافت تخصیصی۔ تملیکی۔ توضیحی۔ تبیینی۔ تشبیہی۔ ابنی۔ ظرفی۔ مجازی اور ملابستی۔ اب ہر ایک کا بیان سُنو۔ اور خوب یاد رکھو ؛

اضافتِ تخصیصی وُہ ہے۔ جس سے مضاف مضاف الیہ کے واسطے ہی خاص کیا جائے۔ جیسے سردارِ لشکر۔ یعنی سردار خاص لشکر کا ؛

اضافتِ تملیکی وُہ ہے۔ جس میں مملوک کو مالک کی طرف مضاف کریں۔ جیسے قصر شاہ۔ مالِ پادشاہ۔ اسپ امیر۔ باغِ وزیر۔ لفظِ قصر مملوک ہے۔ اور مضاف ہے۔ اور شاہ مالک ہے۔ اور مضاف الیہ ہے۔ اسی طرح سے مالِ پادشاہ اور اسپ امیر اور باغِ وزیر ؛

اضافتِ توضیحی وُہ ہے۔ کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کر دے۔ جیسے شہرِ بریلی۔ لفظِ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی۔ بریلی کے کہنے سے واضح ہُوا۔ کہ اس شہر کا ذکر ہے۔ جس کا نام بریلی ہے۔ اسی طرح سے دریاے گنگ اور کتابِ گلستان اور بادِ شمال اور درختِ انار اور سنگِ مقناطیس ؛

بھی یہ کسرہ نہیں پڑھا جاتا ہے - وہ یہ ہیں :-
(۱) جب مضاف الیہ مضاف پر مقدّم ہو - جیسے جہاں شاہ - لفظِ شاہ مضاف ہے مؤخّر - اور لفظِ جہاں مضاف الیہ ہے مقدّم - اور معنی جہاں شاہ اور شاہ جہاں کے ایک ہیں - ایسی ترکیب کو اضافتِ مقلوب کہتے ہیں - یعنی وہ مرکّب جس میں مضاف مؤخّر ہو - اور مضاف الیہ مقدّم +
(۲) جب ضمیرِ مجرور متّصل مضاف الیہ ہو - جیسے غلامش اور غلامت اور غلامم - اِس مقام میں آخرِ مضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے - جیسے غلامم کا میم تینوں جگہ مفتوح ہے - اور غلام مضاف ہے - شین اور تاے فوقانی اور میم تینوں ضمیریں مجرور مضاف الیہ ہیں +
(۳) مضاف الیہ کے آخر لفظِ را علامت اضافت کی ہو - خواہ مضاف الیہ متّصل مضاف کے ہو - خواہ فاصلے پر ہو - خواہ آگے ہو - خواہ پیچھے ہو - جیسے غلام زید را - اور زید را غلام - اور زید را نیستم غلام - اور تو غلام ہستی زید را - اِن سب مثالوں میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے - اور لفظِ را علامت اضافت کی ہے +
یاد رکھو - کہ ضمیرِ مجرور متّصل جو مضاف الیہ ہو - ضرور نہیں - کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو - اگر مضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے پر ہو - اور کسی

مُضاف کہتے ہیں - اور جس اِسم کی طرف نِسبت
کرتے ہیں - اُس کو مُضاف اِلَیہ - فائدہ اِضافت کا یہ
ہے - کہ اگر مُضاف اِلَیہ معرفہ ہو - تو مُضاف بھی
معرفہ ہو جاتا ہے - جیسے غُلام زَید - زَید کا غُلام -
غُلام کا لفظ نکرہ تھا - ہر ایک غُلام کو غُلام کہ سکتے
ہیں - جب اِس غُلام کے لفظ کو زَید کی طرف نِسبت
کیا - اور کہا - غُلامِ زَید - یعنی زَید کا غُلام - تو غُلام
خاص ہو گیا - کیونکہ زَید ہی کے غُلام کو غُلامِ زَید
کہینگے - اور کسی کے غُلام کو نہ کہینگے - اور اگر
مُضاف اِلَیہ نکرہ ہو - تو مُضاف میں ایک قِسم کی
خصُوصیت پَیدا ہو جاتی ہے - جیسے غُلامِ پادشاہ -
یعنی پادشاہ کا غُلام ہے - وزِیر کا نہیں - اور غُلام
کے لفظ میں ایک خصُوصیت پَیدا ہو گئی +

فارسی کی ترکیب میں مُضاف کے آخر کسرہ علامت
اِضافت کی ہے - جیسے غُلامِ زَید میں غُلام کے میم کا
کسرہ - اور حذف کرنا اِس کسرے کا دُرُست نہیں
ہے - مگر بعض الفاظ میں اُستادوں نے روا رکھّا
ہے - ازاں جُملہ لفظِ صاحب اور لفظِ سر ہیں - اِن
دونو لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا ہی فصیح ہے - جیسے
صاحب دِل - سرخیل - اور ایسا ہی سَیلاب - بنام
ایزد - پدر زن - برادر زن - پسر عم وغیرہ پر اکثر
کسرۂ اِضافت نہیں لاتے - اور اِس کو فکِّ اِضافت
کہتے ہیں - اِن لفظوں کے سِوا بعض اور مقام پر

ہوتی ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ عالم گیر پسر کیست؟ اور تم کہو۔ پسر شاہ جہان است۔ یہاں عالم گیر مبتدا محذوف ہے۔ یا کوئی کہے۔ کدام کس فاضل است؟ تم کہو۔ احمد۔ یہاں فاضل است خبر محذوف ہے۔ یا کوئی کہے۔ محمود حاضر است۔ تم کہو۔ آرے۔ بلے یا نے۔ اس جگہ جملہ محذوف ہوگا۔ یعنی محمود حاضر است یا محمود حاضر نیست۔ یہاں مبتدا اور خبر دونو محذوف ہیں +

کلام ناقص یا غیر مفید کا بیان

کلام ناقص وہ مرکب ہے۔ جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے۔ اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کا حال ذیل میں لکھا جاتا ہے:۔

مرکب ناقص عموماً دو اسموں کے ملنے سے بنتا ہے۔ مگر بعض وقت حرف اور اسم کے ملنے سے بھی مرکب ناقص یا غیر مفید بن جاتا ہے۔ جیسے جار و مجرور کے ملنے سے وغیرہ +

۱۔ مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہے۔ جس میں اضافت پائی جائے۔ اضافت کے معنی ہیں نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف۔ نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں۔ جس اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اس اسم کو

اور اسی طرح بخدائے کریم کے پہلے قسم میں مجرم محذوف ہے +

۴ - بعض دفعہ فعل بھی حذف کیا جاتا ہے - جیسے استفہام کے جواب میں - مثلاً کوئی کہے - کہ آمد ؟ یعنی کون آیا - جواب میں کہیں زید - یعنی زید آمد - یہاں آمد محذوف ہے +

۵ - مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے - یا نکرۂ مخصصہ - اور خبر عموماً نکرہ - جیسے محمود بہادر است - غلام مرد حاضر است - مردِ احمق ناقابل است - مبتدا دوسری مثال میں اضافت کے ذریعے اور تیسری میں صفت کے باعث مخصوص ہوا - جس صورت میں دونو معرفہ یا دونو نکرہ ہوں - تو پہلے کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں - جیسے قیصرۂ ہند ملکۂ وکٹوریہ است - ارض زمین است - ہوا باد است - اس کو برعکس پڑھنا بھی جائز ہے +

۶ - اگر جملے میں ایک اسم ذات ہو - اور دوسرا اسم صفت - تو اسم ذات مبتدا ہوگا - اور اسم صفت خبر - جیسے شب سیاہ است - دنیا فانی است +

۷ - کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں - جیسے زید عالم - فاضل - شاعر است - اور ایسا ہی متعدد مبتداؤں کی ایک خبر ہوتی ہے - جیسے ع
بخت و تخت و امر و نہے و رگیر و دار - ہمہ ہیچ است +

۸ - جب قرینہ پایا جائے - تو مبتدا یا خبر محذوف

اور مفعول بہٖ عموماً دونو کے درمیان۔ اور کبھی مفعول بہٖ فعل کے بعد بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسے زید عمرو را زد۔ بکر طعام را خورد۔ اور ع بہ عہدِ تو مے بینم آرام خلق۔ اور جب فعل متعدّی بدو مفعول ہو۔ تو مفعول بہٖ پہلے لاتے ہیں۔ اور اس کے بعد مفعولِ ثانی۔ جیسے زید بکر را کتاب داد۔ بکر مفعول بہٖ اور کتاب مفعولِ ثانی۔ اِس طرح سے اور مفعول بھی فعل سے پہلے آتے ہیں۔ جیسے صبحگاہ زید بکر را بالاے سقف دید۔ اور جیسے نشستِ امیر نشستم۔ اور زید را تازیاً نہ زدم +

۴۔ فعل کا فاعل بعض موقعوں پر حذف کیا جاتا ہے۔ وہ موقعے یہ ہیں :۔

(۱) صیغۂ جمع غائب میں۔ جب چند اشخاص نامعلوم یا قضا وُ قدر فاعل ہوں۔ جیسے آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن ہشیار بود۔ اور جیسے ؎ در کوے نیکنامی ما را گزر ندادند +

(۲) جب قرینہ پایا جائے۔ جیسے کوئی پوچھے زید آمد؟ جواب میں کہیں آمد +

(۳) باے ابتدائیہّ و جملۂ ندائیہّ و جملۂ قسمیہّ کے پہلے تمام جملہ یعنی فعل مع فاعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع بنامِ جہاندارِ جاں آفریں کے اوّل آغاز مے کنم جملہ محذوف ہے۔ اور اے زید اصل میں ہے میخوانم زید را۔ یہاں میخوانم محذوف ہے۔

کہ حرفِ بیان - در کشید فعل - شاپور فاعل - دم مفعول - فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر بیان ہُوا مُبیّن کا - مُبیّن جملۂ بیانیہ سے مل کر جملۂ مُبیّنہ ہوکر مفعول ہُوا شنیدم کا - فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا +

اگر جملۂ بیانیہ مُبیّن کی ذات کا بیان ہے - تو اُس جملے سے مُبتدا کا حذف کرنا بہتر ہے - جیسے احمد کہ دانا ست گجا ست - یعنی احمد - کہ او دانا ست گجا ست +

اگر جملۂ بیانیہ مُبیّن کی ذات کا بیان نہ ہو - بلکہ مُبیّن کے مُتعلّق کا بیان ہو - تو اُس مقام میں مُبتدا کو حذف نہیں کرتے - بلکہ اُس جملے میں ایک ضمیر لاتے ہیں - جو مُبیّن کی طرف پھرتی ہے - جیسے رفیقِ من یک طالبِ علم است - کہ کتابش خوب است +

جملوں کے مُتعلّق چند قوائد

۱ - وحدت اور جمع میں فعل اپنے فاعل سے مُطابقت رکھتا ہے - لیکن جب فاعل غیر ذی رُوح ہو - خواہ واحد ہو - خواہ جمع - فعل واحد لانا ہی فصیح ہے - جیسے مردے آمد - مردُماں آمدند - درختاں سرسبز بُود - برگہا بے شُمار اُفتاد - یہی حال مُبتدا اور حروفِ رابط یا افعالِ ناقصہ کا بھی ہے - جیسے ہمہ مردُماں حاضر اند - اور ہمہ طلبہ موجود نبُودند - برگہا بسیار است +

۲ - فارسی میں عمُوماً فاعل فعل سے پہلے آتا ہے -

جُملۂ فعلیہ ہو کر معلول ہُوا۔ کہ حرفِ علّت۔ سزا مفعول۔ یابی فعل با فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جُملۂ فعلیہ ہو کر علّت ہُوا۔ علّت معلول کے ساتھ مل کر جُملۂ معلّلہ ہُوا +

فائدہ۔ حروفِ علّت یہ ہیں۔ کہ۔ تا۔ چہ۔ زیرا کہ۔ چرا کہ۔ بنابریں وغیرہ +

۶۔ جُملۂ دُعائیہ وُہ جُملہ ہے۔ جس میں دُعا کا حرف آئے۔ جیسے چشمِ بد دُور۔ یعنی چشمِ بد دُور باد۔ نظر بُری دُور ہوجیو۔ چشمِ بد اِسم ہے باد کا۔ باد مخفّف ہے بُواد کا۔ اور بُواد اصل میں بُود مضارع کا صیغہ ہے افعالِ ناقصہ میں سے۔ الف دُعا کا جب اُس میں آیا۔ تو بُواد ہو گیا۔ سو بُواد یہاں سے محذوف ہے۔ دُور اُس کی خبر ہے۔ باد فعلِ مضارع اِسم اور خبر کے ساتھ مل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا +

۷۔ جُملۂ مُبیّنہ وُہ جُملہ ہے۔ جس میں حرفِ بیان واقع ہو۔ جو جُملہ حرفِ بیان کے بعد آئے۔ اُس کو جُملۂ بیانیہ کہتے ہیں۔ یہ حرفِ بیان عموماً کاف ہوتا ہے۔ جس کو کافِ سرِ جُملہ بھی کہتے ہیں۔ اور جس اِسم کا یہ جُملہ بیان آتا ہے۔ اُس کو مُبیّن کہتے ہیں۔ جیسے ع شنیدم کہ شاپُور دم در کشید۔ اِس جُملے میں ایں محذوف مُبیّن ہے۔ شاہ پُور دم در کشید جُملۂ بیانیہ ہے۔ کاف حرفِ بیان ہے۔ ترکیب یُوں ہوگی۔ شنیدم فعل با فاعل۔ ایں اِسمِ مُبہم محذوف مُبیّن۔

مغطوف مِل کر فاعل ہُوئے فِعل کے۔ فِعل با فاعل جُملۂ فِعلِیّہ ہُوا +

فائدہ۔ حُرُوفِ عطف یہ ہَیں۔ و۔ پس۔ سپس۔ نیز۔ ہم۔ دِیگر۔ دِگر۔ وغیرہ +

۴۔ جُملۂ قسمِیّہ وُہ جُملہ ہے۔ جس میں حرفِ قسم آئے۔ جیسے بخُدا غفلت نخواہم کرد۔ اصل میں یُوں تھا۔ قسم مے خورم بخُدا۔ ب۔ قسمِیّہ جار۔ خُدا مجرُور۔ جار مجرُور مِل کر مُتعلّق ہُوئے میخورم فِعل با فاعل محذُوف کے۔ قسم مفعُول محذُوف۔ پس فِعل اپنے فاعل۔ اور مفعُول اور مُتعلّق کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہو کر قسم۔ غفلت مفعُول نخواہم کرد فِعل با فاعل کا۔ فِعل اور فاعل اور مفعُول مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہو کر جواب قسم۔ قسم مع جواب قسم جُملۂ قسمِیّہ ہُوا۔ یہ جُملہ بغیر دُوسرے جُملے کے تمام نہیں ہوتا۔ اِس دُوسرے جُملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں۔ جیسے ع بنام ایزد عجب ارزاں خریدم +

فائدہ۔ حُرُوفِ قسم یہ ہَیں۔ ب۔ و +

۵۔ جُملۂ مُعلّلہ وُہ جُملہ ہے۔ جِس میں حرفِ عِلّت آئے۔ اِس جُملے میں بھی کم سے کم دو جُملے ہوتے ہَیں۔ اور جو جُملہ حرفِ عِلّت کے بعد واقع ہوتا ہے۔ اُس کو عِلّت کہتے ہیں۔ اور جو پہلے واقع ہو۔ اُسے معلُول۔ جیسے بد مکُن کہ سزا یابی۔ مکُن فِعل با فاعل بد مفعُول۔ فِعل فاعل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر

مُنادے سے مِل کر قائم مقام جُملۂ فِعلِیَہ کے ہُوا۔ کُن فِعل یا فاعِل۔ کرم اُس کا مفعُول۔ فِعل یا فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیَہ ہوکر جوابِ نِدا ہُوا۔ نِدا ساتھ جواب کے مِل کے جُملۂ نِدائیّہ ہُوا +

کبھی حرفِ نِدا محذُوف ہوتا ہَے۔ جَیسے ع
بیا جامی! رہا کُن شرمساری۔۔ یعنی بیا اَے جامی! رہا کُن شرمساری۔ اَور کبھی مُنادے بھی محذُوف ہوتا ہَے۔ جَیسے ع اَے بذاتِ تو مُزیّن مسندِ پیغمبری۔ یعنی اَے آنکہ بذاتِ تو مُزیّن اَست مسندِ پیغمبری۔ لفظِ آں مُنادے محذُوف ہَے +

فائدہ۔ نِدا کے حرف یہ ہَیں۔ یا۔ اِلف۔ اَے۔ ایا +

۳۔ جُملۂ معطُوفہ وُہ جُملہ ہَے۔ جِس میں حرفِ عطف پایا جائے۔ حرفِ عطف سے پہلا جُملہ معطُوف علَیہ اَور اُس کے بعد کا جُملہ معطُوف کہلاتا ہَے۔ جَیسے احمد آمد و محمُود رفت۔ احمد فاعِل۔ آمد فِعل۔ فِعل ساتھ فاعِل کے مِل کر جُملۂ فِعلِیَہ ہوکر معطُوف علَیہ ہُوا۔ واو حرفِ عطف۔ محمُود فاعِل۔ رفت فِعل۔ فِعل ساتھ فاعِل کے مِل کر جُملۂ فِعلِیَہ ہوکر معطُوف ہُوا۔ معطُوف علَیہ مع معطُوف کے جُملۂ معطُوفہ ہُوا + اَور کبھی عطف کلِمے کا کلِمے پر بھی ہوتا ہَے۔ جَیسے زَید و بکر آمد۔ آمد فِعل۔ زَید اُس کا فاعِل معطُوف علَیہ۔ واو حرفِ عطف۔ بکر معطُوف۔ معطُوف علَیہ مع

کا مفعول بہٖ۔ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط ساتھ جزا کے مل کر جملۂ شرطیہ ہوا۔ اسی طرح سے دوسرے جملے اگر مخفی مُردی کی ترکیب ہوگی*

کبھی شرط کی جزا محذوف ہوتی ہے۔ جیسے غنیمت کے کلام میں۔ بیت۔ مرا خود عرصۂ اندیشہ تنگ است۔ ترا گر با قضا یارائے جنگ است* گر حرف شرط کا۔ ترا با قضا یارائے جنگ است جملہ ہوکر شرط ہوا۔ اور جزا اس کی بجنگ محذوف ہے*

فائدہ۔ جملۂ شرطیہ میں ایک حرف شرط کے حرفوں میں سے ہوتا ہے۔ شرط کے حرف یہ ہیں۔ اگر۔ گر۔ ار۔ چوں۔ چو۔ اور سوا ان کے وقتیکہ۔ روزیکہ۔ ہنگامیکہ*

۲۔ جملۂ ندائیہ وہ جملہ ہے۔ جس میں ندا کا حرف آئے۔ جیسے اے زید! مقصود اس سے یہ ہے۔ کہ مے خوانم زید را۔ یعنی میں زید کو بلاتا ہوں۔ اے ندا کا حرف۔ زید منادے۔ ندا کا حرف منادے کے ساتھ مل کر قائم مقام جملے کے ہے۔ کس واسطے کہ معنی فعل کے اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے تمام نہیں ہوتا۔ اس دوسرے جملے کو جواب ندا کہتے ہیں۔ جیسے اے کریم! کرم کن۔ اس کی ترکیب اس طرح کرینگے۔ اے حرف ندا۔ کریم منادے۔ حرف ندا

میں واقع ہو۔ جیسے عِلم خزینہ ایسْت مُقفّل۔ عِلم مُبتدا۔ خزینہ ایسْت مُقفّل خبر۔ مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اِسمِیّہ مُستأنفہ ہُؤا +

۲۔ جُملۂ مُعترضہ وُہ جُملہ ہے۔ جو کسی جُملے کے درمیان واقع ہو۔ جیسے یارِ من (چشمِ بد دُور) خُوب عالِم اسْت۔ یار مُبتدا۔ خُوب عالِم اسْت خبر۔ مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اِسمِیّہ ہُؤا۔ چشمِ بد دُور جُملۂ مُعترضہ ہے۔ جو اِس جُملے کے بیچ میں واقع ہُؤا ہے +

دُوم۔ حرُوف کے لحاظ سے جُملوں کے نام مُختلِف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حرُوفِ شرط۔ حرُوفِ ندا۔ حرُوفِ عطف۔ حرُوفِ قسم۔ حرُوفِ عِلّت۔ حرُوفِ دُعا۔ حرُوفِ بیان وغیرہ میں سے کسی حرف کے آنے سے جُملۂ شرطِیّہ۔ جُملۂ ندائِیّہ۔ جُملۂ عاطفہ یا معطوفہ۔ جُملۂ قسمِیّہ۔ جُملۂ مُعلّلہ۔ جُملۂ دُعائِیّہ۔ جُملۂ مُبیّنہ وغیرہ کے نام سے مَوسُوم ہوتے ہیں +

اب چند مشہُور جُملوں کا حال بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ جُملۂ شرطِیّہ۔ جس جُملے میں حرفِ شرط داخل ہو۔ اُس کو جُملۂ شرطِیّہ کہتے ہیں۔ اور یہ جُملۂ شرطِیّہ دو جُملوں سے مُرکّب ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط۔ دُوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اگر عِلم خوانی۔ عِزّت یابی۔ و اگر خُفتی مُردی۔ ترکیب اِس کی یہ ہے۔ اگر حرفِ شرط کا۔ خوانی فِعل با فاعِل۔ عِلم مفعُول۔ فِعل فاعِل اور مفعُول سے مِل کر شرط ہُؤا۔ یابی فِعل با فاعل عِزّت اُس

کی وضع پر مَیں بَیٹھا۔ کبھی مفعُول مُطلق شُمار کے واسطے آتا ہَے۔ جَیسے نِشَستم یک نِشَست۔ یہاں نِشست بمعنےٰ نِشستن ہَے۔ یعنی مَیں ایک بَیٹھک بَیٹھا +

آسانی کے واسطے ذَیل کے نقشے میں وُہ لفظ لِکھّے جاتے ہَیں۔ جِن کو فِعْل کے اُرْدُو ترجمے کے ساتھ مِلانے سے مفعُول کی قِسْم معلُوم ہو جائیگی +

اَلفاظ	قِسْمِ مفعُول
کب	مفعُول فِیہ ظرفِ زماں
کہاں	مفعُول فِیہ ظرفِ مکاں
کِس کے ساتھ	مفعُول معہٗ
کِس واسطے	مفعُول لہٗ
کَیسا	مفعُول مُطلق تاکید کے واسطے
کِس طرح	مفعُول مُطلق وضع کے واسطے
کَے بار	مفعُول مُطلق عدد کے واسطے

جُملوں کے اقسام

واضح ہو۔ کہ کلامِ تام اصل میں جُملۂ فِعلیّہ و جُملۂ اِسمیّہ پر ہی مُنقسِم ہَے۔ اَور اِنہیں دو جُملوں کے نام کبھی ترکیب اَور کبھی حرُوف کے لحاظ سے مُختلِف ہو جاتے ہَیں +

اوّل۔ ترکیب کے لحاظ سے کلامِ تام جُملۂ مُستانِفہ اَور جُملۂ مُعترِضہ کہلاتا ہَے +

۱۔ جُملۂ مُستانِفہ وُہ جُملہ ہَے۔ جو کلام کے اِبتدا

مفعول فیہ کہتے ہیں۔ اور اسی کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ مفعول فیہ کے اوپر در۔ بر اور بائے موحدہ بمعنیٰ در اور بر اکثر لاتے ہیں۔ جیسے در شب بر تخت خفتم۔ اور بوقتِ شام بہ بازار رفتم۔ اِن فقروں میں تخت اور بازار ظرفِ مکاں ہیں۔ اور شب اور شام ظرفِ زماں۔ کبھی در۔ بر اور بائے موحدہ نہیں لاتے۔ جیسے شب کجا بودی۔ یعنی در شب کجا بودی +

(۲) جس بات کے واسطے وہ فعل کیا جائے۔ اُس کو مفعول لہٗ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را برائے ادب۔ اِس میں ادب مفعول لہٗ ہے +

(۳) جس اِسم پر با ہو۔ اور مفعول بہٖ کے بعد واقع ہو۔ اُس اِسم کو مفعول معہٗ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را با عمرو۔ یعنی میں نے عمرو کو بھی زید کے ساتھ مارا۔ عمرو مفعول معہٗ ہے۔ اور مفعول معہٗ شریک مفعول بہٖ کا ہوتا ہے +

(۴) مفعول مطلق عموماً اُس فعل کا مصدر ہوتا ہے۔ جس کا یہ مفعول مطلق ہے۔ اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ اور اُس کے آخر یائے معروف بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے زدم زید را زدنی یعنی مارا میں نے زید کو جو مارنے کا حق تھا۔ کبھی مفعول مطلق وضع بیان کرنے کے واسطے آتا ہے۔ اُس وقت اُس کے آخر یائے معروف نہیں لاتے۔ جیسے نشستم نشستنِ امیر۔ یعنی میں امیر کی بیٹھک بیٹھا۔ یعنی امیر کے بیٹھنے

ہے ؟ تو جواب اُس کا ہوگا زید - جان لو - کہ زید مُبتدا ہے +

یاد رکھو - کہ حرف نہ مُبتدا ہوتا ہے - نہ خبر - اور فعل بھی مُبتدا نہیں ہوتا - مگر جُملہ ہوکر خبر ہوتا ہے - جیسے ع یکے روستائی سقط شُد خرش - اِس جُملے میں روستائی مُبتدا ہے - سقط شُد خرش خبر - اِس میں ش ضمیر ہے - جو مُبتدا کی طرف راجع ہے - جس وقت جُملہ خبر ہو - تو جُملے میں ضرور ہے - کہ ایک ضمیر مُبتدا کی طرف پھرے - جیسے سقط شُد خرش میں ش +

فائدہ - بعض مُتعدّی فعلوں کے دو یا دو سے زیادہ مفعول ہوتے ہیں - تو اُس صورت میں فعل فاعل اور مفعولات سے مل کر جُملۂ فعلیہ ہوتا ہے - بعض وقت مفعول پُورا جُملہ ہوتا ہے - خواہ وُہ جُملۂ فعلیہ ہو - خواہ جُملۂ اسمیہ - جیسے دیدم کہ زید کتاب خریدہ اشت +

مفعُولوں کی قِسمیں

تُم نے مفعُول بہٖ اور مفعُولِ ثانی کا حال پڑھ لیا ہے - عربی زبان کی قواعد میں اِن مفعُولوں کے سوا اور مفعُول بھی ہوتے ہیں - فارسی نحویوں نے بھی اُن مفعُولوں کو فارسی قواعد میں داخل کرلیا ہے - وُہ یہ ہیں - مفعُول فیہ - مفعُول معہٗ - مفعُول لہٗ - اور مفعُول مُطلق +

(۱) جس وقت یا مکان میں فعل واقع ہو - اُسے

۲ ۔ جُملۂِ اِسمِیہّ وُہ ہَے ۔ جِس میں کم سے کم دو اِسم مِل کر پُوری بات ہو ۔ اَور سُننے والے کو پُورا فائِدہ حاصِل ہو ۔ اَور بات کی اِبتدا اُس اِسم سے ہو ۔ جِس کے حال سے دُوسرا اِسم خبر دے ۔ اِبتدا والے اِسم کو مُبتدا یا مُسند اِلَیہ کہتے ہیں ۔ دُوسرے اِسم کو خبر یا مُسند ۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂِ اِسمِیہّ ہوتا ہَے ۔ اَور جُملۂِ اِسمِیہّ میں ایک حرفِ ربط کبھی مذکُور ہوتا ہَے ۔ اَور کبھی مخفی ہوتا ہَے ۔ جَیسے زَید نیک اَست و عمرو بد ۔ زَید نیک ہَے ۔ اَور عمرو بد ہَے ۔ زَید مُبتدا اَور نیک خبر ہَے ۔ کیونکہ زَید کے حال سے خبر دیتا ہَے ۔ کِہ وُہ نیک ہَے ۔ اَور اَست ربط کا حرف ہَے ۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂِ اِسمِیہّ ہُوا ۔ اَور اِسی طرح عمرو مُبتدا ہَے ۔ اَور بد خبر ۔ اَور اَست حرف ربط کا اِس قرینے سے کِہ پہلے جُملے میں ہَے ۔ اِس جُملے میں سے محذُوف ہُوا ۔ لیکن معنی میں ملحُوظ ہَے ۔ یِہ مُبتدا بھی خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂِ اِسمِیہّ ہُوا ؂

تُم جان چُکے ہو ۔ کِہ خبر معلُوم کرنے کے لِئے کیا ہَے یا کَیسا ہَے مِلائیں ۔ تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے ۔ اُس کو خبر سمجھیں ۔ اَور خبر کے ساتھ کَون ہَے مِلائیں ۔ تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے ۔ اُس کو مُبتدا جانو ۔ جَیسے زَید نیک اَست میں جب کہو گے ۔ زَید کیا ہَے ؟ جواب یِہ ہوگا ۔ کِہ نیک ۔ معلُوم ہُوا ۔ کِہ لفظِ نیک خبر ہَے ۔ اَور جب کہو گے ۔ کِہ کَون نیک

جُملۂ فعلیہ میں فعل ماضی یا مُضارِع یا حال یا مستقبل ہو۔تو اُس کو جُملۂ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں ۔ اگر جُملے میں فعل امر یا فعل نہی ہو۔ تو اُس کو جُملۂ فعلیہ انشائیہ کہتے ہیں۔ جیسے بیا و میا۔ دونو فعل با فاعل جُملۂ فعلیہ انشائیہ ہیں ۔اَور جیسے زید را بزن ۔ زید کو مار۔ بزن فعل با فاعل ۔زید اُس کا مفعُول۔ فعل با فاعل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فعلیہ انشائیہ ہُوا +

افعالِ ناقصہ اپنے اِسم اَور خبر کے ساتھ مِل کر اَور گُفتن کے مشتقات اپنے فاعل اَور مفعُول اَور مقُولے کے ساتھ مِل کر جُملۂ فعلیہ ہوتے ہیں ۔ جیسے زید دانا بُود۔ زید دانا تھا۔ بُود افعالِ ناقصہ میں سے ہَے۔ اِسم اَور خبر کو چاہتا ہَے ۔زید اُس کا اِسم اَور دانا اُس کی خبر ہے۔بُود اپنے اِسم اَور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا۔ بعضے اِس کو جُملۂ اِسمیہ کہتے ہیں۔ اَور گُفتمش بنشیں۔گُفتم فعل با فاعل۔ش مفعُول بہٖ۔ بنشیں فعل با فاعل۔فعل با فاعل جُملۂ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقُولہ ہُوا گُفتم کا۔گُفتم فعل با فاعل ساتھ مفعُول اَور مقُولے کے مِل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا + جو جُملہ مقُولہ ہوتا ہَے۔کبھی اُس پر کاف بھی لاتے ہیں۔جیسے گُفتم کہ کتاب بیار ۔اِس کاف کو کافِ سرِ جُملہ یا کافِ بیانیہ کہتے ہیں۔یہ جُملہ بیان ہوتا ہے ایں محذُوف کا ۔ یعنی گُفتم ایں کہ کتاب بیار +

اُس کو مُسنَد کہتے ہیں۔ اِسم مُسنَد اور مُسنَد اِلَیہ دونو اور فِعل صرف مُسنَد اور حرف نہ مُسنَد اِلَیہ اور نہ مُسنَد ہوتا ہے۔ مُرکّب تام کو مُرکّبِ مُفید یا جُملہ بھی کہتے ہیں۔

کلامِ ناقِص وُہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصِل نہ ہو۔ بلکہ اِنتظار باقی رہے۔ جیسے غُلامِ زَید۔ مردِ نیک۔ اَیسے کلام کو مُرکّبِ غیر مُفید بھی کہتے ہیں۔

کلام تام کا بیان

کلامِ تام یا جُملے کی دو قِسمیں ہیں۔ جُملۂِ فِعلیّہ اور جُملۂِ اِسمیّہ۔

ا۔ جُملۂِ فِعلیّہ وُہ مُرکّب ہے۔ جس میں فِعل اور اِسم سے مِل کر بات پُوری ہو۔ فِعل مُسنَد ہوتا ہے۔ اور فاعِل مُسنَد اِلَیہ۔ اگر اُس میں فِعل لازِم ہے۔ تو وُہ فِعل صرف فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂِ فِعلیّہ ہو جائیگا۔ جیسے زَید رفت۔ رفت فِعل۔ زَید اُس کا فاعِل ہے۔ فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂِ فِعلیّہ ہُوا۔ اگر جُملے میں مُتعدّی فِعل ہے۔ تو وُہ فِعل فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂِ فِعلیّہ ہوگا۔ جیسے زَید عمرو را زَد۔ زَید نے عمرو کو مارا۔ زد فِعل۔ زَید اُس کا فاعِل۔ عمرو اُس کا مفعُول۔ را علامت مفعُول کی۔ فِعلِ مُتعدّی فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂِ فِعلیّہ ہُوا۔ اگر



نحو وہ علم ہے۔ جس سے کلام کے اجزا کو جوڑنا اور کھولنا اور اُن کا آپس کا لگاؤ معلوم ہوتا ہے۔ اور اُس سے فائدہ یہ ہے۔ کہ اُس علم کا جاننے والا ایسی غلطی سے بچا رہتا ہے۔ جس سے کلام سمجھ میں نہ آئے۔ یا مطلب ٹھیک نہ سمجھا جائے۔ اور اِس میں کلمہ اور کلام دونو سے بحث ہوتی ہے +

کلام یا مُرکّب کا بیان

کلام وہ مُرکّب ہے۔ جو کم سے کم دو کلموں سے بنا ہو۔ اور زیادہ کی حد نہیں۔ کلام یا مُرکّب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کلامِ تام۔ دُوسرا کلامِ ناقص + کلامِ تام وُہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل ہو۔ یعنی اُسے معلوم ہو جائے۔ کہ کہنے والا کچھ خبر دیتا ہے۔ یا کچھ چاہتا ہے۔ اور اُس میں مُسند اِلیہ۔ مُسند اور اِسناد کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے زید آمد۔ زید مُسند اِلیہ اور آمد مُسند ہے۔ اور جو لگاؤ ان میں ہے۔ اُسے اِسناد کہتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ جس کی طرف اِسناد کی جائے۔ اُس کو مُسند اِلیہ کہتے ہیں۔ اور جس کی اِسناد کی جائے۔

پُوری بات ہَے مفعُول رہا ہے خواہم کا +
پوشیدہ نہ رہے - کہ ترا بہ بینم مصدر کے معنی
میں ہَے - یعنی مے خواہم دیدن تو +

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ وُہ فعل ہَیں - جن کا فاعل اَور مفعُول
نہیں ہوتا - بلکہ وُہ اِسم اَور خبر کو چاہتے ہَیں - فاعل
کے پہچاننے کے قاعدے سے اُن کا اِسم - اَور مفعُول
کے پہچاننے کے قاعدے سے اُن کی خبر عبارت میں
معلُوم کرتے ہَیں - اَور اُن فعلوں کے مصدر یہ ہَیں -
بُودن اَور شُدن - اَور مُرادِف اِن کے گشتن اَور گردیدن -
اَور ہشت اَور نیشت کو بھی افعالِ ناقصہ سے گنتے
ہَیں - جَیسے زَید دانا بُود - زَید دانا شُد - زَید
دانا گشت - زَید دانا گردید - زَید دانا ہشت -
زَید دانا نیشت - زَید اِن کا اِسم اَور دانا اِن کی
خبر ہَے - اَور کبھی اشت بھی ہشت کے معنی میں
آتا ہَے - اِسم اَور خبر کو چاہتا ہَے - اَور اَور فعلوں
کی طرح ہشت اَور نیشت کے بھی چھ چھ صیغے ہَیں -
ہشت - ہشتند - ہشتی - ہشتید - ہشتم - ہشتیم + نیشت
نیشتند - نیشتی - نیشتید - نیشتم - نیشتیم - فقط یہی گردان
اِستعمال میں آتی ہَے +

کبھی نہیں لاتے ۔ اگر مفعول بہٖ انسان ہو ۔ تو اکثر
لاتے ہیں ۔ مثال اُس کی آگے گزری +

بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں ۔ ان
فعلوں کے مصدر یہ ہیں ۔ دانستن ۔ یافتن ۔
انگاشتن ۔ نگریستن ۔ دادن ۔ بخشیدن وغیرہ ۔
جیسے زید را دانا دانستم ۔ دانستم فعل با فاعل ۔
زید مفعول بہٖ ۔ دانا مفعول ثانی ۔ اسی طرح زید را
دانا انگاشتم ۔ اور کبھی اُن کا مفعول ثانی مذکور
نہیں ہوتا ۔ جیسے او را بخشیدم ۔ بخشیدم فعل
با فاعل ۔ او مفعول بہٖ ۔ را مفعول کا نشان +

گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں ۔
پہلا مفعول مفعول بہٖ کہلاتا ہے ۔ اور دوسرے کو
مقولہ کہتے ہیں ۔ مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے ۔ یعنی
پوری بات ۔ جیسے گفتمش در خانہ بنشیں ۔ کبھی اُس
کا مفعول بہٖ محذوف بھی ہوتا ہے ۔ جیسے ع فلک
گفت احسنت مہ گفت زہ + فلک فاعل پہلے گفت
کا اور مہ فاعل ہے دوسرے گفت کا ۔ احسنت مقولہ
ہے پہلے گفت کا ۔ زہ مقولہ ہے دوسرے گفت کا ۔
اور جس کو فلک و مہ نے کہا ۔ وہ محذوف ہے ۔ اور
کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے ۔ جیسے ثنا گفتم ۔
ثنا اسم مفرد ہے مقولہ گفتم کا ۔ اور کبھی مفعول بہٖ
جملہ ہوتا ہے ۔ یعنی پوری بات ۔ جیسے مے خواہم
ترا بہ بینم ۔ مے خواہم فعل با فاعل ۔ ترا بہ بینم

زَید - پس زَید مفعُولِ مالم یُسَمَّ فاعِلہٗ ہے گشتہ شُد فِعلِ مجہُول کا ✦

یاد رکھو - کہ فاعِل اِسْم ہوتا ہے - فِعل اَور حرف نہیں ہوتا - بلکہ جو اِسْم کہ اُس کے اُوپر حرف لگا ہو - وُہ اِسْم بھی فاعِل نہیں ہوتا - اَور کبھی فاعِل مُرکّب بھی ہوتا ہے - جیسے پدرِ زَید رفت - رفت کا فاعِل پدرِ زَید ہے - جو مُرکّب ہے - اِسی طرح سے غُلامِ پدرِ زَید رفت ✦

اگر فِعلِ مُتعدّی کا مفعُول معلُوم کرنا ہو - تو اُس فِعل کے اُردُو ترجمے کے ساتھ کیا یا کِس دونو لفظوں میں سے جو لفظ مُحاورۂ اُردُو کے مُوافِق موزُوں ہو - اُس لفظ کو مِلاؤ - جو کلِمہ اُس کا جواب ہو سکے - وُہی کلِمہ مفعُول اُس فِعل کا ہے - جیسے زَید طعام خوُرد - زَید نے طعام کھایا - جب کہو گے زَید نے کیا کھایا ؟ تو جواب اُس کا طعام ہوگا - پس طعام مفعُول ہے خوُرد کا - اَور زَید فاعِل ہے - اَور زَید بکر را زد - زَید نے بکر کو مارا - جب کہو گے - کِس کو زَید نے مارا ؟ تو جواب یہی ہوگا - کہ بکر کو - پس بکر مفعُول ہے زد کا - اَور لفظِ را نِشان مفعُول کا ہے - اَور زَید فاعِل ہے زد کا - اِس مفعُول کو عربی میں مفعُولِ بہٖ کہتے ہیں - کیونکہ فِعل اِس پر واقع ہوتا ہے - جیسے اِس مِثال میں مار بکر پر واقع ہُوئی - اَور لفظِ را نِشان مفعُول کا کبھی لاتے نہیں -

ہے؟ یہی کہوگے۔ کہ زید۔ پس زید فاعل ہے رفت کا۔ اِسی طرح سے زید زد۔ زید نے مارا۔ جب ہم نے کہا۔ کہ کس نے مارا؟ یہی جواب دوگے۔ کہ زید نے۔ پس زید فاعل ہے زد کا +

یاد رہے۔ کہ فاعل کا ہونا ضرور ہے۔ جہاں کہیں فاعل لفظ میں ظاہر نہ ہو۔ ضمیر واحد غائب کی جو فعل کے صیغۂ واحد غائب میں پوشیدہ ہے۔ اور وہ لفظِ او ہے۔ جس کا ترجمہ وہ یا اُس نے ہے۔ وہی ضمیر فاعل صیغۂ واحد غائب میں ہوگی۔ اور صیغۂ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی لفظِ ند ہے۔ جس کا ترجمہ وہ یا اُنھوں نے ہے۔ اِسی ضمیر کو صیغۂ جمع غائب کا فاعل کہینگے۔ جیسے رفت۔ وہ گیا۔ لفظِ او فاعل ہے رفت کا۔ اور رفتند۔ وہ گئے۔ لفظِ آنہا فاعل ہے رفتند کا +

یاد رکھو۔ کہ ضمیر جس کی طرف پھرتی ہے۔ اُس کو اُس ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔ جیسے زید آمد و نشست۔ یعنی زید آیا اور بیٹھا۔ نشست میں ضمیر ہے جو پھرتی ہے زید کی طرف۔ زید مرجع ہے اُس ضمیر کا۔ جس طرح فعلِ معروف کا فاعل پہچاننا تم نے معلوم کیا۔ اُسی طرح فعلِ مجہول کا مفعولِ مالم یسمّ فاعلہٗ بھی کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کرو۔ جیسے زید کشتہ شد۔ یعنی زید مارا گیا۔ جب کہوگے۔ کون مارا گیا؟ تو جواب یہی ہوگا۔ کہ

بعض مصدر ایسے ہیں۔ کہ لازم اور متعدّی دونو طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے تافتن۔ آموختن۔ آمیختن۔ آویختن۔ افروختن۔ افزودن۔ افشردن۔ انگیختن۔ پختن۔ پوشیدن پیوستن۔ دوختن۔ راندن۔ ریختن۔ سوختن۔ شکستن۔ گشادن۔ گداختن۔ گسستن +

فعل کے فاعل اور مفعول کی پہچان

واحد حاضر۔ جمع حاضر اور واحد متکلم اور جمع متکلم کا صیغہ فعل با فاعل ہے۔ کیونکہ اُن کا فاعل اُن کے ساتھ ہے۔ حاضر کے دونو صیغوں کا فاعل مخاطب ہے۔ جیسے کردی۔ تُو نے کیا۔ کردید۔ تم نے کیا۔ لفظِ تُو اور تُم فاعل ہیں۔ اور متکلّم کے دونو صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے۔ جیسے کردم۔ مَیں نے کیا۔ کردیم۔ ہم نے کیا۔ لفظ مَیں اور ہم فاعل ہیں + ان چاروں صیغوں کا تو فاعل معلوم ہو گیا۔ اب غائب کے دونو صیغوں کا فاعل معلوم کرنا چاہئے۔ ان دونو صیغوں میں سے جس کا فاعل معلوم کرنا چاہو۔ اُس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظِ کون یا کس نے ان دونو لفظوں میں سے جونسا لفظ محاورۂ اُردو میں ٹھیک ہوتا ہو۔ ملاؤ۔ جو لفظ عبارت میں اُس کا جواب ہو سکے۔ اُس لفظ کو فاعل اِس فعل کا جانو۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ جب ہم نے کہا۔ کون گیا

فعلِ لازم کو مُتعدّی اور مُتعدّی کو مُتعدّیُ المُتعدّی بنانے کا قاعدہ

اگر مصدرِ لازم کو مُتعدّی بنایا چاہو۔تو مصدرِ لازم کے امرِ حاضر معرُوف کے آخر فتحہ دے کر الِف اور نُونِ غُنّہ یا الِف اور نُون اور یائے معرُوف زیادہ کرکے دن علامت مصدر کی لگا دو۔مصدرِ مُتعدّی ہو جائیگا۔ اور اُس کے سب فعل مُتعدّی ہونگے۔جیسے ترسیدن مصدرِ لازم تھا۔اور اُس کا امرِ حاضر معرُوف ترس۔ اِس کے آخر الِف اور نُونِ غُنّہ اور لفظِ دن زیادہ کیا۔ ترساندن ہُوا۔اور جب الِف اور نُون کے بعد یائے معرُوف بھی بڑھائی گئی۔تو ترسانیدن ہوگیا۔پس ترساندن اور ترسانیدن دونو مصدر مُتعدّی ہیں۔جس قدر فعل اِس سے بنائے جائینگے۔وُہ مُتعدّی ہونگے ✦

اِسی طرح فعلِ مُتعدّی کو مُتعدّیُ المُتعدّی بنالیتے ہیں۔جیسے خوردن سے خورانیدن اور نوشیدن سے نوشانیدن ✦

بعض فعلِ لازم یا مُتعدّی ایسے ہوتے ہیں۔کہ اُن کا مُتعدّی اور مُتعدّیُ المُتعدّی نہیں بن سکتا۔ ایسے مصدروں کو فعلِ لازم محدُود یا فعلِ مُتعدّی محدُود کہتے ہیں۔جیسے رفتن۔دیدن وغیرہ ✦

۱۔ اُمرِ واحد حاضر کے آخری حرف کو مکسور کر کے ش ساکن زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پرورش۔ آفرینش +

۲۔ کبھی امرِ واحد حاضر کا صیغہ ہی حاصلِ مصدر کے معنی دیتا ہے۔ جیسے سوز اور گداز +

۳۔ کبھی ماضی مطلق کا صیغۂ واحد غائب حاصلِ مصدر کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو +

۴۔ کبھی ایک ہی مصدر کے ماضی اور امرِ واحد حاضر کے ملانے سے۔ جیسے گفتگو۔ جستجو +

۵۔ کبھی ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد لفظِ ار زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے گفتار۔ رفتار +

۶۔ کبھی امر واحد حاضر کے بعد ہ زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے خندہ۔ گریہ +

اِسمِ حالیہ وہ اِسمِ مشتق ہے۔ جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے۔ جیسے زید خنداں مے آمد۔ اِس میں خنداں اِسمِ حالیہ ہے۔ اِس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ اُمرِ واحد حاضر کے آخری حرف کو فتحہ دے کر ان زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے خند سے خنداں۔ رَو سے رواں۔ پرور سے پروراں۔ پالتا ہُوا +

بعض وقت اِسمِ ظرف اور اِسمِ آلہ بھی مشتق آتے ہیں۔ جیسے مردُم خیز۔ قط زن +

فارسی میں عربی زبان کا اِسمِ فاعِل بھی اِستِعمال کرتے ہیں۔ اُس کا وزن فاعِل کا ہوتا ہے۔ جیسے حاکِم۔ عادِل۔ کامِل وغیرہ +

اِسمِ مفعُول وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت کرے۔ جس پر فِعل واقع ہو۔ جیسے کردہ۔ آمیختہ۔ اِس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اِسمِ مفعُولِ قیاسی۔ (۲) اِسمِ مفعُولِ سماعی +

اِسمِ مفعُولِ قیاسی ماضی مُطلق کے آخر حرف کو فتحہ دے کر ہ لگاتے ہیں۔ جیسے کرد۔ رفت۔ دید سے کردہ۔ رفتہ۔ دیدہ۔ اِس کے دو صیغے ہوتے ہیں۔ ایک واحد۔ دُوسرا جمع۔ جمع کا صیغہ بنانے کے لئے واحد کی آخر کی ہ کو گاف سے بدل کر ال علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے دیدہ سے دیدگاں۔ رفتہ سے رفتگاں +

اِسمِ مفعُولِ سماعی اِس طرح بناتے ہیں :-

۱- اِسم اَور اَمر کے مِلنے سے۔ جیسے مصلحت آمیز +

۲- اِسم اَور ماضی مُطلق کے مِلنے سے۔ جیسے دست پُخت +

عربی کا اِسمِ مفعُول بھی فارسی میں مُستعمل ہے۔ اَور وُہ اکثر مفعُول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مقتُول۔ مجرُوح +

حاصِلِ مصدر وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو فِعل کا اثر یا اُس کی کیفیّت ظاہر کرے۔ جیسے سوزِش۔ آمیزِش وغیرہ۔ یہ کئی طرح سے بنتا ہے +

کرے - جس سے فعل صادر ہو - یا جس میں قائم ہو۔ جیسے روندہ - ہیرندہ - اس کے بنانے کا طریق یہ ہے - کہ امر واحد حاضر کے آخر حرف کو مکسور کرکے لفظ ندہ آخر میں لگاتے ہیں - اور امر واحد حاضر پر اگر ب ہو - تو گرا دیتے ہیں - جیسے بپرور سے پروندہ۔ بکن سے کنندہ - اگر امر کے آخر میں الف یا واو ہو تو کبھی ندہ لگانے سے پہلے ایک ی زیادہ کی جاتی ہے۔ جیسے گو سے گویندہ - فرما سے فرمایندہ +

جو اسم فاعل لفظ ندہ کے لگانے سے بنتا ہے۔ اس کو اسم فاعل قیاسی کہتے ہیں - اسم فاعل اور طرح سے بھی بناتے ہیں - اس کو اسم فاعل سماعی کہتے ہیں۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے :-

۱ - ایک اسم اور امر مل کر - جیسے کارکن - دستگیر +

۲ - امر حاضر کے بعد الف لگانے سے - جیسے دانا بینا +

۳ - اسم کے بعد گار - گر - مند - ور - گیں - ناک - بان - چی علامتوں میں سے کسی ایک کے لگانے سے - جیسے خدمتگار - آہنگر - خردمند - ناجور - اندوہگیں - دردناک - فیلبان - توپچی +

اسم فاعل کے دو صیغے ہوتے ہیں - ایک واحد - دوسرا جمع - اسم فاعل کی جمع بنانے کے لئے واحد کی ہ کو گاف سے بدل کر ان علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں - جیسے روندہ سے روندگان +

نامِ گردان	واحد	جمع	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
نہی غائب معروف اِستمراری	باید کہ نہ پژوژدہ باشد	باید کہ نہ پژوژدہ باشند	باید کہ نہ پژوژدہ باشم	باید کہ نہ پژوژدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالتے رہیں
نہی غائب مجہُول اِستمراری	باید کہ نہ پژوژدہ شُدہ باشد	باید کہ نہ پژوژدہ شُدہ باشند	باید کہ نہ پژوژدہ شُدہ باشم	باید کہ نہ پژوژدہ شُدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالا جاتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جاتے رہیں

اسمائے مُشتق

تم اِن کی تعریف پڑھ چکے ہو۔ یہ وُہ کلمے ہیں۔ جو اِسم مصدر سے بنتے ہیں۔ اَور اُس کے معنی اَور مادّہ اُن میں مَوجُود ہوتا ہے۔ مگر زمانے کا تعلّق یا لگاؤ بالکُل نہیں ہوتا۔ اِن کی قسمیں یہ ہیں۔ (۱) اِسمِ فاعِل۔ (۲) اِسمِ مفعُول۔ (۳) اِسمِ حاصِلِ مصدر۔ (۴) اِسمِ حالیہ۔ بعض وقت اِسمِ ظرف اَور اِسمِ آلہ بھی اسمائے مُشتق ہوتے ہیں +

اِسمِ فاعل وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعلِ امرِ غائب معروفِ استمراری	باید کہ پروزدہ باشد	باید کہ پروزدہ باشند	باید کہ پروزدہ باشم	باید کہ پروزدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ میں پالتا رہوں	چاہیئے کہ ہم پالتے رہیں
فعلِ امرِ غائب مجہولِ استمراری	باید کہ پروزدہ شدہ باشد	باید کہ پروزدہ شدہ باشند	باید کہ پروزدہ شدہ باشم	باید کہ پروزدہ شدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ میں پالا جاتا رہوں	چاہیئے کہ ہم پالے جاتے رہیں
نہی حاضر معروفِ استمراری	پروزدہ مباش	پروزدہ مباشید	•	•
ترجمہ	تو نہ پالتا رہ	تم نہ پالتے رہو	•	•
نہی حاضر مجہولِ استمراری	پروزدہ شدہ مباش	پروزدہ شدہ مباشید	•	•
ترجمہ	تو نہ پالا جاتا رہ	تم نہ پالے جاتے رہو	•	•

اَمرِ اِستمراری ماضی شکّیہ سے بنتا ہے۔ جس طرح فعل امر مضارع سے بنایا ہے۔ اس امر کو بھی اُسی طرح ماضی شکّیہ سے بناؤ۔ جیسے پروردہ باشی ماضی شکّیہ حاضر کا صیغہ تھا۔ امرِ حاضر اِستمراری پروردہ باش۔ جس کے معنی ہیں پالتا رہ۔ بنا +

نہی اِستمراری کے بنانے کے واسطے امرِ اِستمراری کے باش کے اُوپر میم مفتوح نہی کا لگاؤ۔ جیسے پروردہ مباش۔ اس کا ترجمہ تُو نہ پالتا رہ۔ کبھی امرِ اِستمراری کے اُوپر لفظِ مے بھی آتا ہے۔ جیسے مے پروردہ باش +

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
فعلِ امرِ حاضر معروف اِستمراری	پروردہ باش مے پروردہ باش	پروردہ باشید مے پروردہ باشید	•	•
ترجمہ	تُو پالتا رہ	تُم پالتے رہو	•	•
فعلِ امرِ حاضر مجہول اِستمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید	•	•
ترجمہ	تُو پالا جاتا رہ	تُم پالے جاتے رہو	•	•

فعلِ نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید	۔	۔
ترجمہ	تو نہ پال	تم نہ پالو	۔	۔
فعلِ نہی حاضر مجہول	پرورده مشو	پرورده مشوید	۔	۔
ترجمہ	تو نہ پالا جا	تم نہ پالے جاؤ	۔	۔
فعلِ نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ نہ پالے	چاہیئے کہ وہ نہ پالیں	چاہیئے کہ میں نہ پالوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالیں
فعلِ نہی غائب مجہول	باید کہ نہ پرورده شود	باید کہ نہ پرورده شوند	باید کہ نہ پرورده شوم	باید کہ نہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ نہ پالا جائے	چاہیئے کہ وہ نہ پالے جائیں	چاہیئے کہ میں نہ پالا جاؤں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جائیں

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف	پرور - بپرور	پرورید - بپرورید	•	•
ترجمہ	تو پال	تم پالو	•	•
فعل امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید	•	•
ترجمہ	تو پالا جا	تم پالے جاؤ	•	•
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالے	چاہیئے کہ وہ پالیں	چاہیئے کہ میں پالوں	چاہیئے کہ ہم پالیں
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ وہ پالا جائے	چاہیئے کہ وہ پالے جائیں	چاہیئے کہ میں پالا جاؤں	چاہیئے کہ ہم پالے جائیں

اِثباتِ فعلِ حالِ معرُوف	مے پروَرد	مے پروَرند	مے پروَری	مے پروَرید	مے پروَرم	مے پروَریم
	ہمے پروَرد	ہمے پروَرند	ہمے پروَری	ہمے پروَرید	ہمے پروَرم	ہمے پروَریم
ترجمہ	وُہ پالتا ہے	وُہ پالتے ہیں	تُو پالتا ہے	تُم پالتے ہو	مَیں پالتا ہوں	ہم پالتے ہیں
نفیِ فعلِ حالِ معرُوف	نمے پروَرد	نمے پروَرند	نمے پروَری	نمے پروَرید	نمے پروَرم	نمے پروَریم
ترجمہ	وُہ نہیں پالتا ہے	وُہ نہیں پالتے ہیں	تُو نہیں پالتا ہے	تُم نہیں پالتے ہو	مَیں نہیں پالتا ہوں	ہم نہیں پالتے ہیں
اِثباتِ فعلِ حالِ مجہُول	پروَردہ مے شوَد	پروَردہ مے شوَند	پروَردہ مے شوی	پروَردہ مے شوید	پروَردہ مے شوَم	پروَردہ مے شویم
ترجمہ	وُہ پالا جاتا ہے	وُہ پالے جاتے ہیں	تُو پالا جاتا ہے	تُم پالے جاتے ہو	مَیں پالا جاتا ہوں	ہم پالے جاتے ہیں
نفیِ فعلِ حالِ مجہُول	پروَردہ نمے شوَد	پروَردہ نمے شوَند	پروَردہ نمے شوی	پروَردہ نمے شوید	پروَردہ نمے شوَم	پروَردہ نمے شویم
ترجمہ	وُہ نہیں پالا جاتا ہے	وُہ نہیں پالے جاتے ہیں	تُو نہیں پالا جاتا ہے	تُم نہیں پالے جاتے ہو	مَیں نہیں پالا جاتا ہوں	ہم نہیں پالے جاتے ہیں

جدولِ گردانہائے فعلِ مضارع و فعلِ حال و امر و نہی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعلِ مضارع معروف	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم
	بپرورد	بپرورند	بپروری	بپرورید	بپرورم	بپروریم
ترجمہ	وہ پالے	وہ پالیں	تو پالے	تم پالو	میں پالوں	ہم پالیں
نفی فعلِ مضارع معروف	نہ پرورد	نہ پرورند	نہ پروری	نہ پرورید	نہ پرورم	نہ پروریم
ترجمہ	وہ نہ پالے	وہ نہ پالیں	تو نہ پالے	تم نہ پالو	میں نہ پالوں	ہم نہ پالیں
اثبات فعلِ مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	وہ پالا جائے	وہ پالے جائیں	تو پالا جائے	تم پالے جاؤ	میں پالا جاؤں	ہم پالے جائیں
نفی فعلِ مضارع مجہول	نہ پرورده شود پرورده نشود	نہ پرورده شوند	نہ پرورده شوی	نہ پرورده شوید	نہ پرورده شوم	نہ پرورده شویم
ترجمہ	وہ نہ پالا جائے	وہ نہ پالے جائیں	تو نہ پالا جائے	تم نہ پالے جاؤ	میں نہ پالا جاؤں	ہم نہ پالے جائیں

یا پژوڑدہ مے شُود +

امرِ حاضر مُضارِع حاضر سے بنتا ہے۔جب مُضارِع حاضر سے آخر کا حرف اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کروگے۔تو امرِ حاضر بن جائیگا۔جیسے پژوری۔بپژوری اور پژوڑدہ شوی سے پژور۔بپژور اور پژوڑدہ شو +

اِسی طرح سے زئی اور بزئی سے زنی بزنی +

فِعلِ امر کے صِرف دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے اکثر اِستِعمال میں آتے ہیں۔بعض اوقات غائب پر بھی حُکم کیا جاتا ہے۔اُس وقت مُضارِع واحد غائب کے صیغے پر لفظِ ب زیادہ کیا جاتا ہے۔جیسے بروَد اور بروَند۔کبھی کبھی باید کہ۔لازم کہ۔مُناسب کہ مُضارِع مُثبت کے صیغوں پر لگا کر فِعلِ امر بنا لیا کرتے ہیں۔جیسے باید کہ روَد اور لازم کہ داند +

فِعلِ نہی۔اِس فِعل کے بھی عمُوماً دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے مُستَعمل ہیں۔یہ امر سے بنتا ہے یعنی معرُوف معرُوف سے اور مجہُول مجہُول سے اِس طرح کے فِعلِ امر واحد حاضر پر میم مفتُوح نہی کا لگا دیتے ہیں۔جیسے مپژور اور مپژورید اور پژوڑدہ مشو اور پژوڑدہ مشوید نہی واحد غائب اور جمع غائب بعَینہٖ فِعلِ مُضارِع معرُوف اور مجہُول نفی کے صیغے ہوتے ہیں۔بعض وقت فِعلِ مُضارِع منفی پر باید کہ۔لازم کہ اور مُناسب کہ لگا کر نہی بنا لیا کرتے ہیں +

مُضارِع	معنئے مصدر	مصدر	مُضارِع	معنئے مصدر	مصدر
سپوزد	زور سے داخل کرنا اور نکالنا	سپوختن	قطرہ زند	جلدی کرنا	قطرہ زدن
ماند	مارنشد ہونا	مارنشستن	اِشپرد	پامال کرنا	اِشپردن
موید	نوحہ کرنا	موئیدن	افساید	منتر پڑھنا	افسائیدن
یازد	ٹہلنا قصد کرنا	یازیدن	آوبارد	بغیر چبانے کے نگل جانا	آوباردن آوباریدن

مُضارِع مجہول بنانے کا آسان قاعدہ یہ ہے۔کہ جس مصدر سے مُضارِع مجہول بنانا ہو۔اُس کے ماضی مُطلق کے بعد ہائے لگا کر شُدن مصدر کے مُضارِع کا وُہی صیغہ جو بنانا مطلوب ہے۔لگا دو۔جیسے پروردن مصدر سے مُضارِع مجہول کے صیغے یہ ہونگے۔پروردہ شوَد۔پروردہ شوند۔پروردہ شوی۔پروردہ شوید۔پروردہ شوم۔پروردہ شویم۔گردانیں آگے لکھی جائینگی +

فائدہ۔جس طرح بائے مُوحدہ زائد ماضی پر آتی ہے۔اُسی طرح اور اُنہی حرکتوں سے مُضارِع پر بھی آتی ہے۔جیسے بپرورد۔بچیند۔بگوید +

فعلِ حال بنانا چاہو۔تو فعلِ مُضارِع کے اُوپر لفظِ مے یا ہمے زیادہ کرو۔جیسے مے پرورد فعلِ حالِ معروف ہے۔اور اگر فعلِ حال مجہول بنانا چاہو۔تو مُضارِع مجہول کے پہلے لفظ مے یا ہمے لگا دو۔جیسے مے پروردہ شوَد

مصدر	معنئ مصدر	مضارع
آتش پختن	تدبیر کرنا	آتش پزد
در افتادن	بحث کرنا	در افتد
در برآوردن	بند کرنا	در برآورد
بازی خوردن	فریب کھانا	بازی خورد
بار افگندن	فروکش ہونا	بار افگند
بجاں آمدن	عاجز ہونا	بجاں آید
برسر آمدن	غالب ہونا	برسر آید
بار بستن اور بنہ بستن	سفر کرنا	بار بندد اور بنہ بندد
پوست کندن	عیب بیان کرنا	پوست کند
پہلو نہادن	لیٹنا	پہلو نہد
تن زدن	چپ ہونا	تن زند
حرف زدن	بولنا	حرف زند
خط کشیدن	محو کرنا رکھنا	خط کشد

مصدر	معنئ مصدر	مضارع
در خوردن	ملنا	در خورد
در گرفتن	اثر کرنا موافق آنا	در گیرد
دست شستن	نا امید ہونا	دست شوید
دست دادن	میسر ہونا	دست دہد
دست یافتن	غالب ہونا	دست یابد
رخت افگندن	اترنا ٹھیرنا	رخت افگند
رو ساختن	شرمندہ ہونا	رو سازد
رو فگندن	عاجزی کرنا	رو فگند
زباں دادن	وعدہ دینا	زباں دہد
سر کردن	شروع کرنا	سر کند
طرف گرفتن	حمایت کرنا	طرف گیرد
طرح انداختن	بنیاد ڈالنا	طرح اندازد
علم شدن	ظاہر ہونا	علم شود

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
رخیدن	ٹیڑھا ہونا	رخید
در آرئیدن	آواز کرنا	در آید
درفشیدن	چمکنا	درفشد
ولیدن	دلنا	ولد
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
ریدن	ہگنا	رید یا ریند
ریشتن	ہگنا	ریسد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
سُرفیدن	کھانسنا	سُرفد
سُنبیدن	سوراخ کرنا	سُنبد
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد
شکوخیدن	پھسلنا گھوڑے کا رگر پڑنا	شکوخد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
غُرّیدن	شور کرنا	غُرّد
فارزیدن	جمائی لینا	فارزد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد
کاریدن	بونا	کارد
گنجیدن	سمانا	گنجد
ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ہازیدن	دیکھنا رونا	ہازد
یارستن	طاقت رکھنا	یارد
آستین افشاندن	رد کرنا آفریں کرنا	آستیں افشاند

	یاے تحتانی	آراشتن	آراید
	ن	شکشتن	شکند
س	ن و د مہملہ	بشتن۔ پیوشتن	بندد۔ پیوندد
	ز معجمہ	برخاشتن	برخیزد
	ل	گسستن	گسلد
	ز معجمہ	افروختن۔ سوختن	افروزد۔ سوزد
خ	س مہملہ	شناختن	شناسد
	ش معجمہ	فروختن	فروشد
ن	مسلم بقید تحریک	راندن	راند
	ا و ی	فرمودن	فرماید
و	مسلم بقید تحریک	بودن	بود
	ا و ش معجمہ	بودن	باشد
ی	مسلم بقید تحریک	رسیدن	رسد
	محذوف	کشیدن	کشد

ہیں۔ جیسے خموشیدن سے خموشد۔ حرفوں کے بدلنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلّم رکھنے کا اور حذف کرنے کا کوئی قاعدہ کلّیہ نہیں۔ اِسی سبب سے مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے۔ اور سوا اِس کے بعض مصدروں کا مضارع آتا ہی نہیں۔ جیسے آغشتن +

اِن حرفوں کے بدل جانے اور اور تغیّرات کی مثالیں اِس جدول سے دریافت کرو۔ جدول یہ ہے:۔

صیغۂ مضارع	مصدر	وُہ حرف یا حروف جن کے ساتھ مصدر کی علامت دُور کرنے کے بعد لفظ کا آخری حرف بدلتا ہے +	وُہ حرف جو علامتِ مصدر کے اوّل ہوتا ہے +
گردد	گشتن	ر مُہملہ و د مُہملہ	ش مُعجمہ
نویسد	نوشتن	ی و س مُہملہ	
ہلد	ہشتن	ل	
کشد	کُشتن	مسلّم بعدِ تحریک	

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
حروفِ علامت	د دالِ مُہملہ ساکن	ند نُونِ ساکن و دالِ مُہملہ مَوقُوف	ی یائے تحتانی معروف	ید یائے مجہُول و دالِ مَوقُوف	م میم ساکن	یم یائے مجہُول و میم مَوقُوف
حرکتِ ماقبل حروفِ علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال پروریدن	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مصدر کی علامت دُور کرتے ہیں۔ تو جو لفظ باقی رہتا ہے۔ اُس کا آخری حرف اِن گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ جو اِس فِقرے شُترِ فم از سخُن وَے میں جمع ہیں۔ اَور وہ حرف مُضارِع واحد غائب بناتے وقت کبھی ایک حرف سے بدلتا ہے۔ جیسے آمدن سے آید دادن سے دِہد۔ اَور کبھی دو حرفوں سے۔ جیسے خُفتن سے خُسپد۔ نِوشتن سے نِویسد۔ اَور کبھی اُس کے بعد ایک اَور حرف زِیادہ کرتے ہیں۔ جیسے چیدن سے چینَد۔ اَور کبھی اُس کے آخری حرف کو حرکت دے کر مُسلّم رکھتے ہیں۔ جیسے کندن سے کند۔ اَور کبھی حذف کرتے

فعلِ مُضارع وُہ فعل ہے۔ جو زمانۂ حال اَور مُستقبل دونو کو ظاہر کرتا ہَے۔ تم نے مفتاحُ الصّرف میں پڑھا ہے۔ کہ یہ فعل مصدر سے بنایا جاتا ہَے۔ یعنی مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہتا ہے۔ اُس کے آخری حرف کو کبھی ایک حرف سے کبھی دو حرفوں سے بدل کر اَور کبھی اِس لفظ کے آخر میں دالِ ساکن لگا کر اَور کبھی اُس کے آخری حرف کو حذف کرکے مُضارع بناتے ہَیں۔ بعض شخص اِس فعل کو ماضی مُطلق سے بناتے ہَیں۔ اصل میں بات ایک ہی ہَے۔ کیونکہ مُضارع بنانے کے وقت وُہ ماضی کے آخر کا حرف بھی دُور کر دیتے ہَیں۔ مصدر سے مُضارع بنانے کے کئی قاعدے ہَیں۔ سب سے آسان قاعدہ یہ ہَے۔ کہ مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہے۔ اُس کے بعد مُضارع کا جو صیغہ بنانا ہو۔ اُس کی علامت لگا دو۔ جیسے کندن سے کند۔ جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی ہو۔ اُس کے ماقبل کو کسرہ دیتے ہَیں۔ اَور جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی نہ ہو۔ اُس کا ماقبل مفتوح کرتے ہَیں۔ علامت کے حرُوف اَور فتحہ اَور کسرے کا مقام اِس جدول سے دریافت کرو:—

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
•	•	نہ پروردمے	•
•	•	مَیں نہ پالتا	•
•	•	پروردہ شُدمے	•
•	•	مَیں پالا جاتا	•
•	•	نہ پروردہ شُدمے	•
		پروردہ نہ شُدمے	•
•	•	مَیں نہ پالا جاتا	•
خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
تُو پالیگا	تُم پالوگے	مَیں پالُونگا	ہم پالینگے
نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
تُو نہ پالیگا	تُم نہ پالوگے	مَیں نہ پالُونگا	ہم نہ پالینگے
پروردہ خواہی شُد	پروردہ خواہید شُد	پروردہ خواہم شُد	پروردہ خواہیم شُد
تُو پالا جائیگا	تُم پالے جاؤگے	مَیں پالا جاؤنگا	ہم پالے جائینگے
نہ پروردہ خواہی شُد	نہ پروردہ خواہید شُد	نہ پروردہ خواہم شُد	نہ پروردہ خواہیم شُد
تُو نہیں پالا جائیگا	تُم نہیں پالے جاؤگے	مَیں نہیں پالا جاؤنگا	ہم نہیں پالے جائینگے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفی فعلِ ماضی تمنّی معروف	نہ پروردے	نہ پروردندے
ترجمہ	وہ نہ پالتا	وہ نہ پالتے
اِثبات فعلِ ماضی تمنّی مجہول	پرورده شُدے	پرورده شُدندے
ترجمہ	وہ پالا جاتا	وہ پالے جاتے
نفی فعلِ ماضی تمنّی مجہول	نہ پرورده شُدے	نہ پرورده شُدندے
	پرورده نہ شُدے	پرورده نہ شُدندے
ترجمہ	وہ نہ پالا جاتا	وہ نہ پالے جاتے
اِثبات فعلِ مُستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد
ترجمہ	وہ پالیگا	وہ پالینگے
نفی فعلِ مُستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد
ترجمہ	وہ نہ پالیگا	وہ نہ پالینگے
اِثبات فعلِ مُستقبل مجہول	پرورده خواہد شُد	پرورده خواہند شُد
ترجمہ	وہ پالا جائیگا	وہ پالے جائینگے
نفی فعلِ مُستقبل مجہول	نہ پرورده خواہد شُد	نہ پرورده خواہند شُد
ترجمہ	وہ نہیں بالا جائیگا	وہ نہیں پالے جائینگے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
پرورده مے شدی	پرورده مے شدید	پرورده مے شدم	پرورده مے شدیم
مے پرورده شدی	مے پرورده شدید	مے پرورده شدم	مے پرورده شدیم
تو پالا جاتا تھا	تم پالے جاتے تھے	میں پالا جاتا تھا	ہم پالے جاتے تھے
نہ پرورده مے شدی	نہ پرورده مے شدید	نہ پرورده مے شدم	نہ پرورده مے شدیم
نمے پرورده شدی	نمے پرورده شدید	نمے پرورده شدم	نمے پرورده شدیم
تو نہیں پالا جاتا تھا	تم نہیں پالے جاتے تھے	میں نہیں پالا جاتا تھا	ہم نہیں پالے جاتے تھے
پرورده باشی	پرورده باشید	پرورده باشم	پرورده باشیم
تو نے پالا ہوگا	تم نے پالا ہوگا	میں نے پالا ہوگا	ہم نے پالا ہوگا
نہ پرورده باشی	نہ پرورده باشید	نہ پرورده باشم	نہ پرورده باشیم
تو نے نہ پالا ہوگا	تم نے نہ پالا ہوگا	میں نے نہ پالا ہوگا	ہم نے نہ پالا ہوگا
پرورده شده باشی	پرورده شده باشید	پرورده شده باشم	پرورده شده باشیم
تو پالا گیا ہوگا	تم پالے گئے ہوگے	میں پالا گیا ہونگا	ہم پالے گئے ہونگے
نہ پرورده شده باشی	نہ پرورده شده باشید	نہ پرورده شده باشم	نہ پرورده شده باشیم
تو نہ پالا گیا ہوگا	تم نہ پالے گئے ہوگے	میں نہ پالا گیا ہونگا	ہم نہ پالے گئے ہونگے
•	•	پرورده مے	•
•	•	میں پالتا	•

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	پرورده مے شد	پرورده مے شدند
	مے پرورده شد	مے پرورده شدند
ترجمہ	وہ پالا جاتا تھا	وہ پالے جاتے تھے
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	نہ پرورده مے شد	نہ پرورده مے شدند
	نمے پرورده شد	نمے پرورده شدند
ترجمہ	وہ نہیں پالا جاتا تھا	وہ نہیں پالے جاتے تھے
اثبات فعل ماضی شکیہ معروف	پرورده باشد	پرورده باشند
ترجمہ	اُس نے پالا ہوگا	اُنہوں نے پالا ہوگا
نفی فعل ماضی شکیہ معروف	نہ پرورده باشد	نہ پرورده باشند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا ہوگا	اُنہوں نے نہ پالا ہوگا
اثبات فعل ماضی شکیہ مجہول	پرورده شده باشد	پرورده شده باشند
ترجمہ	وہ پالا گیا ہوگا	وہ پالے گئے ہونگے
نفی فعل ماضی شکیہ مجہول	نہ پرورده شده باشد	نہ پرورده شده باشند
ترجمہ	وہ نہ پالا گیا ہوگا	وہ نہ پالے گئے ہونگے
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پروردے	پروردندے
ترجمہ	وہ پالتا	وہ پالتے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نہ پرورده شُدستی	نہ پرورده شُدستید	نہ پرورده شُدستم	نہ پرورده شُدستیم
نہ پرورده شُدۂ	نہ پرورده شده اید	نہ پرورده شُده ام	نہ پرورده شُده ایم
تُو نہیں پالا گیا ہے	تُم نہیں پالے گئے ہو	مَیں نہیں پالا گیا ہُوں	ہم نہیں پالے گئے ہیں
پرورده بُودی	پرورده بُودید	پرورده بُودم	پرورده بُودیم
تُو نے پالا تھا	تُم نے پالا تھا	مَیں نے پالا تھا	ہم نے پالا تھا
نہ پرورده بُودی	نہ پرورده بُودید	نہ پرورده بُودم	نہ پرورده بُودیم
تُو نے نہیں پالا تھا	تُم نے نہیں پالا تھا	میں نے نہیں پالا تھا	ہم نے نہیں پالا تھا
پرورده شُده بُودی	پرورده شُده بُودید	پرورده شُده بُودم	پرورده شُده بُودیم
تُو پالا گیا تھا	تُم پالے گئے تھے	مَیں پالا گیا تھا	ہم پالے گئے تھے
نہ پرورده شُده بُودی	نہ پرورده شُده بُودید	نہ پرورده شُده بُودم	نہ پرورده شُده بُودیم
تُو نہیں پالا گیا تھا	تُم نہیں پالے گئے تھے	مَیں نہیں پالا گیا تھا	ہم نہیں پالے گئے تھے
مے پروردی	مے پروردید	مے پروردم	مے پروردیم
ہمے پروردی	ہمے پروردید	ہمے پروردم	ہمے پروردیم
تُو پالتا تھا	تُم پالتے تھے	مَیں پالتا تھا	ہم پالتے تھے
نمے پروردی	نمے پروردید	نمے پروردم	نمے پروردیم
تُو نہیں پالتا تھا	تُم نہیں پالتے تھے	مَیں نہیں پالتا تھا	ہم نہیں پالتے تھے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفی فعلِ ماضی قریب مجہول	نہ پروردہ شُدست نہ پروردہ شُدہ	نہ پروردہ شُدستند نہ پروردہ شُدہ اند
ترجمہ	وُہ نہیں پالا گیا ہے	وُہ نہیں پالے گئے ہیں
اِثبات فعلِ ماضی بعید معرُوف	پروردہ بُود	پروردہ بُودند
ترجمہ	اُس نے پالا تھا	اُنھوں نے پالا تھا
نفی فعلِ ماضی بعید معرُوف	نہ پروردہ بُود	نہ پروردہ بُودند
ترجمہ	اُس نے نہیں پالا تھا	اُنھوں نے نہیں پالا تھا
اِثبات فعلِ ماضی بعید مجہُول	پروردہ شُدہ بُود	پروردہ شُدہ بُودند
ترجمہ	وُہ پالا گیا تھا	وُہ پالے گئے تھے
نفی فعلِ ماضی بعید مجہُول	نہ پروردہ شُدہ بُود	نہ پروردہ شُدہ بُودند
ترجمہ	وُہ نہیں پالا گیا تھا	وُہ نہیں پالے گئے تھے
اِثبات فعلِ ماضی اِستمراری معرُوف	مے پرورد ہمے پرورد	مے پروردند ہمے پروردند
ترجمہ	وُہ پالتا تھا	وُہ پالتے تھے
نفی فعلِ ماضی اِستمراری معرُوف	نمے پرورد	نمے پروردند
ترجمہ	وُہ نہیں پالتا تھا	وُہ نہیں پالتے تھے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
تُو نے پالا	تُم نے پالا	مَیں نے پالا	ہم نے پالا
نہ پروردی	نہ پروردید	نہ پروردم	نہ پروردیم
تُو نے نہ پالا	تُم نے نہ پالا	مَیں نے نہ پالا	ہم نے نہ پالا
پرورده شُدی	پرورده شُدید	پرورده شُدم	پرورده شُدیم
تُو پالا گیا	تُم پالے گئے	مَیں پالا گیا	ہم پالے گئے
نہ پرورده شُدی	نہ پرورده شُدید	نہ پرورده شُدم	نہ پرورده شُدیم
تُو نہ پالا گیا	تُم نہ پالے گئے	مَیں نہ پالا گیا	ہم نہ پالے گئے
پروردشتی	پروردشتید	پروردشتم	پروردشتیم
پروردهٔ	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
تُو نے پالا ہے	تُم نے پالا ہے	مَیں نے پالا ہے	ہم نے پالا ہے
نہ پروردشتی	نہ پروردشتید	نہ پروردشتم	نہ پروردشتیم
نہ پروردهٔ	نہ پرورده اید	نہ پرورده ام	نہ پرورده ایم
تُو نے نہیں پالا ہے	تُم نے نہیں پالا ہے	مَیں نے نہیں پالا ہے	ہم نے نہیں پالا ہے
پرورده شُدشتی	پرورده شُدشتید	پرورده شُدشتم	پرورده شُدشتیم
پرورده شُدهٔ	پرورده شُده اید	پرورده شُده ام	پرورده شُده ایم
تُو پالا گیا ہے	تُم پالے گئے ہو	مَیں پالا گیا ہُوں	ہم پالے گئے ہیں

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
اِثبات فِعلِ ماضی مُطلق معرُوف	پرورد	پروردند
ترجمہ	اُس نے پالا	اُنھوں نے پالا
نفی فِعلِ ماضی مُطلق معرُوف	نہ پرورد	نہ پروردند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا	اُنھوں نے نہ پالا
اِثبات فِعلِ ماضی مُطلق مجہُول	پرورده شُد	پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ پالا گیا	وُہ پالے گئے
نفی فِعلِ ماضی مُطلق مجہُول	نہ پرورده شُد	نہ پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ نہ پالا گیا	وُہ نہ پالے گئے
اِثبات فِعلِ ماضی قریب معرُوف	پروردست	پروردستند
	پرورده	پرورده اند
ترجمہ	اُس نے پالا ہے	اُنھوں نے پالا ہے
نفی فِعلِ ماضی قریب معرُوف	نہ پروردست	نہ پروردستند
	نہ پرورده	نہ پرورده اند
ترجمہ	اُس نے نہیں پالا ہے	اُنھوں نے نہیں پالا ہے
اِثبات فِعلِ ماضی قریب مجہُول	پرورده شُدست	پرورده شُدستند
	پرورده شُده	پرورده شُده اند
ترجمہ	وُہ پالا گیا ہے	وُہ پالے گئے ہیں

نظم

فارسی مصدر سے فارسی فعلوں کے بنانے کے قاعدے

فارسی مصدر کا جانو یہ نشاں
آخر اُس کے تن ہے یا دن میری جاں
فارسی مصدر سے پہلے تُو بنا
ماضیٔ مُطلق میں دیتا ہوں بتا
آخرِ مصدر سے نُوں کو تُو اُٹھا
نون کے ماقبل کی حرکت مٹا
ماضیٔ مُطلق کا پایا جب یہ ڈھب
پھر اُسی سے تُو بنا افعال سب
آخر اُس کے س ت لا اے حبیب
یا فقط ہ تا کہ ہو ماضی قریب
بُود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
شکیّہ ہوتی ہے باشد سے پدید
ماضی اِستمراری اب لے تُو بنا
مے کو اُس پر یا ہمے اُس پر تُو لا
یائے مجہول اس کے آخر تُو لگا
صیغۂ ماضی تمنّی کو بنا
خواہد اُس پر لا کے مُستقبل بنا
اُس کو ثابت رکھ تو خواہد کو پھرا

ہیں۔ تو اگر اِس صیغے کے آخر ہائے مختفی ہو۔ تو الف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پژوژده۔ پژوژده اند۔ پژوژدۂ۔ پژوژده اید۔ پژوژده ام۔ پژوژده ایم۔ ورنہ نہیں +

یاد رہے۔ کہ فارسی کا رسمِ خط یہ ہے۔ کہ اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو۔ اور ی علامت واحد حاضر کی اُس کے ساتھ لگائیں۔ تو حرفِ ی نہیں لکھتے۔ ایک ہمزہ ہائے مختفی پر رکھ کر ای پڑھتے ہیں۔ جیسے پژوژدۂ۔ اگر ماضی کے پہلے الف ہو۔ تو ب زائد یا نونِ نفی اُس پر لانے کے وقت وُہ الف ی سے بدل جاتا ہے۔ جیسے افگند۔ افگنده است سے۔ بیفگند۔ بیفگنده است۔ اگر یہ الف ممدوده ہو۔ تو ایک الف کو ی سے بدل لیتے ہیں۔ اور دُوسرا قائم رہتا ہے۔ جیسے آموخت سے بیاموخت +

فِعلِ مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے۔ جب لفظِ خواہد ماضی مطلق کے اُوپر لاؤگے۔ فعلِ مستقبل بن جائیگا۔ جیسے پژوژد سے خواہد پژوژد +

فائدہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا مسلّم رہتا ہے۔ اور علامتوں کے کلمے خواہد کی دال دُور کرکے آخر میں لگاتے ہیں۔ جیسے خواہد پژوژد۔ خواہند پژوژد۔ خواہی پژوژد۔ خواہید پژوژد۔ خواہم پژوژد۔ خواہیم پژوژد +

مبتدی کے یاد کرنے کے واسطے یہ قاعدے نظم میں لکھے جاتے ہیں +

پالا اور گیا +

اس ماضی کی گردان نہیں - سوا اس کے اور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں - پہلی گردان اثبات معروف کی - دوسری نفی معروف کی - تیسری اثبات مجہول کی - چوتھی نفی مجہول کی +

ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنّی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہیں + پہلا صیغہ واحد غائب کا - علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں - مگر اس صیغے میں او پوشیدہ ہے - جس کے معنی وہ یا اس نے ہیں - جیسے رفت - وہ گیا - پرورد - اس نے پالا + دوسرا صیغہ جمع غائب کا ہے - علامت اس کی ند ہے - جیسے پروردند - انھوں نے پالا + تیسرا صیغہ واحد حاضر کا - علامت اس کی ی معروف ہے - جیسے پروردی - تو نے پالا + چوتھا صیغہ جمع حاضر کا - علامت اس کی ید بیاے مجہول ہے - جیسے پروردید - تم نے پالا + پانچواں صیغہ واحد متکلم کا - علامت اس کی م ہے - جیسے پروردم - میں نے پالا + چھٹا صیغہ جمع متکلم کا - علامت اس کی یم بیاے مجہول ہے - جیسے پروردیم - ہم نے پالا + تم نے ہر ایک قسم کی ماضی کا صیغۂ واحد غائب بنانا سمجھ لیا ہے - باقی صیغے بنانے کے لئے ہر صیغے کی علامتیں سواے ماضی شکیّہ اور تمنّی کے ہر واحد غائب کے آخر میں لگا دو +

جب یہ علامتوں کے کلمے کسی صیغے سے متصل ہوتے

اور مے پڑوڑدہ شُد یا ہے پڑوڑدہ شُد +

فائدہ - لفظِ مے اور ہمے مجہول میں سرِکلمہ بھی لانا دُرُست ہے - اور شُد کے اُوپر بھی - جیسے مے پڑوڑدہ شُد کو پڑوڑدہ مے شُد بھی کہتے ہیں - کبھی ماضی اِستمراری کے آخر یاے مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں - اور کہتے ہیں - مے پڑوڑدے +

ماضی شکّیہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہاے مختفی اور لفظِ باشد زیادہ کرنے سے بناتے ہیں - جیسے پڑوڑدہ باشد - پڑوڑدہ شُدہ باشد +

ماضی تمنّی ماضی مُطلق کے آخر یاے مجہول زیادہ کرنے سے بنایا جاتا ہے - جیسے پڑوڑدے - پڑوڑدہ شُدے +

فائدہ - تمنّی کے معنی آرزُو کے ہیں - اگر یہ ماضی اگر کے لفظ کے بعد واقع ہو - تو معنی آرزُو کے حاصل ہوتے ہیں - جیسے زید اگر پڑوڑدے - چہ شُدے - زید اگر پالتا - تو کیا ہوتا - جب اگر کے بعد واقع نہ ہو - تو ماضی اِستمراری کے معنی پائے جائینگے - یہ بات مُحاورے میں ظاہر ہے - اِس ماضی کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں +

ماضی معطُوفہ بنانے کے لئے ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر اور ہاے مختفی لگا کر اُس کے بعد ایک اور ماضی مُطلق معرُوف کا صیغۂ واحد غائب بیان کرتے ہیں - گویا یہ ہاے مختفی واوِ عطف کے معنی میں ہے - جیسے پڑوڑدہ رفت - ترجمہ اِس کا پال کر گیا - یعنی

فائدہ - فارسی میں ماضی کے اُوپر بائے مُوحّدہ بھی زیادہ کرتے ہیں - معنی میں اِس بے کو کچھ دخل نہیں - فصیح اہلِ زبان اِس بے کو ہمیشہ مکسور پڑھتے ہیں - جیسے گُفت سے بِگُفت - ریخت سے بریخت - رفت سے برفت - مگر جب ماضی کا پہلا حرف مضموم ہو - تو بعض اُسے مضموم پڑھتے ہیں - اور باقی صورتوں میں مکسور - چنانچہ اُوپر کی مثالوں میں بگفت کو بُگفت کہینگے - اِس ب زائدہ کو اور فعلوں کے پہلے پڑھنے کا بھی یہی قاعدہ ہے +

اِسی طرح سے ماضی مجہول کا صیغۂ واحد غائب مصدرِ مجہول سے بنا لیا گیا ہے - جیسے پرورده شدن سے پرورده شد - اور نپرورده شدن سے نپرورده شد +

ماضی قریب اِس طرح بناتے ہیں - کہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہائے مختفی اور لفظِ است زیادہ کرتے ہیں - جیسے پرورد سے پرورده است + کبھی ماضی مُطلق واحد غائب کے آخر فتحہ دے کر لفظِ است یا فقط ہ لگاتے ہیں - جیسے پرورد است اور پرورده +

ماضی بعید اگر بنانا چاہو - تو ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دے کر ہائے مختفی اور لفظِ بود زیادہ کرو - جیسے پرورده بود - اُس نے پالا تھا - پرورده شده بود - وُہ پالا گیا تھا +

ماضی اِستمراری ماضی مُطلق کے اوّل لفظِ مے یا ہمے لگانے سے بنتا ہے - جیسے مے پرورد یا ہمے پرورد

منفی یا نفی کہتے ہیں۔جیسے زید عمرو را نہ کشت۔و زید کشتہ نہ شُد۔یعنی زید نے عمرو کو مارا نہیں۔اور زید مارا نہ گیا۔اور جس فعل پر نون جس کے معنی نہیں کے ہیں۔نہ ہو۔اُس فعل کو مُثبت یا اثبات کہتے ہیں +

پس اِس تقریر سے ثابت ہُوا۔کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے +اِثبات معرُوف۔جیسے پرورد۔اُس نے پالا + نفی معرُوف نہ پرورد۔اُس نے نہ پالا +اِثبات مجہُول پرورده شُد۔وُہ پالا گیا + نفی مجہُول۔نہ پرورده شُد۔ وُہ نہ پالا گیا۔اِسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے۔ جیسے پروردن۔پالنا۔نہ پروردن۔نہ پالنا۔پرورده شُدن۔ پالا جانا۔نہ پرورده شُدن۔نہ پالا جانا۔جیسا مصدر ہوگا۔ ویسا ہی فعل اُس سے بنیگا +

تُم پہلے پڑھ چُکے ہو۔کہ فعل چھ ہیں۔(۱) ماضی۔ (۲) مُضارِع۔(۳) حال۔(۴) مُستقبِل۔(۵) امر۔(۶) نہی + ماضی کئی قسم پر ہے۔(۱) ماضی مُطلق۔(۲) ماضی قریب۔ (۳) ماضی بعید۔(۴) ماضی استمراری۔(۵) ماضی شکیّہ۔ (۶) ماضی تمنّی۔(۷) ماضی معطُوفہ۔اب ہر ایک ماضی کا صیغۂ واحد غائب بنانا بیان کیا جاتا ہے + ماضی مُطلق مصدر سے بنایا جاتا ہے۔جب مصدر کے آخر سے نون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کریں۔تو ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب بن جائیگا۔جیسے پروردن سے پرورد اور نہ پروردن سے نہ پرورد اور پرورده شُدن سے پرورده شُد اور نہ پرورده شُدن سے نہ پرورده شُد +

اُن کے ماضی مُطلق کے ترجمے میں لفظِ نے نہیں آیا + مگر یاد رکھو - کہ آوردن - بُردن اور رُبُودن یہ تینوں مصدر اور اِن کے افعال مُتعدّی ہیں - اگرچہ اِن کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظِ نے نہیں آتا - جیسے زَید آورد - جس کے معنی ہیں زَید لایا +

جس فِعل کا فاعِل مذکُور ہو - اُس فِعل کو معرُوف یا معلُوم کہتے ہیں - جیسے زَید کُشت عمرو را - یعنی زَید نے عمرو کو مار ڈالا - کُشت کو فِعلِ معرُوف کہتے ہیں - کیونکہ زَید فاعِل اُس کا مذکُور ہے +

جس فِعل کا فاعِل مذکُور نہ ہو - اُس کو مجہُول کہتے ہیں - جیسے زَید کُشتہ شُد - یعنی زَید مار ڈالا گیا - کیونکہ زَید کا مار ڈالنے والا مذکُور نہیں - اور زَید کو مفعُول مالم یُسمّ فاعِلہٗ اُس فِعل کا کہتے ہیں یعنی ایسا مفعُول کہ جس کے فاعِل کا نام اور نشان مذکُور نہیں + اور یاد رہے - کہ فِعلِ لازِم مجہُول نہیں ہوتا +

فِعلِ مجہُول کا مصدرِ مجہُول فِعلِ معرُوف کے مصدرِ معرُوف سے اِس طرح بناتے ہیں - کہ مصدر کے ماضی مُطلق کے صیغۂ واحِد غائب کے بعد ہ زیادہ کرکے لفظِ شُدن لگاتے ہیں - جیسے کُشتن سے کُشتہ شُدن اور پروردن سے پروردہ شُدن وغیرہ +

اگر فِعلِ معرُوف یا فِعلِ مجہُول کے اُوپر نُونِ مفتُوح جس کے معنی نہیں کے ہیں - لائیں - تو اُس فِعل کو

پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ رفت فعل۔ زید اُس کا فاعل +

اگر فعل اور فاعل مل کر بات پُوری ہو۔ اور فعل فاعل سے نکل کر اور کسی پر نہ پہنچے۔ تو اُس فعل کو لازم کہتے ہیں۔ جیسے زید نشست۔ یعنی زید بیٹھا۔ نشست فعل۔ زید اُس کا فاعل۔ بیٹھنے کا فعل زید پر تمام ہُوا۔ پس نشستن فعل لازم ہے +

اگر فعل اور فاعل مل کر بات پُوری نہ ہو۔ اور فعل فاعل سے تجاوُز کر کے اور کسی پر واقع ہو۔ تو اُس فعل کو مُتعدّی کہتے ہیں۔ جیسے زید بکر را زد۔ یعنی زید نے بکر کو مارا۔ زد۔ فعلِ مُتعدّی۔ زید اُس کا فاعل اور بکر مفعُول ہے۔ مارنے کا فعل زید سے نکل کر بکر پر واقع ہُوا +

بعض وقت فعلِ مُتعدّی اور لازم میں تمیز اِس طرح کرتے ہیں۔ کہ جس مصدر کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظِ نے آوے۔ اُس مصدر کو اور اُس کے افعال کو مُتعدّی جانو۔ جیسے زید زد۔ زید نے مارا۔ عمرِو پرورد۔ عمرو نے پالا۔ پس زدن اور پروردن اور اُن کے افعال مُتعدّی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ماضی مُطلق کے ترجمے میں لفظِ نے آیا۔ اور جس مصدر کے ماضی مُطلق کے اُردُو ترجمے میں لفظِ نے نہ آئے۔ اُس مصدر کو اور اُس کے افعال کو لازم سمجھو۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ عمرو خُفت۔ عمرِو سویا۔ پس رفتن اور خُفتن لازم ہیں۔ کیونکہ

نہیں سمجھے جاتے ۔اور نہ اُن کے اُردُو ترجمے کے آخر لفظِ نا آتا ہے۔ جیسے گردن ۔تہمتن وغیرہ +

مصدر سے دو طرح کے کلمے بنتے ہیں۔(۱) وہ جن میں زمانہ پایا جاتا ہے۔ جیسے گرےخت۔کردہ اشت۔خواہد دید۔ مے رود وغیرہ ۔ان کو فِعل کہتے ہیں ۔(۲) وہ کلمے جن میں زمانہ نہیں پایا جاتا ۔مگر مصدر کے معنی اور مادہ اُن میں موجود ہوتے ہیں ۔اُن کو اِسم مشتق کہتے ہیں ۔ جیسے روندہ ۔گشتہ ۔رفتار +

فائدہ۔ کبھی عربی لفظ سے بھی فارسی کا مصدر بنا لیتے ہیں۔ جیسے طلبیدن مانگنا۔ بلانا۔فہمیدن سمجھنا۔ اور رقصیدن ناچنا۔ طلب اور فہم اور رقص تینوں عربی لفظوں سے بنا لئے ہیں ۔اسی طرح کبھی ہندی لفظ سے بھی فارسی مصدر بنا لیتے ہیں ۔ جیسے چلنے سے چلیدن بنا لیا ہے +

فائدہ ۔کبھی مصدر دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے جیسے گوش کردن ۔نقش کردن ۔سیر کردن ۔نگاہ داشتن۔ اُمید داشتن وغیرہ +

فِعل

فِعل کے معنی کیا ہیں ؟ کسی کام کا کرنا ۔اور جو کام ہے ۔اُس کا کرنے والا بھی ضرور ہوتا ہے۔اُس کام کے کرنے والے کو فاعل اُس فِعل کا کہتے ہیں۔

جن اعداد سے افراد کی گنتی معلوم ہوتی ہے۔ اُن کو اِسم عدد کہتے ہیں۔ اُن سے فقط یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کتنی چیزیں ہیں۔ جیسے شش خربوزہ۔ ہشت و پنج سال۔ شش اور ہشت و پنج اِسم عدد ہیں۔ خربوزہ اور سال اِسم معدود +

جن اعداد سے چیزوں کے شمار کے علاوہ اُن کا درجہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو صفتِ عددی یا اعدادِ صفتی کہتے ہیں۔ جیسے جماعتِ دہم۔ حکایتِ سیزدہم۔ دہم۔ سیزدہم صفتِ عددی ہیں۔ جماعت اور حکایت اِسم معدود ہیں +

اِسم عدد اور صفتِ عددی بھی اِسم صفت سمجھے جاتے ہیں +

۴۔ اِسم مصدر وہ اِسم نکرہ ہے۔ جو کسی کام یا حالت کا نام ہو۔ اور اُس میں معنی اُس کام کے کرنے یا حالت کے ہونے کے پائے جائیں۔ یا جس اِسم نکرہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے یا سہنے کا ذکر بغیر تعلق زمانے کے سمجھا جائے۔ اُس کو اِسم مصدر کہتے ہیں۔ اور اُردو ترجمے میں اُس کے آخر لفظ نا ہو۔ مثلاً گریختن۔ بھاگنا۔ پروردن۔ پالنا۔ کردہ شدن۔ کیا جانا وغیرہ۔ فارسی میں اُس کے آخر دن یا تن ہوتا ہے۔ لیکن چند اِسم فارسی میں ایسے بھی ہیں۔ کہ اُن کے آخر دن یا تن ہے۔ مگر وہ اِسم مصدر نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن میں کسی کام کے کرنے یا حالت کے ہونے کے معنی

بعض کے لحاظ سے پائی جائے۔ مثلاً خوبتر۔ کمتر وغیرہ +
دو چیزوں یا شخصوں میں مقابلہ کرنے کے وقت یہ صفت استعمال کی جاتی ہے +

(۳) تفضیلِ کل۔ جس کے معنوں میں کمی یا بیشی کل کے لحاظ سے پائی جائے۔ جیسے کمترین۔ بہترین۔ جب دو سے زیادہ شخصوں یا چیزوں میں مقابلہ کرکے کسی ایک کو سب پر ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ تو اس وقت یہ درجہ صفت کا استعمال کرتے ہیں +

فارسی میں تفضیلِ بعض اور تفضیلِ کل کے بنانے کے قاعدے یہ ہیں :۔

تفضیلِ نفسی یا صفتِ محض کے بعد لفظِ تر لگانے سے تفضیلِ بعض بنتی ہے۔ جیسے بہاری از گنگا بشن نیک تر است۔ برادرم از احمد کمتر روپیہ دارد۔ ایں اسب نسبت باو چابک تر است۔ ان فقروں میں نیک تر۔ کمتر اور چابک تر تفضیلِ بعض ہیں۔ جس شخص یا چیز سے مقابلہ ہوتا ہے۔ اس کے پہلے لفظِ از اور نسبت یہ لگاتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

(۲) تفضیلِ نفسی کے بعد لفظِ ترین کے لگانے سے تفضیلِ کل بنتی ہے۔ جیسے بہترین اعمال سخاوت است +

کبھی وصفی معنوں کی زیادتی ظاہر کرنے کے لئے صفت کے پہلے لفظِ بسیار۔ بجیلے۔ خوب۔ از حد۔ بغایت وغیرہ لاتے ہیں۔ جیسے اسپم بجیلے چابک است +

(۳) اِسم کے آخر چہ لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔ اور عموماً یہ لفظ بے جان اِسم کے بعد لگاتے ہیں۔ جیسے صندوقچہ۔ اور کبھی چہ کے پہلے ی بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے باغیچہ اور دریچہ +

(۴) کبھی یزہ اور و اور کہ کے لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔ جیسے مشکیزہ۔ پسرو۔ مردکہ +

اِسمِ صوت۔ جس اِسمِ ذات سے جاندار یا بے جان چیزوں کی آوازوں کی نقلیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اُس کو اِسمِ صوت کہتے ہیں۔ جیسے کوکو فاختہ یا قمری کی آواز۔ قلقل صراحی کی آواز +

اِسمِ آلہ وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جو اَوزار کے معنی ظاہر کرے۔ جیسے بادکش۔ جاروب۔ کلید وغیرہ۔ یہ اِسم کبھی مشتق کبھی غیر مشتق آتا ہے۔ اِس کا حال اسمائے مشتق میں لکھا جائیگا +

۲۔ اِسمِ صفت وُہ اِسمِ نکرہ ہے۔ جس میں بھلائی یا بُرائی یا کوئی اَور وصف پایا جائے۔ جیسے نیک۔ بد۔ سبز۔ سُرخ وغیرہ۔ جس اِسم میں صفتی معنی بطور ثبوت اَور قیام کے پائے جائیں۔ اُس کو اہلِ عرب صفتِ مُشبّہ کہتے ہیں۔ جیسے۔ جمیل اَور حسین +

صفت تین طرح پر آتی ہے۔ (۱) تفضیلِ نفسی یا صفتِ محض۔ جس کے معنی بغیر کمی یا زیادتی کے سمجھے جائیں۔ جیسے کم۔ بد۔ خوش۔ گرم وغیرہ +

(۲) تفضیلِ بعض۔ جس کے معنوں میں کمی یا زیادتی

آرام گاہ - آرام کرنے کی جگہ +

(۲) ظرفِ زماں جو وقت ظاہر کرے - جیسے سحرگاہ صُبح کا وقت +

فارسی میں عموماً اِسم ظرفِ مکاں اِسم کے بعد مندرجۂ ذیل الفاظ لگانے سے بنتا ہے :-

گاہ . جیسے رزم گاہ - خواب گاہ	سرائے . جیسے بُستاں سرائے - ماتم سرائے
خانہ " فیل خانہ - شُتر خانہ	زار " گلزار - لالہ زار
دان " قلمدان - پاندان	بار " روذبار - جوئبار
کدہ " آتش کدہ - مے کدہ	ستاں " گلستاں یعنی پھولوں کی جگہ

کبھی اِسم کے بعد لفظِ گاہ لگا کر ظرفِ زماں بھی بنا لیتے ہیں - جیسے سحرگاہ +

اِسم ظرف کبھی مُشتق بھی آتا ہے - جیسے دوشہ - دُود دُوہنے کا برتن +

اِسمِ تصغیر وُہ اِسم ذات ہے - جس میں معنی چُھٹائی کے پائے جائیں - جیسے دُخترک - مشکیزہ - یعنی چھوٹی لڑکی اور چھوٹی مشک - یہ اِسم اکثر محبّت و شفقت یا حقارت کے موقع پر بولے جاتے ہیں +

(۱) جس اِسم کے آخر میں ہائے مختفی نہ ہو - اُس کے آخر کِ زیادہ کرتے ہیں - جیسے مرد سے مردک - طفل سے طفلک - درخت سے درختک +

(۲) جس اِسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو - تو تصغیر بنانے کے وقت وُہ ہا گ سے بدل جاتی ہے - جیسے نامہ سے نامگک +

کے سوا باقی سب اِسم مُشتق ہیں۔ جو مصدر سے بنتے ہیں۔ اور اُن کا حال فِعل کی فصل کے بعد بیان کیا جائیگا +

ا۔ اِسمِ ذات۔ جو چیز اپنی ذات میں ایسی خصُوصِیّت رکھے۔ کہ اور چیزوں میں الگ پہچانی جائے۔ مگر کوئی وصف اُس سے نہ سمجھا جائے۔ اُس کے نام کو اِسمِ ذات کہتے ہیں۔ جیسے کتاب۔ صندُوق۔ باغ۔ سنگ۔ سگ۔ پرِند وغیرہ +

کبھی اِسمِ ذات جگہ یا وقت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے آرام گاہ۔ خواب گاہ۔ صُبح۔ شام وغیرہ۔ ان کو اِسمِ ظرف کہتے ہیں +

کبھی اِسمِ ذات سے کسی شئے کا چھوٹا ہونا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے مردک۔ دُخترک۔ مشکیزہ۔ ان کو اِسمِ تصغیر کہتے ہیں +

کبھی اِسمِ ذات میں آواز کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے کُوکُو فاختہ کی آواز۔ قُلقُل صُراحی کی آواز۔ اِن کو اِسمِ صوت کہتے ہیں +

کبھی اِسمِ ذات سے اوزار کے معنی لئے جاتے ہیں۔ جیسے قلم تراش۔ کوبہ۔ اُسترہ۔ اِن کو اِسمِ آلہ کہتے ہیں +

اِسمِ ظرف وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جس کے معنی وقت یا جگہ کے ہوں۔ جیسے صُبح۔ شام۔ گُلزار۔ سحرگاہ وغیرہ۔ اِس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) ظرفِ مکاں جس کے معنی جگہ کے ہیں۔ جیسے

ایسے نام رکھ لیتے ہیں۔ جیسے ابُو الفضل۔ ابُو الفیض +
اِسمِ معرفہ کی مُتذکّرۂ بالا قسموں کے سوا اور قسمیں بھی ہیں۔ جن سے خاص شخص یا شَے تعبیر ہوتی ہے۔ وُہ یہ ہیں :-

(۱) معہُودِ ذہنی وُہ اِسم ہے۔ جو صِرف مُتکلّم اور مُخاطب کے ذِہن میں مُقرّر ہو۔ جیسے لفظِ دوشت اور دُشمن وغیرہ سے کوئی خاص شخص مُراد رکھّا جائے۔ جو مُتکلّم اور مُخاطب کے ذِہن میں ہو +

(۲) معہُودِ خارِجی وُہ اِسم ہے۔ جس کو مُتکلّم اور مُخاطب کے سوا اَور لوگ بھی جانتے ہوں۔ جیسے غُلامِ مِصر۔ خلیلُ اللہ۔ جن سے مُراد حضرت یُوسُف اور حضرت اِبراہیم علیہما السّلام ہیں +

(۳) جب کوئی اِسمِ نکِرہ کسی اور اِسم سے لگاؤ رکھنے کے باعِث خاص معنیٰ ظاہر کرے۔ جیسے غُلامِ زید۔ غُلام اِسمِ نکِرہ تھا۔ مگر جب اُس کو زید کے ساتھ تعلّق دیا۔ تو ایک خاص غُلام سے مُراد ہوگئی +

اِسمِ نکِرہ کی قسمیں

اِسمِ نکِرہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شَے ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے درخت۔ میز۔ خِشت وغیرہ +
اِسمِ نکِرہ کی مشہُور قسمیں یہ ہیں۔ اِسمِ ذات۔ اِسمِ صِفت۔ اِسمِ مصدر۔ اِسمِ فاعِل۔ اِسمِ مفعُول اِسمِ حالیہ۔ اِسمِ حاصِل مصدر۔ پہلے تین اِسموں

اشخاص کے نام کئی طرح ظاہر ہوتے ہیں :-

(۱) اصلی نام سے جو بزرگوں نے ولادت کے بعد رکھ دیا ہے۔ جیسے محمود۔ تلسی رام +

(۲) ایسے نام سے جو بادشاہ اور امیر کسی خدمت پر خوش ہوکر نوکروں کو عنایت کیا کرتے ہیں۔ ان کو خطاب کہتے ہیں۔ جیسے صفدر جنگ۔ آصف جاہ۔ ستارۂ ہند۔ سردار بہادر۔ خان بہادر اور شمس العلما وغیرہ۔ خطاب کو لقب[1] بھی کہتے ہیں +

(۳) ایسے نام سے جو شاعر لوگ اپنے واسطے اپنی نظم میں رکھ لیا کرتے ہیں۔ اس کو تخلص کہتے ہیں۔ جیسے سعدی تخلص ہے شیخ مصلح الدین شیرازی کا +

(۴) ایسے نام سے جو اصلی نام کے سوا کسی وصف کے سبب مشہور ہو گئے ہوں۔ اُن کو لقب کہتے ہیں۔ جیسے روئیں تن لقب اسفندیار کا +

(۵) ایسے نام سے جو اصلی نام سے مختصر ہوکر ایک چھوٹا سا نام عام لوگوں میں مشہور ہو جائے۔ اس کو عرف کہتے ہیں۔ جیسے کالے خاں سے کلّن +

(۶) بعض موقع پر عرب کے لوگ باپ یا ماں کا پتا بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اس کو کُنیت کہتے ہیں۔ جیسے ابو القاسم۔ اُمّ عمر۔ کبھی وصف کے لحاظ سے

---

[1] مگر ان میں اتنا فرق ہے۔ کہ خطاب سے صرف تعریف ظاہر ہوتی ہے۔ لقب سے خواہ تعریف ہو۔ خواہ مذمت۔ اور یہ خود ہی مشہور ہو جاتا ہے +

ہو۔ اسی طرح آنہا اور آناں +
ہمیں اور ہماں (ہم ایں۔ ہم آں) اشارۂ تاکیدی
کے واسطے بولے جاتے ہیں +
فائدہ۔ رُوز۔ شب اور سال کے ساتھ لفظِ ایں کو
اِم کے ساتھ بدل کر لکھتے ہیں۔ جیسے اِمشب۔ اِمسال۔
جب ایں اور آں کے پہلے ب لگاتے ہیں۔ تو الف
کو دال سے بدلتے ہیں۔ جیسے بدیں۔ بداں +
۳۔ اِسم مَوصُول وہ ناتمام اِسم ہے۔ جس کے
آگے ایک اور جملہ اُس کا بیان واقع ہو۔ وہ
جملہ صِلہ کہلاتا ہے۔ صِلہ اور مَوصُول کے درمیان
عموماً ایک کاف لایا کرتے ہیں۔ مثلاً شخصے کہ مرا انار
دادہ بُود۔ امروز در خانہ آمدہ است۔ یہاں شخصے اِسم
مَوصُول اور مرا انار دادہ بُود جملہ صِلہ ہے۔ مَوصُول اور
صِلے کے ملنے سے ایک خاص شخص سے مُراد ہے۔ ہرکہ
ہر آنکہ۔ آنکہ۔ آنانکہ۔ آنکسیں کہ ذوِے العقول کے
واسطے اور ہرچہ۔ ہر آنچہ۔ آنچہ غیر ذوِے العقول
کے واسطے مقرر ہیں +
۴۔ اِسم عَلم وہ اِسم ہے۔ جو کسی خاص
شَے کا نام ہو۔ جیسے احمد۔ روشن لعل۔ انارکلی۔
امرتسر وغیرہ +
واضح ہو۔ کہ اِسم معرفہ میں اِسم ضمیر۔ اِسم اِشارہ
اور اِسم مَوصُول بھی شامل ہیں۔ مگر اِسم عَلم کسی
خاص شَے کا نام ہوتا ہے +

رفتہ ام وغیرہ + لفظِ خود اور خویشتن بھی کبھی کبھی ضمیر
واحد غائب - واحد حاضر اور واحد متکلم کی جگہ مستعمل
ہوتے ہیں - اور تاکید کا فائدہ دیتے ہیں - جیسے خود
ایں کار کردہ - تو دہی - کبھی لفظِ بندہ بھی ضمیرِ واحد متکلم
کی جگہ استعمال کرتے ہیں - جیسے بندہ مے روم +
مرجع عموماً ضمیر سے پہلے لایا کرتے ہیں - اور
بعض اوقات مضمون میں شبہ دور کرنے کے لئے یا جس
وقت مرجع ضمیر سے دور واقع ہوا ہو - تو اس صورت
میں مرجع کو مکرر لاتے ہیں - کبھی ضمیر مرجع سے پہلے
آ جاتی ہے - اس وقت اس کو اضمار قبل الذکر کہا
کرتے ہیں - جیسے دگر نماند متاعیش در دکاں نرگس -
اس میں ضمیرِ شین کا مرجع نرگس ہے +
۲ - اسمِ اشارہ وہ اسم ہے - جس سے کسی چیز -
شخص یا مقام کی طرف اشارہ کیا جائے - مثلاً ایں مرد -
آں اسپ - آں دِہ وغیرہ - جس کی طرف اشارہ کریں -
اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں - قریب کی طرف اشارہ کرنے کے
واسطے لفظِ ایں اور بعید شئے کے واسطے لفظِ آں
بولتے ہیں - کبھی حاضر شئے کے واسطے لفظ ایں اور
غائب کے واسطے لفظِ آں استعمال کرتے ہیں - جیسے
ایں از ما شست - آں کہ در خانہ دیدۂ از زید است +
اسمِ اشارہ کی جمع بھی اسم کی جمع کی طرح بناتے
ہیں - جیسے اینہا - یہ اُس وقت استعمال کرتے ہیں -
جب مشارٌ الیہ بے جان ہو - ایناں جب وہ جاندار

۴-ضمائرِ مُتّصِل کا نقشہ

اقسامِ ضمیر	واحد: غائب	واحد: مُخاطب	واحد: مُتکلِّم	جمع: غائب	جمع: مُخاطب	جمع: مُتکلِّم	مثالیں					
فاعلی	۰	ی	م	ند	ید	یم	آمد	آمدی	آمدم	آمدند	آمدید	آمدیم
مفعولی	ش	ت	م	شان	تان	مان	دادمش	دادمت	دادندم	دادند شان	دادند تان	دادند مان
اِضافی	ش	ت	م	شان	تان	مان	غُلامش	غُلامت	غُلامم	غُلامِ شان	غلامِ تان	غُلامِ مان

نقشۂ نمبر ۲ سے معلُوم ہوگا۔کہ ضمیرِ مُتّصِل واحد غائب کے لئے کوئی لفظ فارسی میں ظاہر نہیں ہے۔ جیسے کرد اور آمد وغیرہ جن میں ضمیرِ او پوشیدہ ہے۔اِس ضمیر کو ضمیرِ مُستَتِر کہتے ہیں ٭

مُتذکرۂ بالا نقشوں سے ظاہر ہے۔کہ فارسی زبان میں مُنفصِل ضمیریں چھ ہیں۔اور مُتّصِل دس ٭

فائدہ۔جس کلمے کے آخر ہائے مُختفی ہو۔اور اُس کے ساتھ کوئی ضمیرِ مُتّصِل لگانی ہو۔تو اُس ضمیر کے اُوپر الف زیادہ کرتے ہیں۔تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں۔ جیسے رفتہ اند۔رفتۂ۔

۱- ضمائرِ مُنفصِل کا نقشہ

اقسامِ ضمائر	غائب	مُخاطب	مُتکلّم	مثالیں
فاعلی	او- وَے	تو	مِن	او دِید- تو دِیدی- مِن دِیدم +
مفعولی	او را یا وَے را	تُرا	مرا	او را گرِفت- تُرا گرِفت- مرا گرِفت +
اِضافی	او- وَے	تو	مِن	غُلامِ او- غُلامِ تو- غُلامِ مِن +

غائب- مُخاطب اور مُتکلّم یا واحد ہونگے یا جمع- اِس لحاظ سے اُن کی ضمیریں جمع کی بھی ہونگی- جو ذیل میں مُندرج ہیں:-

اقسامِ ضمائر	جمع غائب	جمع حاضر یا مُخاطب	جمع مُتکلّم	مثالیں
فاعلی	ایشاں- آنہا- اِیناں	شُما	ما	ایشاں کردند- شُما میدیدید- ما گفتیم- اِیناں رفتند +
مفعولی	ایشاں را آنہا را اِیناں را	شُما را	ما را	ایشاں را گرِفتم- شُما را دِیدم- ما را گرِفت +
اِضافی	ایشاں- آنہا	شُما	ما	غُلامِ ایشاں غُلامِ شُما- غُلامِ ما +

میں اسپ کی وہ حالت نہیں - جو پہلے فقرے میں تھی۔
یہاں بجائے فاعل ہونے کے اُس پر فعل واقع ہُوا
ہے - یعنی وہ فعل کا مفعُول ہو گیا ہے - تیسرے فقرے
میں اسپ کی حالت اُوپر کی دونو حالتوں سے جُدا ہے -
نہ وہ فعل کا فاعل ہے - اور نہ مفعُول - بلکہ وہ ایک
اور اِسم سے لگاؤ یا تعلّق رکھتا ہے - جس کو اِضافت
کہتے ہیں - اسپ کی اِن تینوں حالتوں کو حالتِ فاعلی -
حالتِ مفعُولی اور حالتِ اِضافی کہتے ہیں - اِسی طرح سے
ہر اِسم کی یہ تین حالتیں ہونگی - حالتِ فاعلی میں
وہ کوئی کام کریگا - حالتِ مفعُولی میں اُس پر کوئی
کام کیا جائیگا - حالتِ اِضافی میں وہ کسی اور اِسم
سے لگاؤ رکھیگا - چُونکہ اِسم ضمیر اِسم کی جگہ بولے جاتے
ہیں - اِس واسطے اُن کی بھی تین حالتیں ہونگی - حالتِ
فاعلی - حالتِ مفعُولی اور حالتِ اِضافی اور اُن کی ضمیریں
بھی الگ الگ ہونگی +

دونو قِسموں کی ضمیروں کا حال ذیل کے نقشوں سے
ظاہر ہے +

لگائی جاتی ہے۔ جیسے والد۔ والدہ۔ ملک۔ ملکہ۔ خادم۔
خادمہ وغیرہ +

اِسمِ معرفہ کے اقسام

اِسمِ معرفہ کی چار مشہور قسمیں ہیں۔(۱) اِسمِ ضمیر۔
(۲) اِسمِ اشارہ۔(۳) اِسمِ موصول۔(۴) اِسمِ علم +
۱۔اِسمِ ضمیر وُہ اِسم ہے۔جو کسی دُوسرے اِسم
کی جگہ جو اُس کا مرجع ہے۔اِستعمال میں آتا ہے۔اِس
کی دو قسمیں ہیں۔(۱) ضمیرِ منفصل۔(۲) ضمیرِ متصل +
ضمیرِ منفصل وُہ ہے۔کہ جزوِ کلمہ نہ ہو۔جیسے
او۔من۔شما وغیرہ۔ضمیرِ متصل جزوِ کلمہ ہوتی
ہے۔جیسے غلامم۔گفتمش۔نامت وغیرہ میں۔م۔ش
اَور ت +

جس کے ساتھ کلام کیا جائے۔اُس کو مخاطب
یا حاضر۔جو کلام کرنے والا ہو۔اُس کو متکلم اَور
سوا اِن کے جس کی بابت کلام ہو۔اُس کو غائب
کہتے ہیں۔ظاہر ہے۔کہ اِسم یا غائب ہوگا یا مخاطب
یا متکلم +

اسپ گریخت۔اسپ را گرفتم۔اسپ پادشاہ۔اِن
فقروں میں کلمۂ اسپ اِسم ہے۔مگر پہلے فقرے میں
اسپ نے بھاگنے کا کام کیا۔یعنی اسپ کام کرنے والا
ہے۔یا یُوں کہو۔کہ اسپ فاعل ہے۔دُوسرے فقرے
میں پکڑنے کا کام اسپ پر واقع ہُوا ہے۔اِس فقرے

کی جمع اقوال - توپ کی جمع اثواب بھی لکھا کرتے ہیں۔
(۲) فُعلاء - جیسے حکیم کی جمع حکماء - (۳) افعلاء -
جیسے حبیب کی احبّا - صدیق کی اصدقاء - (۴) فعول -
جیسے فلس کی فلوس - عقل کی عقول وغیرہ +

اِسم کی تذکیر و تانیث

فارسی میں مذکّر و مؤنّث کی تمیز دو صورتوں سے ہو سکتی ہے +

۱ - مذکّر اور مؤنّث کے لئے جدا جدا لفظ موجود ہیں +

مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر
زن	مرد	خواہر	برادر	کنیز	بندہ	ماکیان	خروس
زن	شوہر	دختر	پسر	مادر	پدر		

۲ - جو اِسم مذکّر اور مؤنّث دونو کے واسطے آتے ہیں - اُن پر لفظِ نر اور مادہ لگانے سے تمیز ہو جاتی ہے +

مذکّر	مؤنّث		مذکّر	مؤنّث
شیرِ نر	شیرِ مادہ	یا	نر شیر	مادہ شیر
نر گاؤ	مادہ گاؤ	یا	گاوِ نر	گاوِ مادہ
شترِ نر	شترِ مادہ	یا	نر شتر	مادہ شتر

۳ - عربی اِسموں میں جو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں - تانیث کی علامت ہ ہوتی ہے - جو مذکّر کے بعد

بندہ ۔ بندگاں +

بعض اِسموں کی جمع مذکورہ قاعدوں کے خلاف آتی ہے ۔ جیسے درخت کی جمع درختاں ۔ چشم کی جمع چشماں ۔ مار کی جمع مارہا ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

بعض اِسموں کے آخر میں ات یا جات لگانے سے جمع بناتے ہیں ۔ جیسے دِہ ۔ دِہات ۔ بیگم ۔ بیگمات ۔ دیرہ ۔ دیرہ جات ۔ نقشہ ۔ نقشہ جات ۔ قلعہ ۔ قلعہ جات وغیرہ ۔ بعض وقت اُن کو بغیر ہا کے بھی لکھتے ہیں +

چونکہ عربی زبان کے لفظ فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں ۔ اور بعض فارسی لفظوں کی جمع عربی کے لفظوں کی جمع کے وزن پر بناتے ہیں ۔ اِس واسطے چند مختصر قاعدے عربی جمع بنانے کے بھی لکھے جاتے ہیں +

عربی میں جمع دو قسم کی ہوتی ہے ۔ جمع سالم اور جمع تکسیر ۔ جمع سالم میں اگر وہ اِسم مذکّر ہو ۔ تو اُس کے آخر میں واوِ معروف اور ن یا یاے معروف اور ن زیادہ کرتے ہیں ۔ جیسے مسلمون ۔ مسلمین +

اور اگر وہ اِسم مؤنث ہو ۔ تو اُس کے آخر میں الف اور ت زیادہ کرتے ہیں ۔ جیسے مسلمات +

جمع تکسیر میں اِسم اپنی اصلی بنا پر قائم نہیں رہتا ۔ اُس کے کئی وزن ہیں ۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں ۔ (۱) افعال ۔ جیسے شریف کی جمع اشراف ۔ قول

اِسمِ نکرہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شئے مُراد نہ ہو۔ جیسے خشت۔ اسپ۔ سنگ وغیرہ +

اِسم کی جمع بنانے کے قاعدے

واحد ایک کو کہتے ہیں۔ جمع ایک سے زیادہ کو۔ جیسے اسپ ایک گھوڑا۔ شُتر ایک اُونٹ۔ اسپاں ایک سے زیادہ گھوڑے۔ شُتراں ایک سے زیادہ اُونٹ +

جاندار اِسم کی جمع واحد کے آخر میں اں لگانے سے بناتے ہیں۔ اور بے جان کی ہا لگانے سے۔ جیسے سگ۔ سگاں۔ مرد۔ مرداں۔ خرُوس۔ خرُوساں۔ رُوز۔ رُوزہا۔ شب۔ شبہا۔ سال۔ سالہا +

فائدہ:۔ جس بے جان اِسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ اُس کی جمع بنانے میں اُس ہا کو گرا کر ہا علامت جمع کی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے نامہ۔ ناہا۔ خامہ۔ خاہا۔ اگر وُہ ہائے مختفی نہ ہو۔ تو اُس کو گراتے نہیں۔ بلکہ اُس کے بعد ہا زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً زرِہ۔ زرِہہا +

جب جاندار اِسم کے آخر میں الف یا واؤ ہو۔ تو کبھی بجائے اں کے یاں جمع بنانے کے لئے لگاتے ہیں۔ جیسے دانا۔ دانایاں۔ گل رُو۔ گل رُویاں۔ جب اُس کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ تو ہم اُس کو گ سے بدل کر اں زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے

اِسْمِ جامِد - اِسْمِ مصْدر - اِسْمِ مُشْتق +

اِسْمِ جامِد وُہ اِسْم ہَے - جو نہ خُود کِسی سے نِکلے اَور نہ کوئی اَور کلِمہ اُس سے نِکلتا ہو - جَیسے سَنگ - اَسپ وغیرِہ +

اِسْمِ مصْدر وُہ اِسْم ہَے - جو خُود تو کِسی سے نہ نِکلے - مگر اُس سے بہُت سے کلِمے مُقرّرہ قاعِدوں سے نِکلتے ہوں - جَیسے رفْتن - دِیدن وغیرِہ +

اِسْمِ مُشْتق وُہ اِسْم ہَے - جو مصْدر سے بنایا جائے - جَیسے رونْدہ - رفْتار رفْتن سے - گوینْدہ - گُفْتہ - گُفْتار گُفْتن سے +

فائِدہ - فارسی میں کئی اِسْم اَیسے ہیں - جو بظاہِر مُفْرد معْلُوم ہوتے ہَیں - مگر اصْل میں وُہ مُرکّب لفْظ ہَیں - جَیسے آسْمان - شمْشیر وغیرِہ - آسْمان مُرکّب ہَے آس اَور مان سے - جِس کے معْنی ہَیں چکّی کی مانِنْد - اَور شمْشیر مُرکّب ہَے شم اَور شیر سے - شم کے معْنی ناخُن ہَیں - یعْنی شیر کے ناخُن کی طرح - گو یہ اِسْم دو لفْظوں کے مِلنے سے بنے ہَیں - تاہم فارسی میں مُفْرد مُسْتعْمل ہوتے ہَیں - اِن کو بھی اِسْمِ جامِد کہینگے +

۲ - معْنوں کے لِحاظ سے اِسْم کی دو قِسْمیں ہیں - اِسْمِ معْرِفہ - اِسْمِ نکِرہ +

اِسْمِ معْرِفہ وُہ اِسْم ہَے - جِس سے خاص شئے مُراد ہو - جَیسے مِسْٹر جارْج - نِہال چنْد - دِہلی - اِیں مرد - آں کس کہ مرا بکُشت وغیرِہ +

کلمے کی قسمیں

تم پڑھ چکے ہو۔ کہ کلمے کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل اور حرف +

۱۔ اِسم وہ کلمہ ہے۔ جو بغیر ملانے دوسرے کلمے کے اپنے معنی دے۔ اور اُس میں زمانے کا تعلق نہ ہو۔ جیسے اسپ۔ سگ۔ سنگ وغیرہ +

۲۔ فعل وہ کلمہ ہے۔ جو اپنے معنی بغیر ملانے دوسرے کلمے کے ظاہر کرے۔ اور اُس میں زمانے کا تعلق بھی ہو۔ جیسے کرد۔ رفتہ۔ بود وغیرہ۔ زمانے تین ہیں۔ ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔ حال اُس زمانے کو جو اب گزرتا ہے۔ مستقبل اُس زمانے کو جو آگے آنے والا ہے +

۳۔ حرف وہ کلمہ ہے۔ کہ جب تک اور کلمے مثل اِسم اور فعل کے اُس کے ساتھ نہ ملائے جائیں۔ اُس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ اور اُس میں زمانے کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ جیسے از۔ تا وغیرہ +

واضح ہو۔ کہ روز۔ شب۔ صبح۔ شام وغیرہ کلمے وقتوں کے نام ہیں۔ اِس لئے یہ اِسم ہیں +

اِسم کے اقسام

۱۔ بناوٹ کے لحاظ سے اِسم کی تین قسمیں ہیں۔

صرف

جو کچھ ہم مُنہ سے بولتے ہیں - اُس کو لفظ کہتے ہیں - بامعنی اور مفرد لفظ کو کلمہ اور بےمعنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں - جیسے درخت - اسپ - رفت - جستق - درخ وغیرہ لفظ ہیں - اِن میں سے پہلے تین لفظ کلمہ کہلاتے ہیں +

فارسی زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے اُس علم کا جاننا ضروری ہے - جس میں اُس کے کلموں کی نسبت بحث ہوتی ہے - اور اُن کو ترکیب دے کر فقرے بنائے جاتے ہیں - اِس علم کو فارسی زبان کی صرف و نحو کہتے ہیں +

صرف وُہ علم ہے - جس میں کلموں کے اقسام اور اُن کے حروف و حرکات کی تبدیلیوں کی نسبت بحث ہوتی ہے +

نحو وُہ علم ہے - جس سے کلموں کو ملاکر فقرے بنانے کا حال معلوم ہوتا ہے +

مُقدّر وُہ ہَے۔ جو عِبارت میں نہ ہو۔ مگر اُس کے معنی لِئے جائیں۔ جَیسے اِبتِدا مے گُنم مُقدّر ہَے بنامِ جہاندارِ جاں آفریں سے پہلے ✤

اِشباع حرکت کا اِس طرح دراز کرنا ہَے۔ کِہ ضمّے کی درازی سے واو اَور فتح کی درازی سے الِف اَور کسرے کی درازی سے یاے تحتانی پَیدا ہو۔ جَیسے اُفتادہ۔ اوفتادہ۔ اچار۔ آچار۔ آتش۔ آتیش ✤

ترخیم کلمے کے آخر میں سے ایک حرف یا کئی حرفوں کے دُور کرنے کو کہتے ہَیں۔ جَیسے پان مُرخّم ہَے مانند کا۔ اَور گوز مُرخّم ہَے گوزن کا ✤ مُرخّم کے معنی ترخیم کیا گیا ✤

یائے مجہول وہ یے ساکن ہے۔جس کے ماقبل کسرۂ
مجہول خالص ہو۔ جیسے سے بیکے اور بسے کی +
حذف عبارت میں سے کسی لفظ کے دور کرنے کو ۱
کہتے ہیں +
محذوف وہ لفظ ہے۔جو عبارت سے دور کیا گیا ہو۔ ۲
جیسے کو۔ بہتر میں اشت محذوف ہے +
ملفوظ وہ حرف ہے۔جو پڑھنے میں آئے +
غیر ملفوظ وہ حرف ہے۔جو حرف لکھنے میں آئے۔
پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے عمرو کی واو +
واو معدولہ وہ واو ہے۔جو حرف لکھنے میں آئے۔
پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے خود اور خویش میں +
ہائے مختفی وہ ہ ہے۔جو اظہار حرکت کے لئے کلمے کے
آخر میں لکھی جاتی ہے۔جیسے پروانہ کے آخر میں + ۴
مخفف وہ لفظ ہے۔جس میں سے کوئی حرف کم
کیا جائے۔جیسے بد مخفف ہے بود کا + ۵
صیغہ ہیئت لفظ کو کہتے ہیں +
مشتق وہ کلمہ ہے۔جو اور کلمے سے بنایا گیا ہو۔
جیسے آمد مشتق ہے آمدن سے +
غائب وہ ہے۔جس کا ذکر کیا جائے +
مخاطب وہ شخص ہے۔جس سے بات کی جائے +
متکلم بات کرنے والے کو کہتے ہیں +
مترادف وہ لفظ ہیں۔جو ہم معنی ہوں۔جیسے رخ
مترادف رو کا ہے۔اور رو مترادف رخ کا +

ح - د - ر - س - ص - ط - ع - ک - ل - م - و - ہ +
فوقانی وہ حرف ہے - جس کے اوپر نقطہ ہو - لیکن اصطلاح میں خاص ت کو کہتے ہیں +
تحتانی وہ حرف ہے - جس کے نیچے نقطہ ہو - مگر اصطلاح میں خاص ی کو کہتے ہیں +
تازی وہ حرف ہیں - جو زبانِ عربی میں آتے ہیں - جیسے ث - ح - ص - ض - ط - ظ - ع - ق +
عجمی وہ حرف ہیں - جو زبانِ عربی میں نہیں آتے - اور زبانِ فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں - جیسے پ - چ - ژ - گ - اور اِن حرفوں کو حروفِ فارسی بھی کہتے ہیں +
موحّدہ - ایک نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - لیکن اصطلاح میں ب سے خصوصیت رکھتا ہے +
مثنّاۃ دو نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اصطلاح میں ت اور ی کے ساتھ خاص ہے +
مثلّثہ تین نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اصطلاح میں ث سے مخصوص ہے +
واوِ معروف وہ واوِ ساکن ہے - جس کے ماقبل ضمّۂ خالص ہو - جیسے نور کی واو +
واوِ مجہول وہ واوِ ساکن ہے - جس کے ماقبل ضمّۂ غیر خالص ہو - جیسے کور (اندھا) کی واو +
یاےِ معروف وہ ی ساکن ہے - جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو - جیسے ی نبی کی +

سُکوُن جزم کو کہتے ہیں +
ساکِن وُہ حرف ہے۔ جس پر جزم ہو +
الفِ ممدُودہ وُہ الف ہے۔ جو دُوسرے الف کے ساتھ مِل کر پڑھا جائے۔ جیسے آمد میں +
الفِ مقصُورہ وُہ الف ہے۔ جو دُوسرے الف کے ساتھ نہ مِلے۔ جیسے اگر میں +
تشدِید ایک جِنس کے دو حرفوں کو مِلا کر پڑھنا۔ جیسے حقّا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں +
مُشدّد وُہ حرف ہے۔ جس پر تشدِید ہو۔ جیسے فرّخ کی ر اور حقّا کا ق +
ماقبل وُہ حرف ہے۔ جو کسی حرف سے پہلے ہو۔ جیسے رب میں ر ماقبل ب کے ہے +
مابعد وُہ حرف ہے۔ جو کسی حرف سے پیچھے ہو۔ جیسے آب میں ب مابعد الف کے ہے +
وقف۔ ایک ساکِن کے بعد دُوسرے غیر مُتحرک حرف کا واقع ہونا۔ جیسے گرد اور زرد کی دال +
مَوقُوف وُہ حرف ہے۔ جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔ اور اس کا ماقبل ساکِن ہو۔ جیسے د زرد کی اور س ت دوشت کا +
مُعجمہ۔ منقُوطہ نُقطے والے حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے ب۔ پ۔ ت۔ ث۔ ج۔ چ۔ خ۔ ذ۔ ز۔ ژ۔ ش۔ ض۔ ظ۔ غ۔ ف۔ ق۔ ن۔ ي +
مُہملہ۔ غیر منقُوطہ بے نُقطے حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے ا۔

قواعدِ فارسی

تُم جانتے ہو۔کہ لفظ کئی حرفوں سے مِل کر بنتا ہے۔مگر ایک حرف دُوسرے حرف سے کِسی حرکت کے بغیر نہیں مِل سکتا +
حرکت پیش۔زبر اور زیر کو کہتے ہیں +
مُتحرِک وُہ حرف ہے۔جِس پر زبر یا زیر یا پیش ہو۔تُم پڑھ چُکے ہو۔کہ زبر۔زیر اور پیش کی علامتیں کیا کیا ہیں +
ضمّہ۔ضم پیش کو کہتے ہیں +
فتحہ۔فتح زبر کو کہتے ہیں +
کسرہ۔کسر زیر کو کہتے ہیں +
مضمُوم وُہ حرف ہے۔جس پر پیش ہو +
مفتُوح وُہ حرف ہے۔جس پر زبر ہو +
مکسُور وُہ حرف ہے۔جس کے نیچے زیر ہو +

ا

فہرستِ مضامین

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY L. MOTI RAM, MANAGER.

10 000 *Copies.*

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا - اوّل یائے مجہول کے ماقبل - دوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر - بیکے - شاہی +
۸	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے - تو اُس پر پیش لکھا گیا +	شُکْر
۹	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	زور
۱۱	الف - واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم لکھا گیا +	صبْر
۱	استفہام کی علامت	؟
۲	ندا - تعجب - حسرت - دعا - قسم - خوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پورے وقفے کی علامت	+

ہدایت - جہاں پورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہئے - باقی جگہ کم +

اِعرابوں کے قاعِدے

نمبر شمار	قاعِدے	مِثالیں
۱	مخلُوط ہے دوچشمی رکھی گئی +	تنُدھار
۲	نُونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دِیا ہے۔ اَور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نُقطہ نہیں دِیا +	راندجاں +
۳	یاے معرُوف جو لفظ کے آخر ہے۔ وُہ دائرے کی لِکھی گئی ہے +	کیٹلتی
۴	یاے معرُوف کے سِوا باقی سب یے لمبی لِکھی گئیں +	بے۔ ہئے۔ جاے۔ ان کے +
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی ۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خُود۔ خوِیش +
۶	حرفِ مفتُوح پر وہیں زبر رکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معرُوف اَور مجہُول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے +	ہمالیہ ۔ روپیہ۔ زیور۔ غور۔ سَیر +

باقی قاعِدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

PERSIAN GRAMMAR

FOR MIDDLE SCHOOLS.

قواعد فارسی



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

2th Edition. 1917. Price 0-4-0.

بہ وجود آمدہ ۔ با جازۂ شہریار ذر دربار از مقدمۂ تناسخ سخنہاے بمیان آمد۔ اکبر گفت۔ مردہ را جراحت بر جسم بود ۔ نہ بر جان۔ پس رشگفتے چنیں بعقل صورت نہ بندد۔ و ایں سخن را ترک کردہ حکایتے نقل نمود۔ کہ چندے پیش از ولادتِ من مریم[۱] مکانی در پاے خود چند خالے بہ سوزن و سرمہ نقش مے کردند۔ تا جنّت[۲] آشیانی آمد شد۔ پرسیدند۔ کہ چہ مے کنی؟ گفت۔ میخواہم کہ بپاے پسر من از من یادگارے ماند۔ چوں بہ وجود آمدم۔ ہماں نقشِ خال در پایم نمایاں بود۔ و ایں را جز اتفاق باید گفت ۔ الغرض بعد از پنجاہ و یک سالہ سلطنت در سنِ شصت و پنج سالگی جہاں را پدرود کرد۔ و در تاریخش گفتند۔ کہ ع

الف کشیدہ ملائک ز فوتِ اکبر شاہ



[۱] یعنی اکبر کی ماں ۔

[۲] یعنی اکبر کا باپ ۔

از دودہ مانِ خسروی سر برآرم۔ و فرمانروا شوم۔
و در ہر جا علمِ نصرت برفرازم۔ قدم باز پس
نیارم۔ والسلام" + والحال کہ در گفتہ تقویم ہاے
خود مے نگریم۔ و بہ منظرِ اقدس نظرے کشائیم۔
مے یابیم۔ کہ تاریخش بہ روزِ ولادت و ہم آثارِ
صورت و سیرتش بہ جلوۂ خداوند اکبر موافق است۔
پس باید۔ دستِ شفقت بر سرِ گفتہ ارادتمنداں
بگذارند + اکبر تبسم کرد۔ و گفت۔ عقل ایں را
باور نکند + کہ برہمنے یزداں شناس باشد۔ و بہ پیکر
مسلماناں در آید + گفتند۔ پابندِ عمل در تدبیر
بسر آمد۔ امّا بہ تقدیر نتواں بر آمد + ہما ناجائیکہ
برہمنِ مذکور آرامش بجو زد۔ در زیرِ آں زمیں لختے
از استخواں ہا و پارۂ از آہن در خاک بود۔
از ایں معلوم است۔ کہ او ظاہر گردید۔ و سخن
بہ ظرافت گذشت + ہمچنیں حکایت کنند۔ کہ یکے
از مردانِ کار را در معرکۂ پیکار دو زخم بر تن
خورد + بعد ازاں بمرد + زنِ برادرش حاملہ بود۔
پسرے آورد۔ کہ ہماں دو جراحت بر پیکرش
پدیدار بود + ظاہر بیناں گفتند۔ کہ معدوم باز

پنجاب شہر گجرات بنا نہادۂ اوست۔ و فصیلِ لاہور و عماراتِ ازک سر بر آوردۂ او۔ مدارس و مساجد و رباط و مہمان سرا خود از شمار افزون است۔ گویند۔ بہر کار سجدۂ شکر بجا آوردے۔ خصوصاً صبح و شام و ظہر و نصف شب بہ امورات دل پرداختے۔ و با خداوند خود در ساختے۔ طعام یک بار خوردے۔ و بیش از سہ ساعت خواب نکردے ؛

نقل

برہمنانِ ہنود چون توجہ اکبر بہ مسائلِ خود بسیار دیدند۔ کہنہ کاغذے آوردند و گفتند۔ کہ یکے از کہن مویدانِ ما چندین سال است۔ عمر خود را صرف ریاضت کردہ وجودِ خاکی را بآتش عدم گداخت۔ و اشلوکے بدین مضمون گذاشت کہ "چندین مدت بہ کشش نفس و کوشش تن و ترکِ لذت بسر بردم۔ و ناگوار بر خود گوارا کردم۔ اکنون از میانِ شما خود مے میرم و مے گویم۔ کہ بعد ازین بفلان تاریخ و فلان روز

حظے از آرام بُردہ بزمِ خلوت مے آراشت - چوُں عُلما و حُکما ے ہر مِلّت و قوم جمع مے آمدند - از ہر درے بہ سُخن پیوستے - و بہ ورزشِ کُتُب پیشینیاں طرف بستے - بُزرگانِ ہر مِلّت را بُزرگ داشتے - و خانداں ہاے قدیم را بیشتر نواختے - بہ نظر بر نظامِ مُلکی اکثر رُسُومِ ہندواں را کہ لازمِ سلطنت گرفتہ بُود - لباسِ شاں در بر کردے - در عیدہاے شاں عید گرفتے - و ریش را خیر باد گفتے - در ضمن غرضش آں بُود - کہ دِلہا را بدست آرد - و تُرک را با ہندو شیر و شکر سازد - آخر در کارِ خُود کامیاب آمد - چہ راجہاے ہند کہ نسب ہاے خُود را تا مہر و ماہ مے رسانندند - بہ خویشیش تن دادند - اگر از شجاعتش گوئی - بہ سر لشکرئے خُود لشکرہا بر ہم زدے - شرزہ شیرہا را بہ بازُو و فیل ہاے مست را تہ زانُو گرفتے - اگر سخاوتش جوئی - گنج ہاے شائگاں رائگاں دادے - باد آورد بہ باد خواناں بخشیدے - از ایں تواں دریافت - کہ بہ بازیافتِ عُلما و مشائخ چہا خواہد بُود - ہمّت والاش چناں بُود - کہ شہرہاے جدید را آباد کرد - در کشورِ

مہا بھارت را در فارسی بر رشتۂ نظم و نثر در آوردند
و آں را "رزم نامہ" نامیدہ۔ پس بمقابل آں قصۂ
امیر حمزہ کہ گفتار ہائے دور از کار و افسانہ ہائے
خلاف عقل بے حد و شمار دارد۔ بہ ہفت مجلد
بزرگ با تصویر در غایت فصاحت انجام یافت۔
ہمچنیں بعنہا ہائے سنگھاسن بتیسی[1] کہ در زبان
سنسکرت بود۔ بزیور ترجمہ در زبان فارسی آراستہ
شد و بہ "نامۂ خرد افزا" موسوم گردید۔ علاوہ
بر آں کتاب ہائے بسیار از زبان ہائے مختلفہ بہ فارسی
ترجمہ گشت۔ کشیشاں[2] را از ممالک فرنگ با تورات
و انجیل طلب کرد۔ گویند۔ چوں کشیشان دانا
تصویر حضرت عیسٰے و مریم بیروں مے آوردند۔
اکبر برائے تعظیم بزانو بر خاست۔ پس شاہزادگاں
بہ تلمذ و ابوالفضل برائے ترجمہ مے نشستند۔
و عادتش چناں بود۔ کہ روز در نظم مہمات و شام

[1] بتیس حکائتیں خیالی ہیں۔ کہ بتیس پتلیوں نے راجہ بھوج کے آگے بیان کیں۔ سنسکرت میں تھیں۔ وہ بھی فارسی میں ترجمہ ہو گئیں۔

[2] زاہد۔ عابد۔ اور نیک بخت لوگ مذہب نصارےٰ کے۔

به صُلح و گاهے به نبرد و جائے به بست و جائے
به شکست قلمروِ هند را زیر قلم گرفت ✤ اکبر
جامع اوصافے بود - که عقل در آں حیران است
دلے روشن و دانشے خدا داد و اقبالے ایزدی داشت
اگر راست خواهی - سببش آں بود - که دامنِ دل
را از غبارِ تعصب صاف داشت ✤ گویند دستے در
خط و سوادے از علم نداشت ✤ روزے سفیرِ روم
رسید و بگزارشِ پیام نامه گذرانید ✤ اکبر نامه را
واژونه و سر از بر گرفت ✤ سفیر تبسم کناں نگریست ✤
فیضی دریافته خود را ضبط نتوانست بکند و گفت -
در حضرتِ ما سخن مگوئید - پیغمبرِ ما نیز امّی بود ✤
با ایں همه اکبر در فنّ تاریخ آگهیے تمام داشت -
خصوصاً قصصِ هند را نیکو دانستے - به نظم و اشعار
لذت گرفتے - و نکته هایش نیکو دریافتے - و طبعِ
خودش هم گاهے به شعر شگفتے ✤ در آئینِ ملکی و
رسومِ جنگی آئینها بستند - که اقبالِ سکندر و راے
ارسطو را رشته از هم گسستند - نسخهٔ آئینِ اکبری
گواهِ آں است ✤ نیز حکم کرد - تا بسیارے از کتبِ
سنسکرت و عربی را بفارسی ترجمه کردند و کتابِ

ولہٰذا مشورہ بہ کلانور آمدہ کلاہِ شاہی بر سر شاہزادہ نہاد ۔ اوّل قدم مقدمۂ ہیمو روے نمود ۔ ہیمو بقالے فرومایہ بود ۔ کہ در دولتِ افغانی مرتبۂ دیوانی یافت ۔ آنگاہ از دیوانگی بہواے جہاں گیری افتاد ۔ پیشش در آگرہ و دہلی چند مرتبہ فتح یاب گشتہ قدم جرأت پیش گزاشت ۔ بیرم خاں در رکابِ اکبر لشکر کشید ۔ تا بر پانی پت مقابلہ رو داد ۔ و جنگے صعب درمیان آمد ۔ ہیمو کہ با جمعیتِ لشکر و خزائنِ زر و فیلانِ کوہ پیکر پُر دل بود ۔ کمرِ ہمّت بستہ دادِ مردانگی داد ۔ مگر در ہم شکست و بستۂ زنجیر بدربار احضار شد ۔ بیرم خاں گفت ۔ کہ اوّل فتح است ۔ بہ قتلِ عدوّ خود شگون فیروزی باید گرفت ۔ اکبر[1] گفت ۔ حیف است ۔ کہ نخچیریں شمشیر بہ گردن مقید رسد ۔ آخر کار بیرم خاں کارش باتنہا رسانید ۔ جوان بخت پیر تدبیر قدم بہ رکابِ نصرت نہادہ متوجۂ ملک گیری گردید ۔ مملکتِ ہند پُر از خود سرانِ سرکش بود ۔ لہٰذا نہ تنہا بہ ستیز و آویز بہ کجدار و مریز گاہے

---

[1] اس وقت اکبر ۱۳ برس اور ۹ مہینے کا تھا ۔

ہمایوں پادشاہ از بام افتاد

سالِ فوت گرفتند ‏۔ مقبرۂ وے بیرونِ شہرِ دہلی است و از عجائبِ روزگار است۔ کہ عمارتش در ۹۷۳ سنہ ہجری بنا شد ‏۔

جلال الدین اکبر پادشاہ

چوں ہمایوں ناگہاں از بام افتادہ قالب تہی کرد۔ اکبر بہ تنبیہِ افغاناں در کوہستان جالندھر بود۔ ہوا خواہانِ دولت پیکِ باد پیما روانہ کردند۔ و ملّا شکیبی شاعر را کہ در شکل و شباہت بہمایوں مانا بود۔ تاج بر سر و لباس شاہانہ در بر کردہ بر بام دولتخانہ مے نشاندند۔ کہ پادشاہ ہنوز طاقت دربار ندارند ‏۔ اہلِ خدمت از میدانِ پیشِ دولتخانہ کورنش مے کردند۔ و رخصت مے شدند۔ تا ہوس پریشاں را سرِ شورش بدہوا نگردد۔ و در مملکتِ تازہ عمل خللے راہ نیابد ‏۔ بیرم خانِ ترکماں کہ سفرِ خراساں و مہم ہندوستان از دستِ وے سر انجام یافتہ بود۔ دراں وقت بہ اتالیقیِ اکبر ہمراہ بود۔ چوں خبر یافت۔ تمامیِ سرکردگان را فراہم کرد۔

برگشتہ بود - براہِ جیسلمیر و بیکانیر بہ جودھ پور باز گشت - امّا ناکام برگشت - مصائبے کہ در وشتہائے بلا بر سرش گزشت - ہنوز پائے قلم آبلہ خیز است ◆ اکبر در شکمِ مادر و بر پشتِ پدر بود - بہ امر کوٹ آمدہ سر بوجود آورد - چوں شب یکشنبہ پنج رجب بود - ہمیں سال تاریخ یافتند ◆ ہمایوں براہ قندہار عنانِ عزیمت را بفارس توجہ داد ◆ طہماسپ دارائے ایران زمین حقِ مہمان نوازی را از آسمان گزرانید - و سالِ دیگر یگانہ دلبرِ خود را با دوازدہ ہزار سوار ہمرکابِ او کرد - ہمایوں قندھار و کابل را زیر قدم آوردہ داخلِ ہندوستان شد - معرکہ ہا برانگیخت و خونہا ریخت تا از قوتِ بازوانِ[1] و ہم از پہلوے گردن کشاں جمعیتِ خاطر بدست آورد ◆ ور دہلی پائے تختِ ہندوستاں بہ قلعہ دین پناہ سر بر افراخت ◆ از آنجا کہ فرازِ دُنیا را سر در نشیب است - روزے شامگاہ از بام کتب خانہ فرود مے آمد - ناگاہ قدم چناں لغزید - کہ پا از جا و عصا از کف بدر رفت - و بہ زمین افتاد - و از جہان بر خاست ◆ سخن سنجاں اندرع

[1] یعنی بھائیوں کی طرف سے ◆

به تفرقه و تباہی رسید - معہذا لشکرِ باران از آسمان
یورش آورد - قشونِ ہمایوں در جائے سرازیر بود-
خیمه و خرگاه را کندند - تا فرازِ بلندی جاے بگیرند -
در عینِ بے خبری کہ مردم بحالِ خود گرفتار بودند -
شیر خاں لشکر راست کرده آمد - و از چار سُو
فرا گرفت ۔ بے خبران کہ دستِ ستیز نیافتند
پاے گریز بر کشادند - و چپ از راست نشناخته
پریشان شدند ۔ پادشاه در عینِ سراسیمگی بود - کہ
فیلے بنظر آمد - خواجه سرائے از کشتیش آواز داده
پیش رسید - و شاه را دست گرفته بالا کشید -
فیلبان را گفت تا فیل را به آب اندازد - امّا آثارِ
کور نمکی از صورتش ہویدا گشت ۔ خواجه مردانه وار
تیغ از کمر کشیده فیلبان را دو نیم انداخت - و خود
بجایش نشسته فیل را به آب سر داد - تا بصد کشاکش
و ہزار اضطراب بر کنارِ دیگر رسیدند - ساحل بلند
بود - شمس الدّین محمّد خاں (کہ آخر خانِ اعظم خطاب
یافت) پیش رسیده بود - از دستارہا طناب ساخته پائین
انداخت و آنہا را بالا کشید ۔ بالجمله از آگره بلاہور
و از آنجا به ملتان و دیارِ بھکّر رسید ۔ چوں بخت

صُلح قرار داد ۔ شیر خاں باز رو بہی بکار بُردہ از
طرفِ دِیگر بیخبر بر فوج ہمایوں زد ۔ فِتنۂ محشر در
اُردُو برپا شُد ۔ و لشکر زیر و زبر گردِید ۔ اوّل
قدم پُل را درہم شِکست ۔ و زورق و کشتی ہمہ در
تحتِ تصرُّف آورد ۔ شِکشت یافتگاں سراسیمہ بہ آب
مے اُفتادند ۔ و افغانان از آب نیزہ و تیر بہ بحرِ
فنا مے انداختند ۔ پادشاہ ہم اسب را در آب
انداخت ۔ مگر چوں اِقبال دست از رِکاب برداشتہ
بُود ۔ دست از عناں و اسپ از تہِ راں بدر رفتہ
بورطۂ ہلاک بُود ۔ کہ نِظام نام سقّائے را یافت ۔ کہ
مشک پُر باد کردہ بہ شنا میرود ۔ شاہ تختِ نشیں
سیرِ پُشتش اُفتاد ۔ و نیمہ رُوز بو عدۂ فرماں روائی
بر کنارۂ نجات رسید ۔ و چوں بہ آگرہ آمد ۔ اِیفائے
وعدہ نمُود ۔ نفاقِ برادراں بحالِ سابق بُود ۔ کہ
شیر خاں دِلیر تر گشتہ لقبِ شاہی بر خُود گُزاشت ۔
و با لشکرے فراواں تر از مور و ملخ باز بر آبِ
گنگ رسید ۔ ہمایوں ہم با یک لک سوار بہ اِستقبالِ
جنگ پیش آمد ۔ مگر بخت چُناں آبِ تلخ در جام
ریخت ۔ کہ مُقدّمہ طول کشید ۔ و لشکرِ شاہی را کار

امّا از آنجا کہ طبعے شاہانہ و نفسے کریمانہ داشت۔ برادرانِ نفاق پیشہ را آز و آرزو از جا بُرد۔ و شیر خانِ افغان دریں دارو گیر بہ رُتبۂ شاہی رسید ٭ ہمایوں در مروّت و مردانگی قصورے نکرد۔ لیکن چوں خواستِ خدا براں تعلّق گرفتہ بود۔ کہ شاہِ باج گیر چندے بے تاج و سریر ماند۔ در بنگالہ دادِ کامرانی میداد۔ کہ برادرِ خود کامش کامراں میرزا از لاہور بہ آگرہ رسید۔ و سکّہ و خطبہ بنامِ خود خواند ٭ ہمایوں برخاستہ رُو بہ آگرہ آورد۔ از آنجا کہ مُلکِ بنگالہ و موسم موسمِ برشکال بود۔ میانِ راہ صعوبتہا رو داد۔ کہ اُشتر و فیل را جاں بر تن گراں آمد۔ تا چہ رسد بہ آدم ٭ از ناسازیٔ ہوا و شدّتِ قحط لشکر بغایت بدحال بود۔ کہ شیر خاں از صورتِ واقعہ خبر یافت۔ و مانندِ برق و باد رسیدہ بر کنارِ آب جوسا بارِ جنگ انداخت ٭ و چوں سہ ماہ مقابلہ نمود۔ خلیل شاہ مرشدش آمد۔ و قرآن در میاں نہادہ

---

۱ اس مُلک کی برسات مُسافر کو بہت ایذا دیتی ہے خصوصاً اُس حال میں کہ رستے خراب اور نہریں اور دریا بے پُل تھے ٭

ہمایون بود وارثِ ملکِ وے

جسمش را در چار باغ آگرہ رکہ بنا کردۂ او بود۔ بہ خاک سپردند۔ و بعد بر حسبِ وصیت بہ کابل بردند۔ عمارتِ مقبرۂ وے کہ از تعمیراتِ جہانگیری است۔ تا حال با باغ بابر چہرہ آرائے شہر کابل است۔ بابر صاحبِ تصنیف بود۔ دو دیوان بہ فارسی و ترکی دارد۔ و کتابے در احوالاتِ خویش نوشتہ۔ کہ پسندِ خاطرِ عالم است۔ اوّل بہ ترکی بود۔ خانخانان بحکمِ اکبر در فارسی ترجمہ نمود۔ کہ توزکِ بابری نام و در اہلِ تاریخ اعتبارِ تمام دارد۔

ذکرِ ہمایون و شکستِ وے از شیر شاہ افغان

ہمایون بہ اتفاقِ اُمرا بعد از پدر تاج و افسر بر سر گذشت۔ در علومِ ریاضی مہارتے کامل داشت و دلش بہ صحبتِ اہلِ علم مائل بود۔ چون پا بر تخت نہاد۔ دستِ کرم بکشاد۔ و بسیارے از سرکشان را گردن شکستہ بویرانۂ عدم فرستاد۔

بسوخت - و چوں در دوا اثر ندید - رُو بدُعا آورد - و از آہِ دِل درماں خواست + گفتند - ہر چہ در نظرِ شاہ گرانبہا و عزیز - ترین اشیا باشد - بداں تصدّق دہد + الماسے کہ در رفتم لودی یافتہ بود - اہلِ نظر بداں اشارت کردند + گفت از الماس کہ سنگ را لختِ جگر است - تا ہمایوں کہ جگر گوشۂ بابر است - فرقے بسیار است - صلاح در آن است - کہ جاں را فدائے جگر کنم - برخاست و سہ بار گِردِ سرش گردیدہ گفت - بار الہا! بارش بر خود گرفتم گرفتم + پس دُعا کرد - و برنشست چوں در خود نگریست - دریافت - کہ درون برہم خوردہ و تن گرانی گرفتہ - پسر را پُرسید - کہ سرت گردم - حالِ من چنین است - پس تو از حالِ خود بگو - کہ چگونۂ؟ گفت - مے بینم - گرمی بہ خنکی و گرانی بہ سُبکی رُو مے آرد + گفت - شاد باش! کہ از جاں گزشتیم - و جا بتو گزاشتیم + گویند درد ے کہ از پسر مے کاشت - بر پدر مے افزود - تا کہ او از بستر برخاست - و ایں سر ببالیں رنہاد - تاریخ شد - کہ ع

ناچار دشت از ترکستاں برداشت و بر کابل و
بدخشاں قناعت نمود + ہمانا ہمتے کہ او یافتہ در
سلسلۂ خسرواں کمتر یافتہ اند۔ چہ شمارِ فتحش از
شکست افزوں بود + بالجملہ ہمتِ والائش بہ کابل
ہم آرام نداد۔ تا کہ سلطنتِ تیموری را در ہند
بنیاد نہاد + چہار بار بہ پنجاب لشکر کشیدہ گاہے
از نواحِ پشاور۔ و گاہے از بھیرہ۔ خوشاب وغیرہ
برگشت۔ نوبتِ پنجمیں چناں آمد۔ کہ باز پس
نرفت۔ لاہور را فتح کرد۔ و بہ آیینِ چنگیزی شہر
را آتش زدہ راہِ دہلی گرفت۔ بر پانی پت با
ابراہیم لودی جنگے رو داد۔ کہ معرکۂ رستم و
اسفندیار از یاد ہا رفت + چوں تقدیرِ الٰہی دراں
بود۔ کہ از دودۂ گورگانی نوزدہ تاجدار در ہند
حکمرانی کنند۔ ابراہیم در میدانِ جنگ جاں داد +
شہریارِ شہرگیر از دہلی با آگرہ رسید۔ و گردن کشانِ
دور و نزدیک را سر سپردہ ساخت۔ پنج سال
بدیں حال بسر بردہ بہ بیشتر رنجوری افتاد + سرگذشتِ
آں این است۔ کہ ہمایوں فرزندش را آتشِ تب
در تب و تاب انداخت + پدر را سپند وار جگر

در کنار - برخاشتم و گفتم بلا گردانت شوم - رمضان سال روزِ رمضان اشت - زاں بعد زکوٰۃ خوار - اکنوں باید آزاد را بحالِ خودش سر دہند - کہ زکوٰۃ بر غیرِ مستحق حرام اشت - تبسّم کرد و گفت - مگر داخلِ مساکین نہ؟ گفتم - دولتِ خداوندی روز افزوں باد - اگرچہ ظاہرِ درویش گدائی اشت - امّا الحمدُ لِلّٰہ دِل بدولتِ فقرِ غنی اشت - گفت آخر از ابنُ السّبیل کہ گریز نیست - گفتم - حیف اشت کہ از فرزندِ پدرِ خویش بیروں آمدہ خود را ابنُ السّبیل سازم - ہمیں گفتم و دُعا کردہ راہِ خود پیش گرفتم -

ذکرِ بابر پادشاہ

بابر کہ از پشتِ پنجم بہ تیمورِ گورگاں پیوندد - در سنِّ دوازدہ سالگی جائے پدر نشست - و در اوّلِ جلوسش فتنہ برپا شد - و شورش برخاست یگانہ و بیگانہ بزرگوارِ دولت را خُرد سال یافتہ از چار سو برہم ریختند و عربدہ ہا[1] انگیختند -

---

[1] عربدہ یعنی دنگہ و فساد کر کے بغاوت کی -

است۔ تیمورے بر آر۔ کہ بلاے این فتنہ را از
سر خود واکنیم + خواجہ بشنید۔ اشارت فرمود۔ تا
پیشم بردند + کورنشے بہ آداب شاہانہ بجا آوردم
و دعا نمودم + گفت۔ اے درویش! چہ نام داری؟
گفتم آزاد + گفت از کجائی؟ گفتم۔ از تیرہ خاک
ہند + گفت عجب کہ دلے روشن داری! گفتم۔
حسن ظن بزرگان است + گفت۔ چرا ترک وطن
گفتی؟ زمین خدمت بوسیدم و گفتم۔ قربانت
شوم۔ بندگان دولت چرا از ایوان دولت حرکت
فرمودند؟ گفت بعزم جنگ آزمائی + گفتم پس گدا
ہم بطمع گدائی + خندید و گفت چہ شود! اگر
یک امشب ہم صحبت ما باشی؟ گفتم زہے سعادت +
بالجملہ چوں شب آمد سفرہ درکشیدند و برچیدند[۱]۔
پس جام لطائف را دور دادیم۔ و از ہر درے
سخن مے آوردیم و بلطف صحبت لذتہا مے بردیم۔
تا سہ روز بہمیں نسق گزشت + دیدم دل خواجہ
الفت گرفتہ و مے خواہد۔ کہ آزاد را بہ بندگی گیرد
مگر دل را دیدم از بند بیزار است و از دردسر

۱؎ یعنی اُٹھا لیا +

لطیفہ ٦٢

سیّاحے را دیدند در محفلے نشستہ بہ نقلہاے رنگیں دل از دشتِ مردم مے ربابد + گفتند - رنگ آرائی و نقل گوئی از دیگران است؟ چیزے از خود بگو - کہ رنگیں تر باشد - گفت :-

نقل

سالے محمد کتاز غنیم بملکِ تاتار چناں فتنہ و آشوب انداخت - کہ جہاں و جہانیاں برہم خورد + ہواے سیاحتم در سر اُفتاد - تا از شہرے بہ شہرے میگذشتم و دیار بدیار ہمیگشتم + روزے رخوتِ درویشانہ در بر و کلاہِ قلندرانہ بر سر - گذرم بنواح سمرقند اُفتاد - چوں شام نزدیک بود - بہ قلعہ منزل بودم - عالی جاہے را دیدم - سرِ راہے خیمہ و خرگاہے بر افراشتہ و با جمعے از ندیماں سرِ کرسی نشستہ - ہشتانہ گذشتم - و قلندرانہ نعرہ زدم - کہ داد آے خاکِ توراں زمیں! اگر خونِ تورج و افراسیاب سرد شد - آخر آلِ چنگیز و ہلاکو ہنوز باقی

محض آمدنِ ایں آنہا ناپدید شُدند ٭

لطیفہ ۶۱

روستائے پسر را بہ مُلّائے سپُرد و گُفت از ہر علمے او را تعلیم دہ ٭ چوں سالے گزشت پسر استعدادے پیدا کرد ٭ دہقان روزے پُرسید چہ یاد گرفتی؟ پسر بعضے از علوم را تام بُرد۔ کہ دریں ہا استعدادے بہم رسانیدہ ام۔ گفت ملّایت شما علمِ عربی ہم تعلیم کردہ؟ گفت۔ بلے ٭ گفت کتابت را بیار۔ بہ بینم ٭ پسر کتابے آورد۔ و بدستش داد ٭ چوں وا کرد۔ سرِ صفحہ عبارتے آمد۔ کہ نوشتہ بود "اَعْلَمُ" گفت ہمیں را معنی کُن ٭ پسر گفت۔ نمیدانم ٭ دہقان ہمیں کہ شنید خشمش گرفت۔ خواشت و گوشش گرفتہ بمکتب آورد۔ کتاب پیشِ مُلّا انداخت و گفت ۔ سالہا شت۔ کہ مالِ مرا میخوری۔ تالش این شت۔ کہ امروز یک لفظ مے پُرسم۔ پسر مے گوید۔ نمے دانم ٭

سپاہیش سوادِ حکمت را بر داشتے و از رقش زرقِ اہلِ نفاق را دریافتے۔ ہمچناں اگر نظر ببالا مے نمود در بندِ آں نبود۔ بلکہ چشمِ دیگرش متوجہ بزیر بود۔ کہ نشیب و فرازِ عالم را بیک ترازو مے پیمود ۔

لطیفہ ۶۰

سلیمان علیہ السلام را حکایت کنند۔ کہ روزے بر تختِ عدالت نشستہ بود۔ و ہمہ مخلوقات در حضورش صف بستہ۔ پشہ ہا ہجوم آوردہ داد خواہی نمودند و گفتند۔ یا نبی اللہ! باد کہ حاملِ تختِ سلیمانی است۔ ما را آفتِ جانی است۔ او را نگاہ دار۔ تا ما در جائے آرام گیریم ۔ حضرت تاملے فرمود۔ کہ مایۂ حیاتِ عالم را چگونہ بند فرماید؟ آصف[1] برخیا را نگریست۔ کہ تدبیر چیست؟ آصف تعظیم کرد و گفت۔ بے حضورِ طرفین صلاح ایں مرافعہ صورت نہ بندد البتہ ہوا را باید طلبید۔ تا جوابِ او چہ باشد ۔ امر باحضارِ باد شد۔ وزیدنِ باد و گریختنِ پشہ ہا

[1] حضرت سلیمان کے وزیر کا نام تھا ۔

دعا برداشت و گفت۔ الٰہی! عمرِ خواجہ را گلشتے بیش دِہ۔ تا روزیٔ مسکین را گلشتے بیشتر دہد۔
چوں در زمرۂ یاراں آمد۔ گفت اے عجب! ہرچہ منعم را بر زبان است۔ مرا در چشم۔ چرا دروے حسن باشد۔ و در من عیب؟ صاحبدِلے بشنید۔ و گفت۔ اے سادہ! او ہم اگر بقباحت زباں مے آلود بجائے ہر فحشے دہ فحش مے گفت۔ و بہر ملامے صد ملام۔ پس آنچہ موجبِ مدح است سخاوت است نہ گلشت۔

تصریح ۵۹

حکیمے را پرسیدم۔ کہ مورخینِ فارس چنیں نقل کنند۔ کہ سکندر را یک چشم سیاہ بود و دیگرے ازرق۔ و نیز گویند۔ یک دیدہ اش بالا مے دید و چشمِ دیگرش پائیں۔ ایں چگونہ مے شود۔ کہ موافقِ عقل باشد۔ گفت۔ آرے الفاظ ہمینند۔ اما حقیقت و معنیٔ دیگر دارد۔ یعنی چنانچہ عادتِ مردمِ ظاہربیں است۔ کہ بیک جہت چشم دوزند۔ و از جہتِ دیگر دیدہ پوشند۔ سکندر از جملۂ آناں نبود۔ ہمانا

بیدار بُود۔ وشتار را دز رُبُود و بکمیں نشست۔ چُوں دُزد وشتؔ[1] در انبار کرد۔ دید۔ گردہ آہک انست۔ ہشیار تر آمد و بدر آمد + دید کہ وشتار ہم نماندہ سر برہنہ پا برداشت۔ تا جاں را بیرُوں بُرد + صاحِب خانہ فریاد کرد کہ ہاے کہ دُزد است بگیرید دُزدِ دِل سوختہ بر گشت۔ و گُفت۔ صاحِب خانہ! براے خُدا خُودت اِنصاف دِہ۔ کہ دُزد کیست؟ توئی یا من +

لطیفہ ۵۸

خواجۂ کریمُ النفس۔ را لُکنتے[2] بزباں بُود + آوازۂ سخاوتش گوش زدِ اخوکے شُد۔ پیش آمد و گُفت اگر اِحسانے مُعیّن شود لُغتے را دو چنداں بینم + خواجہ را ایں نُکتہ خُوش آمد۔ غُلام را گُفت۔ دہ دہ دینار بایں بدہ + نوکر تازہ[3] بُود۔ و از عادتِ گُفتگوے خواجہ نابلد۔ لہٰذا صد دینار باو داد + اخول دشت

لہ[1] یعنی ہاتھ لگایا +

لہ[2] یعنی ہکلا تھا +

لہ[3] یعنی نیا تھا +

ہمسایۂ من بیا۔ چوں او را بدکانِ نقاشے برد۔ و گفت۔ اینجا بنشیں۔ نشستہ بگزاشت و خود خنداں بگزشت۔ زشت روئے حیراں بماند۔ کہ ایں چہ نقشے[1] است۔ کہ صورت بستہ؟ آخر از نقاش پرسید۔ گفت۔ مدتہا بود۔ کہ ایں زن بمن میگفت صورتِ شیطاں برائے من بساز۔ من مے گفتم۔ شکلے کہ ندیدہ ام۔ چگونہ بسازم۔ آخرِ کار گفت۔ من خودم شکلے برائے تو مے آرم۔ تا امروز ترا آورد و اینجا نشاند۔

لطیفہ ۵۷

شب دزدے[2] بخانۂ محتاج فقیرے رفت۔ ہیچ نیافت۔ مگر انبارے دید کہ در گوشۂ سفیدی میزند۔ ہمچو دانست کہ آرد است۔ دستارِ خود را در صحن خانہ پہن کرد و دروں رفت تا آرد بیروں آرد۔ صاحبِ[3] خانہ

---

[1] یعنی یہ بات کہ عورت اسے لائی۔ اور چھوڑ کر چلی گئی۔ یہ کیا معاملہ تھا۔

[2] شب دزد جو رات کو چوری کرے۔

[3] صاحب خانہ۔ اس کو بے اضافت پڑھنا چاہئے۔

لطیفہ ۵۵

شاعرے پیشِ طبیبے آمد۔ و گفت۔ مرا معالجہ کن۔ کہ درونِ سینہ ام چیزے مے پیچد و بیروں نمے آید + طبیب گفت۔ مگر دریں نزدیکی ہا گوہرِ معنی از صدفِ سخن سفتی۔ کہ بدیگرے نگفتی؟ گفت۔ بلے + گفت۔ پس او را بخواں + شاعر بر خواند۔ گفت۔ دیگر ہم داری؟ گفت۔ البتہ یکے + گفت۔ آں ہم بخواں + شاعر آں را ہم ادا کرد + گفت چیزے دیگر باقی است؟ گفت۔ یک مصراع و بس + گفت البتہ مگزار۔ کہ کلمۂ باقی ماند + شاعر او را ہم خواند + طبیب گفت۔ حالا خوشحال برو۔ ہمیں بود۔ کہ در سینہ ات مے پیچید +

لطیفہ ۵۶

شخصے در زشت روئ چناں بے مثل بود۔ کہ یوسف علیہ السلام در خوبروئ + زنے پیشِ وے آمد و گفت۔ اے مردا حاجتے دارم۔ اگر بر من منت نہی + گفت۔ بچشم + گفت تا سرِ بازار

اِشارہ کرد۔ تا بچوبِ مُغیلانش شلّاق کُنند۔ غُلاماں پئے چوب دویدند۔ ظریف را در بزم بدو زانو نشانده بودند۔ و جمعے پُشتِ سرش اِستادہ۔ گفت۔ اے غُلاماں! بیکار مباشید۔ تا چوبِ مُغیلاں آید۔ شُما بہ سیلی و مُشت مشغول بکار شوید تا سُلطان خوشنود شود۔ ملک بخندید و عفوش کرد۔

لطیفہ ۵۴

شخصے غُلامِ خود را فرِستاد۔ تا نان و کلّہ از بازار آرد۔ غُلام کلّہ گرفت۔ امّا گوشتش را پاک خورد و اُستخوانِ خالی را بنانِ پیچیدہ خانہ آورد۔ خواجہ وقتے کہ باز کرد۔ اُستخوانِ خالی یافت۔ گفت۔ اے نمک حرام! عجب کلّہ آوردی۔ کہ چشم ندارد۔ گفت۔ گوسپند کور بود۔ گفت۔ گوشش کُجا ست؟ گفت۔ کر بود۔ گفت۔ زباں کُجا ست؟ گفت۔ گنگ بود۔ گفت۔ مغزش کُجا رفت؟ گفت۔ مُعلّمِ گوسپنداں بود۔ مغزِ سرش بر کودکانِ شاں خالی کرد۔

مے گزرانند۔ ملک پرسید۔ کہ چرا بشہر نیائی؟ گفت آنانکہ در شہر شدند۔ کجا روند؟ گفت۔ ہمیں جا آیند۔ گفت۔ پس شہر ہمیں باش۔ ملک گفت۔ اے دیوانہ! حرفِ عاقلانہ گفتی۔ گفت خیر۔ اگر عاقل بودمے۔ مثلِ تو فانی را بہ باقی اختیار کردمے۔ ملک را ایں سخن چناں در دِل نشست۔ کہ از سرِ ملک برخاست۔ و بہ ملکوت رُو نہاد۔

لطیفہ ۵۲

داد خواہے پیشِ پادشاہے آمد۔ و عرض حال کرد۔ پادشاہ بحالت نپرداخت۔ و باز عرض کرد و اظہار مرحمتے نیافت۔ زار نالید و تکرارِ مقصد کرد۔ ملک درہم شد و گفت۔ خانہ خراب! دردِ سر را از پیشم نمے بری؟ گفت خانہ خود برباد رفت۔ سر توئی۔ درد کجا برم۔ ملک را حرفش مؤثر آمد۔ بدادش رسید۔ و از ستمگارش انتقام کشید۔

لطیفہ ۵۳

سلطان محمود را گویند بر ظریفے خشم گرفت۔

لطیفہ ۵۰

شخصے ادّعائے[1] را پیشِ قاضی بُرد + قاضی شاہد طلبید + گواہے آمد - کہ ہزل گوئی و مُردہ شوئی پیشہ داشت + قاضی پُرسید - کہ از مسائلِ شرعیّہ باخبری؟ گفت - بقدرے[2] - کہ شرح نتواں کرد + گفت قرآں میدانی؟ گفت بہ دہ[3] قرأت + گفت ہرگاہ مُردہ را بشوئی - و کفن کردہ بتابُوت نہی - چہ میگوئی؟ گفت میگویم - اے مرحُوم! خوشا بحالت کہ مُردی و جاں بدر بُردی - تا پیشِ قاضیت نبرند - و چُنیں سوالاتے از تو نکنند +

لطیفہ ۵۱

پادشاہے از قبرستانے گزشت دیوانہ بنظرش آمد - گفتند - کہ دراہمیں جامے ماند - و خوش

---

[1] یعنی کسی مقدمے میں دعوے پیش کیا +

[2] بے انتہا مسائل شریعت کے جانتا ہوں +

[3] اصل میں سات قرأتیں ہیں - اُس نے کہا کہ میں اصل سے بھی زیادہ جانتا ہوں +

ششماہ ہمسایگانش او را گرفتند۔ و پیشِ محتسب آوردند۔ کہ ایں نماز نمے گزارد۔ گفت۔ مرد کہ چرا نماز نمے کنی؟ گفت۔ وقتے کہ مسلمان شدم نگفتی۔ کہ اکنوں از مادر بوجود آمدی؟ ہنوزم ششماہ نشدہ۔ در ہیچ ملّتے بر آدمی زادِ ششماہہ تکلیفِ نماز نیست۔

لطیفہ ۷۹

قلاشے پیشِ دولتمندے آمد۔ کہ قباحتِ مجلس را محسنِ ظرافت پوشیدہ بود۔ گفت اے خواجہ! پدر و مادرِ من و تو ہر دو آدم و حوا است۔ پس ما ہر دو باہم برادر شدیم۔ چرا تو در نعیم و نعمت باشی و من در چنیں فقر و ذلّت! حصّۂ برادرانۂ مرا بدہ۔ تا از بلاے گدائی بیروں آیم۔ بخیل غلام را اشارہ کرد۔ کہ یک پولِ سیاہش بدہ۔ گفت اے عجب! در حقِّ برادر و ایں حصّۂ نابرابر؟ خواجہ گفت۔ دم مزن۔ اگر برادرانِ دیگر خبر شوند۔ ایں ہم بتو نخواہد رسید۔

ف۱ تصغیر کے معنے ہے۔ معنی یہ کہ اے شخص۔

ہوا ابر میشود - من میگویم - خواہد بارید - مادرم میگوید - نخواہد بارید - آخر یا آں میشود - کہ من میگویم - یا آں میشود - کہ مادرم میگوید +

لطیفہ ۴۷

چوں تیمور گورگاں بگورستاں آسود - پسر رونق افروز تخت خسروی شد + مسجدے خرابہ بود - بتعمیرش فرماں کرد + مزدوراں حاضر شدند - تا دیوار ہائے کہنہ را خراب کردہ از سر نو بسازند + ظریفے بگزشت و گرد و غبار بسیارے دید + پرسید - ایں چہ آفت است - کہ موجب مخافت است + گفتند - دیوار ہائے مسجد را خراب مے کنند + گفت - پدر بندگان خدا را خانہ ویراں کرد - پسر خانۂ خدا را ہم نگزاشت +

لطیفہ ۴۸

جہودے مسلمان شد + محتسب گفت - مبارکت بادا حالا مثل ایں است - کہ از عدم[۵۲] بوجود آمدی + بخدا

ے۵ یعنی نئے سرے سے دیواریں اٹھائیں +

۵۲ یعنی اب گناہ سے پاک ہے +

لطیفہ ۴۵

روستائے بشہر آمد و از بازارِ قنادہا[1] گزشت۔ دید۔ طبقہائے فراواں گزاشتہ۔ و رنگا رنگ حلوا انباشتہ اند۔ دلش از آتشِ حرص بے تاب شد۔ و دہن پُر آب ✦ پولے از کیسہ داد و قدرے حلوا گرفت ✦ چوں لذتش در دہاں آمد۔ بے اختیار شد۔ و گفت۔ خوشا بحالِ امرائے شہر۔ کہ در ہر دو طرفِ بالیں تودہ تودہ حلوا گزارند۔ و بہر پہلو کہ رو آرند۔ خود را در شکر یابند ✦

لطیفہ ۴۶

یاوۂ[2] در مجلسِ دوستاں نشستہ بود۔ و از مہارت در علمِ نجوم لافہا میزد۔ کہ تیرِ قضا را خطا ہست۔ اما حکمِ مرا خطائے نہ۔ و مادرم دیگر از من ماہر تر است ✦ گفتند۔ آیا ہیچ بار امتحاں کردۂ؟ گفت۔ بلے۔ بلکہ صد بار ✦ گفتند۔ آخر چہ طور؟ گفت۔ وقتیکہ

---

[1] بازارِ قنادہا۔ حلوائیوں کا بازار ✦

[2] یاوہ۔ بیہودہ گو ✦

برخاست و سادہ را بر وسادۂ خود جا داد + چوں ہشیار سکوت ورزید و تا دیر خاموش نشست۔ قاضی را گماں بر فضیلتِ او بیشتر شد۔ آخر گفت۔ کہ چیزے بفرمائید + گفت۔ روزہ دار کے باید افطار کند ؟ قاضی گفت۔ وقتیکہ آفتاب غروب شود۔ گفت۔ اگر تا نصفِ شب غروب نشود + قاضی را خندہ در گرفت۔ و گفت۔ معاف دارید۔ کہ اوّل[1] مسئلہ را من اشتباہ کردم +

لطیفہ ۴۴

پادشاہے بشکارے رفت + آزادۂ را دید۔ کہ سگے در پہلو بستہ و خوش خرم نشستہ + وزیر را گفت۔ بیا تا قدرے دل بدیوانہ خوش کنیم + وزیر گفت۔ مبادا[2] بے ادبی کند + گفت۔ باکے نیست + پادشاہ پیش رفت و گفت۔ اے آزاد! سگت خوبتر است یا خودت! گفت۔ قربانت بروم! سگ ہرگز از فرمانِ ایں گدا سر نتابد۔ پس شاہ و گدا اگر خدا را فرمان برند۔ از سگ بہتر اند۔ ورنہ سگ از ہر دو بہتر +

---

[1] پہلا مسئلہ وہی کہ تمہاری عالمانہ تعظیم کی +

[2] ایسا نہ ہو کہ بے ادبی کرے +

کہ کسے با من معاملہ نکنند۔ باز ہم مژدہ از من میخواہی +

لطیفہ ۴۲

خرِ ابلہے در کاروان گم شد + چوں در کارِ خودش ہشیار بود۔ خرِ دیگرے را گرفت۔ بارش انداختہ کشید و آورد + صاحبش دوید و آمد و بنائے داد و فریاد گزاشت + مردم دورِ شاں جمع شدند + ابلہ فریاد ہمے کرد۔ کہ خر از من است + صاحبش گفت۔ اے مردم! شما انصاف دہید۔ او میگوید مالِ من خر بود۔ ببینید۔ کہ ایں ماچہ[۲] خر است + ابلہ سراسیمہ شد و گفت۔ خیر مالِ من ہم چنداں[۳] خر نبود +

لطیفہ ۴۳

سادۂ[۴] در لباسِ علما[۵] بمحفلِ قاضی آمد + ازانجا کہ در ظاہر شانِ ایشاں بلباس است۔ قاضی بہ تعظیم

---

[۱] غل مچانا شروع کیا +
[۲] اہلِ زبان مادہ خر کو ماچہ خر کہتے ہیں +
[۳] یعنی کچھ ایسا بہت گدھا نہ تھا +
[۴] سادہ لوح بیوقوف کو کہتے ہیں +
[۵] یعنی اہلِ علم کی طرح عالموں کا سا لباس پہنے ہوئے تھا +

برادر! حالا کہ توفیقِ الٰہی رفیقت شدہ - طریقِ ریاضت پیش گیر - تا در حالتِ معصیت ہرچہ بر تن افزودہ[1] بعبادتِ الٰہی بکاہد ✦ ہماں ساعت رفت - و ریشِ خود را پاک تراشید ✦ پارسا باو گفت - چرا چنیں کردی؟ گفت - ایں ہم بمعصیت افزودہ شدہ بود ✦

لطیفہ ۱۴

فلاشے[2] چناں بد معاملہ[3] بود - کہ از اصلاحِ مرافعہ ہائے او جانِ قاضیٔ شہر بلبش رسید - و فرمود کہ او را بر خرے سوار کردہ در ہر کوچہ و بازار جار[4] زنند تا کسے با او داد و ستد نکند و کرایۂ خر را ہم تاواں ازو بگیرند بالآخرہ تمام روز او را بگردانیدند تا شام کہ بخانہ اش رسانیدند ✦ خرکار[5] کرایہ خواست - او جواب داد - کہ اے خرِ بے فہم - تمام روز مرا در بازار گردانیدی و جار زدی

۱ یعنی گنہگاری کی حالت میں جتنا تو نے بدن فربہ کیا ہے - اُسے عبادت کی محنت سے دُبلا کر ✦

۲ فلاش بے نام و ننگ آدمی - کہ جسے کسی کی پروا اور کسی بات کی حیا نہ ہو ✦

۳ یعنی بد معاملگی اور نا دہندگی کی عادت پڑ گئی ✦

۴ جار زدن منادی کرنا - جسے ہندوستان میں ڈھنڈورا کہتے ہیں ✦

۵ یعنی گدھے والا جو شخص گدھے لاتا ہے ✦

بہلول دانا را دید - کہ سنگریزہاے بسیارے پیش گزاشتہ مے شمارد + خلیفہ گفت - یا بہلول! مگر دیوانگانِ شہر را مے شماری؟ گفت دیوانگاں بے شمار ند - عاقلاں را مے شمارم - کہ معدودے چند اند + خلیفہ حیراں بماند و خنداں در گزشت +

لطیفہ ۳۹

مریضے را پیشِ طبیبے بردند + فصدش کرد - و آنقدر خونِ او را گرفت - کہ بیہوش افتاد + خویشانش از غم و غصہ بر آشفتند و گفتند - اے خونریزِ بے ہنر! واللہ! کہ او را بیگناہ کشتی + گفت - اے نادانہاے بے بصر! خبر ندارید - کہ اگر فصدش نمے کردم - کارش بکجا مے کشید +

لطیفہ ۴۰

رندے پیشِ پارسائے آمد - و از گناہانِ خود اظہارِ توبہ کرد + پارسا او را بمواعظ گفت - کہ اے

لہ بنی عباس میں سے ایک شخص تھا کہ زمانہ ناموافق دیکھکر خود اپنے تئیں دیوانہ پن میں ڈال دیا تھا +

تیز تر۔ منشی او را برائے سر تراشیدن طلبید۔ از قضا وشت دلاک خطا کرد۔ و سیر وے مجروح گردید+ خواجہ فریاد بر آورد۔ کہ آے بے ہنر! سرم را بُریدی + گفت۔ دم[1] مزن۔ کہ سر بریدہ حرف نے زند +

لطیفہ ۳۷

جمعۂ وداع رمضان مردم در مسجد جمع شدند۔ واعظِ مسجد را دیدند۔ گریہ میکند و مینالد۔ کہ آہ آے ماہِ رمضاں! ندانم! خوشنود رفتی یا نہ+ ظریفے از میاں برخاست و گفت۔ آے واعظ دِل تنگ مباش۔ کہ ہر سال خوشنود رفتہ۔ وہمچنیں امسال۔ گفت۔ از کجا مے گوئی؟ گفت۔ اگر خوشنود نمے رفت۔ بر نمے گشت +

لطیفہ ۳۸

گویند۔ کہ ہاروں رشید روزے بہ شکار مے رفت۔

---

[1] دم مزن۔ یعنی چُپ رہ +

نامزد کوراں کردہ ام - صاحبدل را تیرے[۱] بنشاں
در نظر آمد و گفت - کور در حقیقت منم کہ از منعم
حقیقی رو گرداں شدم - و بر در محتاج آمدم - گریباں
را چاک زد و سر بصحرا گذاشت +

لطیفہ ۳۵

ظریفے بخانۂ عابدے مہماں شد - دید - کہ تیرہائے[۲]
سقف بوسیدہ - و از غایت کہنگی دم بدم صدائے
شکستگی میکنند + گفت - برائے خدا جائے دیگرم ببر - [۳]
کہ خانہ بر سرم افتد + گفت - مترس - کہ ذکر و
ثنا میکنند + گفت - مے ترسم از ذکر و ثنا حالتے
رو دہد - کہ برقص آیند - و بسجدہ افتند +

لطیفہ ۳۶

دلاکے[۴] را چناں زبانِ ظرافتے بود کہ از تیغ[۵] خونریزش

۱؎ تیر بنشاں - تیر اندازوں کی اصطلاح میں اُس تیر کو کہتے ہیں -
جو بے ارادے نشانے کے رو بہ آسمان ہوا میں پھینکیں +
۲؎ تیرِ سقف - چھت کی کڑی کو کہتے ہیں +
۳؎ یعنی اگر ایسا نہ ہو - گھر مجھ پر آ پڑیگا +
۴؎ دلاک جسے ہندوستان میں حجام یا نائی کہتے ہیں +
۵؎ یعنی حجام کا اُسترا +

دیگراں او را بر داشتند و بہ خانہ آوردند + دوستانش بعیادت آمدند۔ و احوالِ او پرسیدند + گفت۔ عجیب تر ازیں چیست۔ کہ دیگرے از بام اُفتد۔ و گردن من بشکند +

لطیفہ ۳۳

دہقانے پیشِ پادشاہے رفت و عریضۂ[1] تقدیم کرد۔ ملک مصروفِ کار بود۔ کاغذ را گم کرد۔ و سرہنگاں خواستند۔ کہ دہقاں را بیروں کنند + گفت۔ اے ملک! دادم[2] بدہ۔ کہ بمن تعدّی شدہ + گفت۔ داد[3] نماند + زار نالید و گفت۔ بکہ دادی کہ نماند؟ ملک را دل بدرد آمد۔ متوجّہ حالش گردید و بداوش رسانید +

لطیفہ ۳۴

صاحبدلے از اِفلاس بے طاقت شد۔ پیشِ منعمے آمد۔ و سوال کرد۔ منعم گفت۔ من بخششِ خود را

[1] عریضہ عرضی کو کہتے ہیں +
[2] یہاں داد سے اُس کا حق مُراد ہے +
[3] یہاں وہی عرضی مُراد ہے +

زاری کرد - کہ رحم کن کہ تازہ داماد میخواہم بہ نوعروسم بہ رسم ۔ افتاد تا دم در دوید کہ از وشتش بگیرد۔ روستا جلدی مقفل را بدہان انداخت ۔ وگفت حالا دیگر نہ از ما - نہ از شما ۔

لطیفہ ۱۳۱

درویشے خرچے اندک و عیال بسیار داشت ۔ ہمسایۂ او فوت کرد ۔ زنش خواست - کہ بتعزیت رود - درویش گفت - برائے اطفال چیزے آمادہ کردۂ کہ میروی؟ گفت - نہ در خانہ آرد است - نہ ہیزم - چہ آمادہ کنم؟ گفت - پس تعزیت بخانۂ ماست - تو کجا میروی ۔

لطیفہ ۱۳۲

ظریفے از راہ مے گذشت - شخصے از بام چناں بر سرش افتاد - کہ بگردن او آسیب سخت رسید ۔

لہ حالا دیگر کے لفظی معنی ہیں ابھی پھر - اہلِ زبان ایسے موقع پر بھی بولتے ہیں - جیسے ہم کہتے ہیں کہ اے لو - نہ ہمارا ہوا - نہ تمہارا ہوا - یعنی نہ ہمارے کام آیا - نہ تمہارے کام آیا ۔

جاے شکر است؟ گفت۔ جاے شکر ہمین است۔ کہ بر پشتش سوار نبودم۔ ورنہ خودم ہم بزیر وی مے رفتم ؛

لطیفہ ۲۹

شخصے پیشِ پادشاہے رفت۔ و گفت۔ اے ملک! از خدا بر من وحی میرسد۔ بر رسالتم ایمان آر ؛ وزیر گفت۔ معجزہ ات چہ باشد؟ گفت ہرچہ میخواہی؛ وزیر قفلِ[1] اعدادی را بہم وصل کردہ پیشش گزاشت۔ تا وا کند ؛ گفت۔ اے ملک! تو انصاف دِہ۔ کہ من دعوے پیغمبری کردہ ام۔ نہ دعوے آہنگری ؛

لطیفہ ۳۰

روستائے بشہرے رفت۔ بر دکان قنادے[2] گزشت۔ دید نقلہاے رنگا رنگ در طبقہاے گونا گون چیدہ۔ اختیار از کفش بیروں رفت ؛ چنگے زد و مشتے برداشت۔ قناد بانگ زد۔ کہ ہاے من اینجا ایستادہ ام ؛ آں بیچارہ

[1] قفلِ اعدادی۔ ابجد کا قفل یا گورکھ دھندا ؛

[2] قناد۔ حلوائی کو کہتے ہیں ؛

لطیفہ ۲۶

بے نوائے در موسم زمستاں بدیار سرد سیرے اُفتاد۔ چوں بے پوشاک بُود۔ از خنکی بیطاقت شُد۔ پرسید۔ اکنوں آفتاب در کدام برج است۔ گفتند۔ در عقرب۔ گفت۔ خدا لعنت کند عقرب را کہ ہم در زمیں آزارِ جان است و ہم بر آسمان۔

لطیفہ ۲۷

روزگارِ ظریفے برگشت۔ روزے از تہیِ دستیِ خود مے نالید۔ پرسیدند۔ آخر از مالِ تو ہیچ باقی ماندہ۔ گفت۔ از مالِ من کہ ہیچ نماندہ۔ امّا از زنِ من چیزے باقی ماندہ۔ گفتند۔ او چہ باشد؟ گفت سی خروارِ پشم کہ در خصوصِ مہرش بگردنِ من است۔

لطیفہ ۲۸

خرِ ابلہے بدزدی رفت۔ یاراں آمدند۔ تا تسلیش دہند۔ دیدند۔ بسجدہ اُفتادہ ہمے گوید حمداً للہِ وَ شکراً للہِ۔ گفتند۔ اے یار! ایں چہ

لطیفہ ۲۴

جمعے در مجلسے نشستہ بودند + حریصے دیدہ۔آمد و بنشست بگمان اینکہ وقتِ طعامِ شان است + یاران او را موئے دماغ دیدہ بہ ریشخند[۲] گفتند۔کہ ما ہمہ گرسنہ ایم۔و ہر کس یک قسم طعامے میل میکند۔ تو بکدام طعام رغبت داری؟ تا فراہمش کنیم + گفت۔زحمت دیگر نکشید۔بہرچہ شما رغبت دارید۔ من ہم رغبت دارم۔زود بیارید +

لطیفہ ۲۵

واعظے بغایت سیہ چہرہ بود + شبے شیشۂ مرکب[۳] بر جامہ اش ریخت و خبر نہ شد۔صبحگاہ برخاست۔و جامہ را در بر کردہ بمسجد آمد + چوں روز روشن شد اصحاب گفتند۔مولانا! چہ کار کردہ؟۔ظریفے در میاں بود۔گفت۔ہیچ نکردہ۔عرق جبینش برجامۂ او ریختہ+

---

[۱] موئے دماغ یعنی جس آدمی کا اپنی صحبت میں آنا ناگوار ہو +

[۲] ریشخند کسی کی تضحیک یا کھلی اُڑانی +

[۳] روشنائی یعنی سیاہی +

میدیہم - گفت - بگو - حالا بخاطرم چہ گزشتہ؟ گفت - ہمیں کہ من دروغ میگویم ؛

لطیفہ ۲۲

رندے آنقدر شراب خورد - کہ بدمست شد - و بر درِ خرابات افتاد ؛ محتسب آمدہ او را سرپا[1] زد - و گفت - اے خانہ خراب ! پا شو - کہ بخانۂ شرع بردیم ؛ گفت خانۂ عقلت خراب ! اگر پاے رفتار میداشتم - چرا خانۂ خود نے رفتم ؛

لطیفہ ۲۳

شب تاریکے ابلہے را در کوچۂ دیدند - چیزے را در زمیں مے جوید ؛ گفتند - چہ مے جوئی ؟ گفت - سوزنے را مے جویم - کہ در خانہ گم کردہ ام ؛ گفتند اے احمق ! ہرچہ در خانہ گم کردی - بکوچہ میجوئی ؛ گفت - چہ کنم ؟ کہ خانہ تاریک است و چراغ ندارم ؛

---

[1] سرپا - ٹھوکر کو کہتے ہیں ؛

لطیفہ ۱۹

ظریفے روزے دیر بدرِ بار رسید ۔ ملک سبب پرسید ۔ گفت ۔ امروز دُزدے اسپم را بُرد ۔ ملک متحیّر شد ۔ وزیر گفت ۔ آخر کہ برد و چہ طور برد ؟ گفت ۔ من کہ با دُزد ہمراہ نبودم ۔ اگر مے بودم ۔ کہ نمے گزاشتم ۔ ببرد ۔

لطیفہ ۲۰

ابلہے را دیدند ۔ کہ در صحرائے ایستادہ اشت ۔ اذاں میگوید ۔ وتند میدود ۔ گفتند ۔ چرا ہمچو مے کنی ؟ گفت ۔ میگویند آوازم از دُور خیلے خوش مے نماید ۔ اکنوں اذاں میگویم ۔ و دنبالش میدوم ۔ تا بہ بینم ۔ مردُم راست مے گویند یا دروغ ۔

لطیفہ ۲۱

شخصے پیشِ پادشاہے آمد و دعوے پیغمبری کرد ۔ پادشاہ گفت ۔ معجزہ چہ داری ؟ گفت ۔ از ہرچہ سوال کنند ۔ جواب مے گویم ۔ و ہرچہ در دِل گزرد ۔ خبر

خواب بِروم + گُفت - آفتاب بر آمد + گُفت - مرا
به آفتاب چہ کار ؟ وقتِ خوُد را خُودم بہتر مے شِناسم
بلکہ[۱] آفتاب نِصف شب بر آید +

لطیفہ ۱۷

زنِ کوز پُشتے را گُفتند - میخواہی - خُدا پُشتت
راست کُند - یا زنانِ دِیگر را ہمچو تو کوز پُشت
گرداند ؟ گُفت - میخواہم دِیگراں ہمچو من کوز پُشت
شوند - تا بہ نظریکہ مرا دِیدند - بہماں نظر ایشاں را
بہ بِینم +

لطیفہ ۱۸

کودکے با یکے از بُزرگاں بے ادبی کرد - او ہردو
دشتِ کودک را بگرِفت - تا تادِیبش کُند + گُفت -
اَے عم! اِکردم من آنچہ کردم در حالیکہ عقلم با من
نبُود - اَکنُوں تو بکُن آنچہ میکُنی در حالیکہ عقلت باتست +
عمّش خندہ کرد و از سرِ خطایش درگُزشت +

[۱] اہلِ زباں کے مُحاورے میں ایسے مَوقع پر بلکہ بمعنی شاید
ہوتا ہے +

بسنگ زدہ و اطفالِ شہر را بسرم جمع آوردہ ؛

لطیفہ ۱۴

دیوانۂ را دیدند۔ پوستینے وارُونہ پوشیدہ در پشت بے گنجد۔ و بہر سُو مے تازد ؛ مردُم خندہ کردند۔ گُفت۔ اَے یاران! پوستینم مَیگَفتید۔ کہ صنعتِ اِلٰہی را بجا آوردہ ام۔ اگر چنیں نیکوتر نہ بُودے۔ اَلبتہ صانع تعالےٰ حیوانات را پشم از درُوں آفریدے ؛

لطیفہ ۱۵

ابلہے بشرکتِ مُنا صفت غُلامے خرید ؛ اِتّفاقًا از غُلام خطائے سرزد ؛ ابلہ برخاست۔ تا زیرِ[1] چوبش کشد ؛ شریکِ وَے گُفت۔ چہ مے کُنی ؟ گُفت۔ مُضائقہ مکُن۔ کہ حصّۂ خُود را شلاّق مے زنم ؛

لطیفہ ۱۶

ظریفے صُبحگاہے در خواب بُود ؛ رفیقے آمد و گُفت۔ بانداد اشت بر خیز ؛ گُفت چرا آزارم میدہی ؟ بگزار

[1] محاورہ ہے۔ یعنی لکڑی سے مارنے کا ارادہ کیا ؛

لطیفہ ۱۱

زنبورے بگردنِ ابلہے نشست + آگاہش کردند۔ تا باَنچہ ایں دورش انداخت + سراسیمہ مے گشت و گردنِ خود را بیاراں مے نمود۔ کہ برائے خدا بہ بینید کہ جائے نیش کہ نہ زدہ +

لطیفہ ۱۲

پدرِ ابلہے بیمار شد + چوں ابلہ پدر را قریب بہلاکت دید۔ اشک در دیدہ اش رواں گردید۔ و گفت۔ غسال را بیارید۔ کہ غسلِ میت دہد۔ گفتند۔ ہنوز کہ نمردہ + گفت۔ باکے نیست۔ بعد از غسل مے میرد + تا وقتیکہ او بمیرد۔ ما از کارِ غسل فارغ مے شویم +

لطیفہ ۱۳

دیوانۂ را پرسیدند۔ ما را مے شناسی؟ گفت۔ دیوانگاں را چہ مے شناسم؟ گفتند۔ خدائے خود را ہم مے شناسی؟ گفت چرا نمے شناسم۔ کہ جاں در تن دمیدہ و جامہ ام از تن کشیدہ۔ شیشۂ عقلم را

شاہنشاہی است ÷

لطیفہ ۸

ظریفے بعیادت ظریفے دیگر رفت۔ و احوالِ او پرسید ÷ گفت۔ تپ لرزہ دارم۔ و دردِ کمر۔ تپ شکستہ۔ امّا دردِ کمر باقی است ÷ گفت۔ اِنشاء اللہ ایں ہم مے شکند ÷

لطیفہ ۹

ظریفے را بگناہے گرفتند۔ و نزدِ پادشاہ بُردند ÷ چُوں جُرمش ثابت بُود۔ حُکم کرد۔ تا بینیش سوراخ کُنند ÷ گفت۔ اے ملک! دو سوراخ کہ خُدا کردہ است۔ برائے سوم چرا زحمت مے کشی؟

لطیفہ ۱۰

دُزدے در شبے بخانۂ درویشے درآمد۔ ہر قدر بیشتر جُستجو کرد کمتر یافت ÷ درویش بیدار بُود۔ گفت۔ اے خام طمع! من روزِ روشن اینجا ہیچ نمے بینم۔ تو دریں شبِ تار چہ خواہی دید؟

بگشتنش فرماں داد ÷ عرض کرد۔ اے ملک! دراینچہ کردم۔ مجبورِ یاراں بودم۔ گفت۔ خیر بہ ایں ہم مجبور باش و گردن بنہ ÷

لطیفہ ۵

شپرکے را پرسیدند۔ چرا روز بیروں نمے آئی؟ گفت۔ روشنیٔ شب چشم مے آید۔ و تاریکیٔ روزم آشفتگی مے افزاید ÷

لطیفہ ۶

ابلہے را پرسیدند تو بزرگ تری۔ یا برادرت؟ گفت۔ آنچناں کہ من بزرگترم۔ امّا بعد از یک سال او با من برابر۔ و دو سال دیگر بزرگتر شود ÷

لطیفہ ۷

دو شاعر در بزمِ پادشاہے پہلوئے ہم نشستہ بودند و سرگوشی مے کردند۔ ملک خوب نظر کرد۔ و بطیبِ خاطر گفت۔ چہ درو غہا مے سازید؟ گفتند۔ مدحِ شما[1]

---

[1] یعنی حضور ہی کی تعریف ہے ÷

لطیفہ ۱

گدائے پیشِ منعمے آمدہ سوال کرد ۔ منعم گفت ۔ از خدا بخواہ ۔ گفت خواستم ۔ او بہ تو حوالہ کردہ ۔ منعم بخندید و چیزے بہ وے بخشید ۔

لطیفہ ۲

خواجہٗ کریمُ النفسے را شنیدم ۔ ہرگاہ بنام خدا بخششے کردے ۔ دستِ خود را بوسیدے ۔ سببش پرسیدند ۔ گفت ۔ چرا بوسہ ندہم دستے را کہ بہ او مے رسد و مے رساند ۔

لطیفہ ۳

صاحبدلے را گفتند ۔ شخصے شراب خوردہ و بیہوش در راہ افتادہ ۔ گفت ۔ از اوّل ہم بیہوش بودہ ۔ اگر ہوشمند بودے ۔ کے چنیں کار کردے ۔

لطیفہ ۴

دزدے را پیشِ پادشاہے گرفتہ آوردند ۔ پادشاہ

باید کہ تو از معطلی خجلے بکشی ÷	باید کہ شما از سستی خجلے بکشید ÷
باید کہ او از سہل انگاری خجلے بکشد ÷	باید کہ ایشاں از افسردگی خجلے بکشند ÷

لازم

استقبال منفی از مصدرِ رستن

انشاء اللہ امسال بندہ از قرض خواہم رست ÷	بخواستِ خدا سالِ آئندہ ما از امتحاں خواہیم رست ÷
بفضلِ خدا امروز تو از قدغنِ[1] قراول خواہی رست ÷	امید است امشب شما از آفت خواہید رست ÷
ہمانا۔ فردا او از زندان[2] خواہد رست ÷	اگر خدا مے خواہد۔ پس فردا آنہا از وحشتِ فراشہا خواہند رست ÷

[1] قدغنِ قراول ÷ قدغن۔ حراست اور قراول۔ پولیس ÷ قدغنِ قراول: حراستِ پولیس۔ حوالات ÷

[2] زندان۔ قید خانہ۔ جیل خانہ ÷

آے کاش! او میرزا[1] نے شد (نشدے) +	آے کاش! ایشاں فاضل نے شدند (نشدندے) +

ماضی تمنائی منفی از مصدرِ بودن

کاشکے! من تنبل نے بودم (نبودمے) +	کاشکے! ما کاہل نے بودیم +
کاشکے! تو دروغ گو نے بودی +	کاشکے! شما چاپلوس نے بودید +
کاشکے! او گستاخ نے بود (نبودے) +	کاشکے! آنہا بے ادب نے بودند (نبودندے) +

لازم

مضارعِ مثبت از مصدرِ اندیشیدن

باید کہ من از کاہلی خیلے بیندیشم +	باید کہ ما از کسالت خیلے بیندیشیم +

---

[1] میرزا اہلِ ایران کی اصطلاح میں اعلےٰ درجے کے منشی یا کلرک کو کہتے ہیں +

شاید تو ایں سخنہا را
پیشِ عموئیم نگفتہ باشی +
شاید او ایں گفتگو را
پیشِ خالوئے شاں نگفتہ
باشد +

شاید شما ایں اقوال را
پیشِ عمۂ ماں نگفتہ باشید +
شاید آنہا ایں مطلب
را پیشِ خالۂ شاں نگفتہ
باشند +

افعالِ ناقصہ

ماضی تمنائی مثبت از مصدرِ شدن

آے کاش! من سپہ[1] سالار
مے شدم (شدمے) +
آے کاش! تو مہندس[3]
مے شدی +

آے کاش! دکتور[2]
مے شدیم +
اے کاش! شما منشی[4] باشی
مے شدید +

[1] سپہ سالار - فوجی افسر +
[2] دکتور - ڈاکٹر کا معرب ہے - اہلِ فارس بھی دکتور ہی بولتے ہیں +
[3] مہندس آج کل اہلِ ایران کی اصطلاح میں انجنیر کو کہتے ہیں +
[4] منشی باشی - ہیڈ منشی + باش کے اصلی معنی ترکی میں سر کے ہیں - اور سردار کو بھی باش اور باشا کہتے ہیں +

ماضی ناتمام معروف از مصدرِ زدن

اگر تو پیش پری روز گیر من مے آمدی من ترا سیلی مے زدم ✤	اگر شما دیروز در دشت با مے افتادید - ما شما را توسری مے زدیم ✤
اگر من با تو راہ مے رفتم - تو مرا آرنج مے زدی ✤	اگر ما با شما بازی میکردیم شما مارا لگد مے زدید ✤
اگر او دو چار آنہا مے شد آنہا را فحش مے داد ✤	اگر آنہا با او بر میخوردند او را سخت مے زدند ✤

ماضی احتمالی از مصدرِ گفتن

شاید من این حرف را پیشِ پدرت نگفتہ باشم ✤	شاید ما این حرفہا را پیشِ مادرِ تان نگفتہ باشیم ✤

ا؎ گیر آمدن - پکڑا جانا - گرفتار ہونا - ہاتھ آنا ✤

۲؎ توسری مے زدیم - دھول لگاتے یعنی اُس کے سر پہ مارتے تو اصل میں داخل کے معنی دیتا ہے - مثل "تو بیا" یعنی داخل بیا" ایران میں بہت مروج ہے ✤

۳؎ لگد زدن - لات مارنا ✤

ماضی قریب مجہول از مصدرِ طلبیدن

من از برائے تعلیم تو دریں مکتب طلبیدہ شدہ ام ✣	ما از برائے درسِ شما دریں مدرسہ طلبیدہ شدہ ایم ✣
تو از برائے خواندنِ او دریں مدرسہ طلبیدہ شدہ ✣	شما از برائے درس دادنِ ایشاں دریں مدرسہ طلبیدہ شدہ اید ✣
او از برائے خدمتِ من دریں جا طلبیدہ شدہ است ✣	ایشاں از برائے معاونتِ شما ازاں جا طلبیدہ شدہ اند ✣

ماضی بعید معروف از مصدرِ دانستن

من ترا ایں سخن ناداں ندانستہ بودم ✣	ما شما را ہیچو ابلہ ندانستہ بودیم ✣
تو او را ہیچو کاہل ندانستہ بودی ✣	شما مرا چنیں زرنگ ندانستہ بودید ✣
او آنہا را ایں طور چابک ندانستہ بود ✣	ایشاں بندہ را ایں قسم باخبر ندانستہ بودند ✣

ماضی مُطلق مجہُول از مصدرِ پرورِدن

من از دولتِ تو پرورده شُدم ✣	ماها از مہربانیٔ شما پرورده شُدیم ✣
تو در دامنِ جدّت پرورده شُدی ✣	شُماها در آغوشِ جدّۂ تاں پرورده شُدید ✣
او از مرحمتِ عمّوکیش پرورده شُد ✣	اینہا در سایۂ پدرِ شاں پرورده شُدند ✣

ماضی قریب معرُوف از مصدرِ خریدن

من ایں خطکش[1] بجہتِ تو خریدہ ام ✣	ما ایں مِسطر مخضِ خاطرِ شُما خریدہ ایم ✣
تو ایں ساعت از برایے من خریدۂ ✣	شُما ایں صنڈلی بجہتِ ما خریدہ اید ✣
او ایں میز بجہتِ شُماها خریدہ است ✣	ایشاں ایں زنگ[2] اخبار از برایے بندہ خریدہ اند ✣

---

[1] خطکش ۔ رُول ✣

[2] زنگ اخبار ۔ کالنگ بیل (Calling bell) بُلانے والی گھنٹی

ماضی اِستمرار مثبت از مصدرِ خوابیدن

پری شب من از شام تا صبح ہمہ اش خوابیدم ÷	پری پریشب ما از نصفِ شب تا سحر تمام خوابیدیم ÷
دِیشب تو از مغرب تا بامداد ہمہ اش خوابیدی ÷	دِیروز شما از چاشت تا عصر بلند متصل خوابیدید ÷
پریروز او از عصر تا اوّلِ شب ہمہ اش خوابید ÷	پری پری روز آنہا از بامداد تا شام یک لخت خوابیدند ÷

افعالِ متعدی

ماضی مطلق معروف از مصدرِ پروردن

من برادرم را خیلے پروردم ÷	ما خواہرِ ماں را خیلے پروردیم ÷
تو پسرت را خیلے پروردی ÷	شما دخترت را خیلے پروردید ÷
او نوعِ اش را خیلے پرورد ÷	اینہا نوکر شاں را خیلے پروردند ÷

ماضی شکیہ منفی از مصدرِ برگشتن

شاید کہ من از عہدِ خودم برنگشتہ باشم ÷	شاید کہ ما از قولِ خود ماں برنگشتہ باشیم ÷
شاید کہ تو از حرفِ خودت برنگشتہ باشی ÷	شاید کہ شما از حرفِ خودتاں برنگشتہ باشید ÷
شاید کہ او از وعدۂ خودش برنگشتہ باشد ÷	شاید کہ ایشاں از راہِ خودشاں برنگشتہ باشند ÷

ماضی تمنائی مثبت از مصدرِ ہراسیدن

اَے کاش! من از غفلت مے ہراسیدم (ہراسیدمے) ÷	اَے کاش! ما از کاہلی مے ہراسیدیم ÷
اَے کاش! تو از تنبلی مے ہراسیدی ÷	اَے کاش! شما از معطلی مے ہراسیدید ÷
اَے کاش! او از سُستی مے ہراسید (ہراسیدے) ÷	اَے کاش! او شاں از بیکاری مے ہراسیدند (ہراسیدندے) ÷

ماضی ناتمام منفی از مصدرِ ترسیدن

اگر من قمہ[1] مے داشتم ہرگز از شیر نمے ترسیدم ٭	اگر ما تفنگِ[2] دو لولہ مے داشتیم - ہرگز از فیل نمے ترسیدیم ٭
اگر تو مردی میداشتی ہرگز از گرگ نمے ترسیدی ٭	اگر شما قوت میداشتید - ہرگز از دشمن نمے ترسیدید ٭
اگر او جوانی مے داشت - ہرگز از کسے نمے ترسید ٭	اگر آنہا زور میداشتند - ہرگز از شما نمے ترسیدند ٭

ماضی شکیہ مثبت از مصدرِ خندیدن

شاید کہ من بر کارِ تو خندیدہ باشم ٭	شاید کہ ما بر حرفِ شما خندیدہ باشیم ٭
شاید کہ تو در روے او خندیدہ باشی ٭	شاید کہ شما در پشتِ سرِ شاں خندیدہ باشید ٭
شاید کہ از ہرزہ گی بر وے خندیدہ باشد ٭	شاید کہ اینہا بے سبب بر شما خندیدہ باشند ٭

---

[1] قمہ - بر وزنِ رمہ - خنجر ٭
[2] تفنگِ دو لولہ - دو نالی بندوق ٭

فارسی کی دُوسری کتاب

ماضی ناتمام مُثبت از مصدرِ کوشیدن

اگر من جواں مے بُودم۔ در ورزِش[1] مے کوشیدم ✤
اگر تو دانا مے بُودی۔ در علمِ حساب مے کوشیدی ✤
اگر او عقلمند مے بُود۔ در تاریخ مے کوشید ✤

اگر ما خردمند مے بُودیم۔ در فزِیک[2] مے کوشیدیم ✤
اگر شما عاقل مے بُودید۔ در جغرافی مے کوشیدید ✤
اگر ایشاں باخبر مے بُودند۔ در مساحت مے کوشیدند ✤

[1] ورزِش۔ کُشتی کا فن۔ پہلوانی ✤

[2] فزِیک بر وزنِ شرِیک۔ طبعیات۔ علمِ طبعی ✤ یہ لفظ انگریزی فائیسک سے مُفرس ہے ✤

فہرستِ مضامین

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY R. B. L. MOHAN LAL.

5,000 Copies.

مثالیں	قاعدے	نمبرِ شمار
دیر۔ نیکے۔ شاہی +	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا۔ اوّل یائے مجہول کے ماقبل۔ دوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	۷
شُکر	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے۔ تو اس پر پیش لکھا گیا +	۸
دُور	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	۹
زور	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	۱۰
صبْر	الف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اس پر جزم لکھا گیا +	۱۱
؟	اِستفہام کی علامت	۱
!	ندا۔ تعجب۔ حسرت۔ دُعا۔ قسم۔ خوشی کی علامت	۲
—	تھوڑے وقفے کی علامت	۳
+	پورے وقفے کی علامت	۴

ہدایت۔ جہاں پورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہیئے۔ باقی جگہ کم +

اِعرابوں کے قاعدے

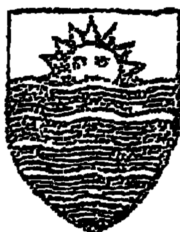
نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	قندھار
۲	نونِ غنہ جو لفظ کے درمیان ہے - اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے - اور جو آخر میں ہے - اُس میں نقطہ نہیں دیا +	رانْد - بیاں
۳	یائے معروف جو لفظ کے آخر ہے - وہ دائرے کی لکھی گئی ہے +	کشتی
۴	یائے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	بے - گے - جائے - اڈے +
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی - اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خود - خویش +
۶	حرفِ مفتوح پر وہاں زبر لکھا ہے - جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے +	ہمالیہ - زیور - غور - غیر +

... ۱ ۲ ۳ صفحہ پر دیکھو -

EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

SECOND PERSIAN READER.

فارسی کی دوسری کتاب



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS.
Mufid-i-Am Press,
LAHORE.

58th Edition. 1918. Price 0-1-6.

قدم بزدارید - پیش از باریدن بخانہ برسیم - الآن باراں دارد مے بارد - حالا زور آورد - بیائید - بدرگانے پناہ رگیریم - تا تر نشویم * آب ناودان پُر زور مے آید - اکنوں ایستاد - حالا کم شد - ہنوز ناودانہا جاری است - زمیں ہمہ گِل شد *
سمتِ مشرق نگاہ کنید - قوسِ قزح بر آمدہ! بہ بہ[1] چہ رنگہاے قشنگی دارد * ایں روشنی و صدائے مہیب چہ بود؟ ایں رعد و برق است * صاعقہ است - کہ سرِ مردم مے اُفتد و ہلاک مے کند * پناہ بخدا - الٰہی ما را از آسیبش نگہدار! باراں رحمتِ الٰہی است - حالا گیاہ مے روید - روئے زمیں ہمہ سبز مے شود - درخت گل مے کند - شاخ ثمر مے دہد - غلّہ پیدا مے شود *



[1] یعنی پرنالے *

[2] محاورۂ اہلِ زباں میں اِسی طرح ہے - جیسے ہم کہتے ہیں - واہ واہ کہ جس سے تعریف و تحسینِ متعجبانہ پائی جاتی ہے *

سگ را ننگاہ کنید۔ چہ قسے وارد را مے بینید۔ چہ طور دُمش را مے جنباند! ایں نشانۂ اُنسش است۔ خویش و بیگانہ را خوب مے شناسد۔ دوست و دشمن را خوب مے داند + یک وصفش قناعت است۔ کہ برابرِ صد وصف است۔ یک اُستخوانش بدہی او را بس است + صدایش میکنم۔ دویدہ مے آید۔ بشما آشنا[1] شدہ + وست در دہنش مکنید۔ کہ مے گزد۔ دُمش نگیرید۔ خوشش نمے آید + گربہ را نگذار کہ درون بیاید + روزے او را بصحرا بُردم و بسمتِ خرگوش سر دادم۔ دیگر چہ گویم! ہماں نقلِ گربہ و موش بود +

شادی را دیدی؟ بوزینہ فارسیئہ کتابی است + ببیں۔ سرِ دیوار نشستہ + دست بطرفش دراز مکن۔ کہ مے گزد + بد جانورے است + من از حرکاتش خیلے خوشم + چہ قدر بہ آدم شبیہ است! کارہائے میکند۔ کہ آدم بخندہ مے آید +

ابرِ سیاہے از جانبِ شمال برخاستہ۔ البتہ خواہد بارید۔ برق ہم مے زند۔ بدوید بیائید۔

[1] اہلِ زبان کا محاورہ ہے۔ یعنی تم سے ہل گیا ہے +

رگرفت - چراغ را کنار بگذار - شمعدان سرِ طاقچہ - کلید زیرِ بالینم بنہ - در را پیش[1] کن - وقتیکہ قدرے از شب رفت - مرا بیدار کن - کہ چیزے نوشتن دارم + چشم +

گربہ را دیدید؟ ما ایں را پشک مے گوئیم - از قسمِ براق[2] است - وے تا بچہ ہم دارد - تماشا کنید - چہ بازیہا مے کنند - دست بر پشتش بکشید - خوشش مے آید - خرخر مے کند - ہمیں نشانِ محبتش ہست - بگذار کہ بدود - در دہن چہ دارد؟ شاید موشے باشد + بگذار کہ سرِ فرش بیاید - فرش خراب مے شود - بدرش کن + گربہ حیوانِ فقیرے است + بلے پیشِ شما مسکین است - از موش و گنجشک بپرسید +

بچہ را دیدم - گربہ را آزار داد - دمش را محکم گرفت - چناں پنجہ زد کہ خوں از چشمِ طفل جاری شد + ناخنِ گربہ قہرِ خدا است - کم از خنجرِ خونریز نیست + کارے کہ از گربہ مے آید - از شیر بر نمے آید +

---

[1] اہلِ زباں کا محاورہ ہے - یعنی دروازہ بھیڑ دو +
[2] اُس قسم کی بلی کو کہتے ہیں - جس کی پشم بڑی بڑی ہوتی ہے +
[3] اہلِ زباں کا محاورہ ہے - یعنی دیکھو +

رات کا وقت

آفتاب غروب کرد۔ حالا شام شد۔ تاریک شد۔ چراغ روشن کن۔ شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کمتر دارد۔ روغن در چراغ بریز۔ کہ خاموش نشود۔ گل بگیر۔ سر فتیلہ[1] را بکش پیش۔ ببین ستارہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند۔ ماہ ہالہ بر آوردہ است۔ البتہ علامت باران است۔ شب ماہ است۔ مہتاب عجب لطفے دارد! ماہ چہاردہم بدر است۔ خبر پنج روزہ روشنی است۔ و باز ہماں شب تار و جہان تاریک۔ اجازت است؟ حالا مرخص مے شوم۔ کجا مے روید؟ وقت رفتن نیست۔ ہمیں جا خواب بروید۔ شب بسیار گزشتہ۔ برائے جناب آقا رخت خواب بیندازید[2]۔ توشک[3] را بتکان۔ لحاف را پائین[4] بگزار۔ شما کجا خواب مے کنید؟ ہمیں جا۔ از شب چہ گزشتہ؟ البتہ یک ساعت از شب گزشتہ۔ یک و نیم ساعت باید باشد۔ امروز مرا زود تر خواب

۱ یعنی بتی اُکسا دو۔
۲ یعنی بچھونا بچھا دو۔
۳ توشک جھاڑو۔
۴ پائینتی رکھو۔

یا تُرش؟ در قُتی[1] چیست؟ زعفران است + یک تولہ بچند آنہ میدہی؟ ہشت آنہ + بسیار گران است! خیر یک عرضے دارم آقا۔ از پنج آنہ کمتر نمے دہم + این قدر گران جانی مکن بابا۔کہ مے گیرد؟ خیر مردم با آرزو مے برند + گفتہ شدہ + حرفِ مرا گوش کن ۔ در گران فروشی نفع نیست ۔ اگر ارزان مے فروشی۔ بسیار مے فروشی و نفع مے بری + خیر قبول دارم بگیرید + پنج تولہ میخواہم ۔ بکش ۔ مثقال[2] ترازو ندارم + این نافہ است؟ یک نافہ بچہ قیمت میدہی؟ ہفت روپیہ + پناہ بخدا! عرضے دارم آقا! از پنج روپیہ کم نیست + حالا من ہم بگویم؟ بفرمائید + اگر چار روپیہ میگیری ۔ بگیر ۔ ورنہ اختیار داری ۔ بہ امانِ[3] خدا + خیر بگیرید ۔ ہرچہ پسندِ شما باشد ۔ بردارید ۔ خود دو دانہ جدا کن و بدہ + ہمہ اش یکسان است ۔ سرِ موئے فرق ندارد + فیروزہ داری؟ بلے حالا از نیشاپور رسیدہ + انگشترش از نقرہ است یا سرب؟

---

[1] قتی ترکی میں صندوقچے یا ڈبیا کو کہتے ہیں +

[2] چھوٹی ترازو یعنی کانٹا +

[3] یہ فقرہ رخصت کے وقت کہا کرتے ہیں ۔ اور ایسے موقع پر اس سے یہ مراد ہوتی ہے ۔ کہ جاؤ خدا حافظ +

چاق کن - میل[1] بفرمائید - لطف[2] شما کم نشود +
قلیان پیشِ جنابِ آقا بگذار + دودی[3] گرفته بلره +

خرید و فروخت کی باتیں

میوہ فروش حاضر است + بیارید - کجا ست ؟
انار سیرے چند مے دہی ؟ سیرے دہ آنہ + سیب
چند تا یک روپیہ ؟ بیست و پنج + از برائے خدا
بابا راست بگو + آقا ! ہنوز دشت[4] ہم نکردہ ام +
از شما زیاد نمیخواہم + انار سیرے ہشت آنہ و سیب
سی دانہ بیک روپیہ میدہم + این سیب نارس
است + خیر رسیدہ است آقا ! رنگش ببینید - بویش
کنید - ازین بہتر دگر چہ خواہد بود ؟ ہرچہ خام
باشد مالِ من + بلے سنگ ہشدہ است بابا - ہرچہ
مے خواہی بگیر - کابل بروو - ببین - کہ ہیچ سیب ہا را
آنجا بزو گوسفند ہم نمیخورند + انارت شیرین است

---

[1] اہلِ زبان اپنے محاورے میں جب کسی کو کھانے پینے کی تواضع کرتے ہیں - تو کہتے ہیں - کہ "میل بفرمائید" - یعنی یہ چیز نوش کیجیے +

[2] شکریے کے مقام پر یہ فقرہ کہتے ہیں +

[3] محاورہ ہے - یعنی سلگا کر دو +

[4] بوہنی کو کہتے ہیں - دشت لاف فارسیہ کنایہ ہے +

زبرو - یک پول ماشت بستاں - سرشیر[1] بگیر تا با
نان و چائے بخوریم * آب خوردن بدہ - ملتفت
باش - کہ نریزد - گرم است - برو آب تازہ از
چاہ بیار * تابستان ہند ہمیں یک بدی را دارد *
قاب پلاؤ را پیشترک بگزار * نگاہ کن - کاسۂ شوربا
یخ نشود * روغن بستہ[2] شدہ * بلے از برکت زمستان
است - اوجاق گرم است * زغال روشن کن -
در منقل[3] ریختہ بیار * انبر[4] را بمن بدہ * بگو قدرے
چائے دم[5] کنند * چائے حاضر است * بہ بخشید
آقا اِمئے خورم - خشکی مے آرد * خیر یک فنجان[6]
ضررے ندارد * قدرے شیر در او بریزند - خشکی اش
را مے برد * نبات تہ نشین شدہ - قاشق بدہ
او را بہم بزنم - ہشیار گرم است * سر قلیاں را

---

[1] سرشیر ترکی میں ملائی کو کہتے ہیں *

[2] یعنی سردی سے جم گیا ہے *

[3] انگیٹھی *

[4] اہل زبان انبر اُسے کہتے ہیں - جسے یہاں عام لوگ دستپناہ کہتے ہیں *

[5] محاورہ ہے - یعنی چائے پکاؤ *

[6] ہندی میں پیالی کہتے ہیں - پنگاں کا معرب ہے *

لباسِ دوبار بدہ - کہ وقت تنگ شدہ + آئینہ پیش نہار - کہ عمامہ را بسر بہ پیچم + رُوے سواری خیلے گرد نشستہ - مے تکانم - حالا پاک مے شود + ایں بتکاندن پاک نمے شود + ماہوت پاک سُن + دستمال[1] ابریشمی بدہ - ابریشمی را نگہدار +

کھانے پینے کی باتیں

بسم اللہ - جناب آقا! چہ بر وقت رسیدید! لقمۃ[2] الصّباح حاضر است + بیائید - نوشِ جان بفرمائید + بندہ طعام خوردہ آمدہ ام - اشتہا ندارم + خیر اینجا ہم قدرے میل بفرمائید - آخر نانِ اینجا بنانِ آنجا جنگ نمے کند - بسرِ شما قسم است - کہ سیر ہستم - شام[3] دیر تر خوردہ بودم - میل ندارم + خیر قدرے بخورید - یک دو لقمہ زیاد تر بخورید + بیائید بیائید - غذا سرد مے شود - صُبح مردان است - از غذا انکار خوب نیست - نانِ گرم و آبِ خُنک نعمتِ الٰہی است + نظر قُلی

---

[1] جسے رُومال کہتے ہیں - اہلِ فارس اُسے دستمال کہتے ہیں +
[2] نو یا دس بجے کے وقت کو چاشت کہتے ہیں - اور اہلِ زبان اپنے محاورے میں طعامِ چاشت کو لقمۃ الصّباح کہتے ہیں +
[3] طعامِ شام کو فقط شام کہتے ہیں +

دُرُست کُن + درہمیں قاچِ زین کج بنظر مے آید + اسپِ کمیت را چہ کردید ؟ رفروختم - تشنہ رو نبود + ایں سبزہ خیلے خوب است - ہشیار تند است - تاپ مہمیز ہم نمے آرد - تا چہ رسد بہ قمچی ؟ چہ سبب است - فربہ نمے شود ؟ آب و دانہ ہندہ بہ اشتہاے ولایت موافق نمے آید + اسپِ تند رو گاہے فربہ نمے شود +

رلباس اور کپڑوں کی باتیں

بقچہ بیار تا امروز رلباس را عوض کنم + کلاہ کجا شت ؟ قباے قلمکار[1] ہم در آر + سرداری[2] ماہوت بیار + پیراہن را دہمیں تکمہ ندارد + یخہ اش تنگ است + زیر جامہ[3] را بشہ کُن + آستین رایں پارہ شدہ + بہ خیاط بدہ تا رفو کند + بندہاے قبا گسیختہ شدہ - در خانہ بدہ تا درست کنند +

---

[1] قلمکار یعنی چھینٹ کی قبا جو مچھلی بندر یا اصفہان میں تیار ہوتی ہیں +

[2] سرداری ایک قسم کا لباس ہے - کہ انگریزی کوٹ کی وضع کا ہوتا ہے - اکثر قبا کے اوپر پہنتے ہیں +

[3] زیر جامہ اہلِ زبان پائجامے کو کہتے ہیں - اور یہ لفظ بے اضافت بولنا چاہیئے - اِس فقرے کے یہ معنی ہیں - کہ پائجامے میں اِزار بند ڈال +

به پیش خدمت بده و زود تر واپس بیا + قرآن را ببر - پول سیاه بیار + هنوز صرّاف دکّان وا نکرده + چند تا پول سیاه آوردی ؟ روپیهٔ قلب است - صرّاف نمے گیرد + یکے دیگر را ببر + کتاب روزنامچه و قلمدان زیر صندلی بگزار + پیش خدمت شما چه مواجب[1] میگیرد ؟ نان و شش ماهه رخت + این را پنج روپیهٔ مواجب مے دهم + کفش مرا پاک کن + امروز صحن خانه را کسے جاروب نکرده + بیائید فرش را بتکانید + برو سقّا را همراه خود بیار + بگو آب مشک بپاشد - که زمین گل نشود + دو پول سیاه به دلّاک بده + پول سیاه ندارم + مهتر را بگو - اسپ عربی را زین کند - کالشکه نیارد + امروز بر اسپ سوار مے شوم + بگو یراق انگریزی ببندد + اسپهاے هندی بسیار سرکش مے باشند - بر این اسپ سمند روزے سوار شدم - آن قدر سرکشی کرد - که به تنگ آمدم + زین را

---

[1] اهلِ زبان ماهواری تنخواه کو مواجب کهتے هیں - مگر اُس مُلک میں اکثر هندوستان کی طرح تنخواه کی رسم نهیں - جو بهت دولتمند هوتے هیں - اُن کے غلام بهی هوتے هیں - اور باقی روٹی کپڑے پر خدمتگار رکهتے هیں +

یک ماہ راہ باشد ؟ خیر کمتر است - از پشاور تا
لاہور دہ روزہ راہ است - اگر منزل بمنزل بروید -
و اگر چاپاری بروید - فقط سہ روز - باز از پشاور
تا کابل دوازدہ روز + اینجا کجا منزل گرفتید ؟
نزدیک کاروانسرائے مکانے گرفتہ ام + تنہا ہستید
یا عیال ہمراہ دارید ؟ چرا بغریب خانہ تشریف
نیاوردید ؟ این کیست کہ ہمراہِ شما ست ؟ رفیقِ
راہ است + چہ کارہ است ؟ اصفہانی است -
قنادی[1] مے کند + بلے از نشست و برخاستش
دریافتم کہ اصلش از خاکِ اصفہان است +
ہندوستان عجب خاکِ دامنگیرے دارد ! جائیکہ
آدم مے نشیند - دِل بر نمے دارد + سبحان اللہ
ہندوستانِ جنّت نشان ! اگرچہ تابستانش جہنم
است - مگر زمستانش بر جگرِ کشمیر داغ مے نہد +
امنے کہ دریںجا ست - در ہفت کشور نیست +

نوکروں سے ضروری باتیں

خانۂ آقا جعفر را میدانی ؟ ایں رقعہ بدہ و
صبر کن - تا جوابے بدہند - اگر در خانہ نباشند -

[1] قناد حلوائی کو کہتے ہیں - جو مٹھائیاں بناتا ہے +

اِمروز آقا احمد آمده بود- حیف‌شد کہ خانہ نبودم + چہ
خبرِ تازہ دارید ؟ مے گویند- اِمروز دو تا کشتی
غرق شد + کجا شنیدید ؟ در بازار شنیدم + وائے
بر حالِ صاحبِ مال ! بیچارہ آیا چہ قدر نقصان
باو رسیدہ باشد ؟ البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ
نقصان باو رسیدہ + اِذن مے فرمائید- حالا مرخص
مے شوم + چرا چرا بایں زودی ؟ بنشینید-
ساعتے حرف بزنیم- و دلے خوش کنیم- خدمتِ
شما کارے ہم دارم- امرے مشورت طلب است +
خیر حالا وقتِ مدرسہ رفتن است + باز کے تشریف
مے آرید ؟ اِنشاء اللہ فردا خدمتِ شما مے رسم +

نا واقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید- صفا آوردید بنشینید- مزاج شریف؟
دعا گو ہستم ! مزاجِ جناب ؟ از کجا مے آئید؟ از
شیراز + چند روز است از شیراز بر آمدید؟ سہ ماہ +
از کدام راہ ؟ راہِ کابل + چرا از راہِ دریا نیامدید ؟
راہِ دریا خطر دارد- وسعتِ کرایہ جہازِ آتشی نداشتم +
آقا در ملکِ شما راہِ خشکی از دریا خطرناک تراست-
کسانیکہ مے روند- سر بکف مے روند + از کابل تا اینجا

مے توانی پشماری ؟ بلے مے توانم + تا ہشت بشمار +
چشم + شصت دقیقہ یک ساعت - بست و چار
ساعت یک شبانہ روز - ہفت روز یک ہفتہ -
چہار ہفتہ یک ماہ - دوازدہ ماہِ شما یک سال است +

دوست کی ملاقات

السّلامُ علیکم + و علیکم السّلام + مزاج عالی ؟
الحمدُ للہ ! دعا بجانِ شما مے کنم + خوش آمدید!
وابستگان و خویشاں سالمند ؟ کوچک و بزرگ
بسلامت ہستند ؟ ہمہ دعا گو ہستند + بعد از
مدّتے تشریف آوردید ؟ ایں قدر بے اتفاقی !
عفو فرمائید - چکنم ؟ کارہائے دنیا نمے گزارند -
دولت خانہ را ہم بلدﷲ نبودم + مزاج عالی چہ طور
است ؟ امروز درد سر دارم آقا ! کرم درد
مے کنند + نصیبِ دشمن - از کے ؟ صبح کہ از
رخت خواب برخاستم - دیدم سرم درد میکند +
از تکان است - ساعتے خواب کنید - رفع میشود +

لہ جب کوئی شخص گھر میں آتا ہے - تو صاحب خانہ پہلے
ہی اُسے کہتا ہے - کہ "خوش آمدید - صفا آوردید" - وہ جواب میں
کہتا ہے - "مرحمتِ شما زیاد" +

لہ اہلِ زبان کا محاورہ ہے - یعنی میں تمھارا گھر نہ جانتا تھا +

کُجا ےماند؟ اینجا کہ پیشِ پدر و مادرش. تُو + آقا زادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر + پسرِ عموئے شما چند سالہ است؟ برادرت عروسی کردہ۔ بلے خانۂ پدر[1] زنش ے ماند + حالم در دہلی تحصیلدار است +

(۴) امروز احمد نیامدہ + میگویند دیروز تپ کردہ۔ تپ است یا لرزہ؟ نوبہ است یا دائمی؟ گاہے عرق ہم ے کُند؟ ے گویند۔ حالا قدرے بہتر[2] است۔ مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ + خدمتش کہ ے کُند؟ پدرش ے کُند۔ لاکن بسیار در فکر است۔ ہیچ دوا نفعے نمے کُند + پیشِ داکتر چرا علاج نے کُند؟ مردم ہند از داکتر ے ترسند + آخر چرا؟ محض بیعقلی۔ نفعے کہ از علاج داکتر دیدہ ام۔ از علاجِ ہیچکس ندیدہ ام۔ دوا اندک و نفع بسیار۔ خیر خدا شفاش بدہد +

(۵) احمد بر وشت و پایت چند تا انگشت است؟

[1] پدر زن اسے بے اضافت پڑھنا چاہیئے۔ جیسے ہندوستانی خسر کہتے ہیں۔ اہلِ ایران اُسے پدر زن کہتے ہیں +
[2] محاورے میں کہتے ہیں۔ کہ "حالا بہتر است" یعنی اچھا ہے۔ یا اُسے آرام ہے +

نمے نروی؟ مے بینم یک ساعت آرام[1] نمے نشینی۔ دیگر آنجا نروی؟ چرا خندہ مے کنی؟ خیلے گستاخ شدہ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ یک گوشہ آرام بنشین۔ بیا کہ ترا پیشِ آخوندت ببرم + معاف کنید آقا! دیگر چنین حرکتے نخواہم کرد + چہ خبر است؟ عجب بچہ ہائے بے تمیزے ہستند! یکے کہ سزا یافت۔ دیگر ہم ساکت نشستند + چہ میگوئی؟ حرفت را نمے فہم + تلفظِ خودت را درست کن + از کجا مرکب روئے دامنت ریختی؟ عجب پسرِ کثیفے ہستی! گفتمت دیگر چنین حرکتے نہ کنی + بچہ ہا! چرا قال و قیل مے کنید؟ بخدا کہ مغزِ سرم خوردید۔ احمد! بار بار مے پرسی۔ چرا یاد نمے کنی۔ ہر چہ مے گویم۔ بذہنت بسپار +

(۳) بالائے درخت چرا رفتی؟ پائین بیا + زود تر پائین[2] بیا۔ کہ اگر پایت بسرد[3]۔ استخوانت ریز ریز مے شود + بہاری مرخصی مے خواہد۔ پدر و مادرش مے روند۔ او ہم مے خواہد۔ برود + حالا

[1] یعنی گھڑی بھر بھی تو آرام سے نہیں بیٹھتا +
[2] یعنی فرود آئی +
[3] پاؤں بہک جائے۔ یا پھسل جائے +

استعداد بہم خواہد رسانید ۔ مے توانی فارسی حرف بزنی ؟ خیر[1] آقا ۔ چرا بفارسی حرف نمے زنی ؟ ربطے بزبان فارسی ندارم ۔ زبان فارسی خیلے دشوار است ۔ لیکن عجب زبان شیرینے است ! شرم مکن ۔ ہرچہ بتوانی ۔ بفارسی حرف بزن ۔ ہمیں طور مشق مے شود ۔ بیا ۔ بفارسی حرف بزنیم ۔ یک دفعہ ترک زبان ہندی کنیم ۔

بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں

(۱) جناب آقا ! چاقویم گم شدہ ۔ کجا گزاشتہ بودی ؟ در حجرۂ دوائم بود ۔ اخیر تو دیدی ؟ من چہ خبر دارم ؟ دیگر کہ بُرد از اینجا ؟ آخر دُزد کہ اینجا نمے آید ۔ جناب آقا ! ہاشم کتابم را گرفتہ نمے دہد ۔ پیش من بیار ۔ ہاشم ! چرا با محمود نزاع کردی ؟ چرا با مردم جنگ مے کنی ؟ آخر او چہ گفتہ بود بتو ؟ ہشیار بے باک شدۂ ! بارِ دیگر شکایتت بگوشم نرسد ۔ و اِلّا سخت گوشمالت مے دہم ۔

(۲) احمد ! چہ مے کنی ؟ خاموش نمے مانی ۔ مگر

---

[1] یعنی اے صاحب ! میں فارسی میں بات نہیں کر سکتا ۔

آبگینہ اشت۔ ہمیں صفحہ را کہ خواندہ سوادکن۔
ایں طفل را چرا شلاق مے زنند؟ البتہ خطائے
از او سرزدہ اشت۔ درسش روان نکردہ۔ راین
اشت۔ کہ چوبش مے زنند۔ احمد! کجا؟ بگزار۔ کہ
حالا فرصت بازی ندارم۔ احمد ساعتے ہم بخانہ
نمے ماند۔ کجا مے رود؟ بندہ خبر ندارم۔
(۱۱) دیگراں ایں چہ لفظ اشت؟ ہجی کردہ
بگو۔ ایں فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ چہ طور
مے توانم بگویم۔ حالا حرف حروف را مے شناسم
قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نصف صفحہ میخواند۔
مگر ہیچ شرم نداری؟ جناب عالی! بہ سلامت
باشید۔ یک ماہ بعد عرض خواہم نمود۔ احمد! تو
ایں را مے توانی بخوانی؟ بلے۔ چرا نمے توانم؟
ایں لفظ قلم اشت۔ آفریں! آفریں! صندلی
بگیر و بنشیں۔
(۱۲) احمد پسر سعادت مندے اشت۔ ہر روز
درسش را روان مے کند۔ اکنوں سوادش روشن
شدہ۔ خیلے محنت کش اشت۔ در اندک مدت

ا پھیکی سیاہی۔ یعنی جس میں پانی بہت ہو۔

بنشیں و دُرُشت یاد کُن - پیش بروِیم بنشیں -
پُشتِ[1] سرم چرا نشستی ؟ بیا بہ پہلوئے احمد
بنشیں - ہاشم را آواز کُن - دریں ماہ دو سہ
رُوز غیر حاضر بُود - آقا حُسین ہم ہفت رُوز
نبُود + تا توانید - شُما غیر حاضر نباشید +

(۹) وقتِ مُرخصی قریب اسْت - از ساعتِ چار
یک دقیقہ باقی اسْت + اِجازت اسْت - بروم - آب
خوردہ بیایم ؟ برو مشقِ خود را بیار - ببینم + ایں
از کیست[2] ؟ نسبت بہ او ایں بہتر اسْت + ایں
سطر بہتر نوشتہ + ایں قدرے بہتر رُوئے صنڈلی
نشستہ - ایں حرُوفِ شُما بے قاعدہ اسْت - سرمشق
را ببیں و بنویس - مُرکّب[3] خیلے غلیظ اسْت +

(۱۰) کاغذ آہار ندارد - مُرکّب را جذب[4] میکند -
ببینید - مُرکّبِ ما چہ قدر روشن اسْت + دواتِ شُما

---

[1] اہلِ زباں اپنے مُحاورے میں پیش اور پس کی جگہ بولتے ہیں +
[2] یعنی یہ کِس کی مشق ہے ؟
[3] اہلِ زباں اپنے مُحاورے میں سیاہی کو کہتے ہیں — اور گاڑھی کو غلیظ کہتے ہیں +
[4] جب کاغذ میں سیاہی پھُوٹتی ہے - تو کہتے ہیں - کہ "کاغذ مُرکّب را جذب مے کُند" +

حاضر باشد۔ قدرے بخور۔ ساعتے بیروں تفریح کن۔ با اطفال ہرزہ نگرد۔ پیش از شام خانہ بیا۔ ہرچہ در روز خواندۂ۔ رواں کن۔ خواندنِ شب در دِل نقش مے گیرد۔ بہ حرف ہائے بد زباں آشنا مکن۔ مکتب جائے خواندن است۔ نہ جائے بیہودہ گفتن +

(۷) احمد بیا۔ کتاب خود را بیار۔ بہ بینم چہ خواندۂ؟ اگر یاد داری۔ چرا نمے خوانی؟ محمود تو بگو۔ اگر مے دانی۔ چرا نمے گوئی؟ درست بخواں۔ غلط مخواں + آقا! در کتاب ہمیں نوشتہ + پس کاتب غلط نوشتہ۔ قلم بگیر و درست کن۔ ورق را بگرداں۔ ہرچہ مے خوانی۔ فہمیدہ بخواں۔ بہ آہستگی بخواں۔ طوطی وار ازبر کردن فائدہ ندارد۔ بمطلب نرسیدن و الفاظ ازبر کردن چہ فائدہ دارد؟ بخواں۔ ہنوز رواں نشدہ +

(۸) نام شما چیست آقا زادہ[1]؟ نام پدرِ شما چیست؟ چہ کار مے کند؟ سوداگری + سنِ شما چیست؟ چاردہ سال + در کدام محلّہ مے نشینید؟ کلاہ را درست سرت بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟

[1] صاحبزادے! تمہارا کیا نام ہے؟

صرف و نحو ہنوز[1] چیزے نخواندہ ام + انلاے الفاظ صحیح مے توانی بنویسی؟ خیر تو آموزم۔ ہنوز یاد نگرفتہ ام۔ از مرحمت جناب عالی خیلے زود یاد خواہم گرفت۔ ہر طور بفرمائید اطاعت خواہم کرد + این الفاظ را رواں کن۔ ہمیں را ہم در مشق بنویس۔ تا انلاے تو درست شود۔ بچشم[2] +

(۵) صبح زود برخیز تا آفتاب بر آید۔ از ضروریات فارغ باشی + لباس پاکیزہ بپوش۔ بر وقت خود را بمدرسہ برسان + چوں بمکتب داخل شوی۔ آداب جاے را نگہدار + چوں پیش اُستاد بیائی۔ سلام کن + سر جاے خود آرام بنشیں۔ چپ و راست باطراف نگاہ مکن۔ تا نشستہ۔ مؤدب بنشیں +

(۶) چوں مرخص شوی۔ خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ مے رسی۔ بزرگاں را سلام کن۔ کتاب در طاقچہ بگذار۔ دست و رو شستہ ہر چہ

[1] میں نے ابھی یہ نہیں سیکھا +
[2] یعنی بچشم یا بسر و چشم یعنی آنکھوں سے۔ اور یہ محاورہ گویا ہر بات میں اُن کا تکیہ کلام ہے۔ کہ جب کسی کام کے لئے حکم کرو۔ تو طرف ثانی "بہت اچھا" کی جگہ کہتا ہے۔ "چشم" +

بلند شد۔ وقتِ مکتب قریب است۔ آب گرم موجود
است۔ آفتابہ بگیر۔ دست و رویت بشو۔ مویہاے
خود را شانہ کن۔ ناشتا ہم حاضر است + ناشپاتی
را کہ بشما دادہ است؟ ناشتا نخورید۔ کہ رطوبت
دارد + چرا گریہ مے کنی +

(۲) لباسِ خود را بپوش۔ کاہلی مکن + لباس تو
کثیف شدہ۔ چرا عوض نے کنی؟ دامنت گرد آلود
است۔ با دست پاکش کن + کتابِ تو کجا شت؟
جزودان چہ کردی؟ بگیر و بمکتب برو + امروز
بمدرسہ نمے روی؟ بلے روزِ مرخصی است۔ ساعتِ
دہ نزدہ۔ ہنوز دیر است۔ بیست دقیقہ باقی است +

(۳) کتابِ خود را خراب مکن۔ ببیں! دریدہ
مے روَد۔ میانِ مقوّے نگہدار + امروز نسبت
بہ ہر روز دیر شدہ۔ زود بیائید۔ کہ دیر مے شود +
خیر ہنوز وقت است۔ عمارتے کہ پیشِ روے شما
شت۔ ہمیں مدرسہ است + آقا حسین! افتاں وخیزاں
کجا مے روی؟ صبر کن کہ من ہم میرسم +

(۴) جناب آقا حسین! بندہ امروز بمکتب آمدم۔
کدام کتاب بخوانم + در خانہ پندنامہ مے خواندم۔ از

گُذشتہ بُود؟ قدرے از شب باقی بُود + نصفِ شب در آسماں چہ روشنی بُود؟ بلے تیرِ شہاب بُود +

(۳) دو رُوز تعطیل است - بیائید سیرِ باغ کُنیم + ایں قدر فُرصت ندارم + صباح زُود بروید - عصرے بر گردید - شام خانہ مے رسیم + احمد گے اینجا مے آید؟ گاہ گاہے مے آید - حالا اینجا بُود - ساعتے پیش از شُما رفتہ - صُبح و شام مے آید - ہنُوز نیامدہ - ساعتے دیگر خواہد آمد +

(۴) حالا ما مے رویم + کَے مے توانید بروید؟ حالا نمے گُذاریم + بگُذارید بروَم - باز مے آیم - ہرگاہ شُما مے آئید - من ہم مے آیم + در زمستاں قریب چاشت مدرسہ وا مے شوَد - عصرے[1] بستہ مے شوَد - وقتِ مُرخصی ساعتِ چار است - در تابستاں صُبح وا مے شوَد - کہ ساعتِ شش باشد - ظُہر تعطیل مے شوَد - کہ ساعتِ دوازدہ است +

مدرسے اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر برخیز - آفتاب برآمد - برخیز کہ آفتاب

---

[1] جسے ہم تیسرا پہر کہتے ہیں +

چنیں نیست - شما بفرمائید + خیر است ؟ امروز متفکر بہ نظر مے آئی + دلم گرفتہ است + فکر چیست ؟ لطفِ خدا ست - شما ہیچ فکر نکنید - خاطر جمع باشید - آرام بنشینید +

دیکھو مختلف وقتوں کے لئے کیا کیا
لفظ ہیں - اور کیونکر بولتے ہیں

(۱) من اوّل بشما گفتم + پیش ہم گفتہ بودم + او پیشتر بمن گفتہ بود - خیر آخر خود مے بینید - امسال خیلے گرانی است + سال گزشتہ ایں طور نبود + سال آئندہ ارزانی مے شود + دیروز او را دیدم - پریروز[۱] خودش اینجا بود + پس پریروز[۲] خبر ندارم + امروز عصرے ہلال خواہد بر آمد +

(۲) امشب شبِ ماہ است - فردا دعوتِ شما ست + فردا کہ فرصت ندارم - مرا مجال نیست - پس فردا یا پشترِ فردا + دی شب نیامدید - پری شب ہم حاضر نبودید - امشب ہمیں جا باشید + خیر فردا شب مے آیم + پاسے از شب

[۱] یعنی پرسوں +

[۲] یعنی اترسوں +

ہمسایۂ آقا رفتہ - پیئے کارے رفتہ - درُون اسْت۔ خانہ را صفا مے دِہد + مگر اِیں برادر دارد +

(۸) خُود شُما چنیں کارہا چرا مے کُنید؟ پیش خِدمتہا سلیقہ ندارند + برادرِ شُما چہ میکُنند؟ غِذا مے خُورد - مے آید + چہ مے خوانید؟ ہماں کِتاب دِیرُوزہ اسْت + برادرِ شُما چہ مے خوانند؟ ہمیں را مے خوانند - ہر چہ او مے خوانند - من ہم مے خوانم + حالا مے روید؟ دیگر شُما را کے[1] مُلاقات خواہم کرد؟ فردا +

(۹) شُما چرا مے روید؟ نمے شَود نرَوَم؟ اگر من نروَم - او مے آید + اگر صُورت اِیں اسْت - من ہم بروَم؟ اگر اِیں کار کردی - گوے از مَیداں رُبُودی + ہر چہ او مے کُند - من ہم مے کُنم + باراں مے بارد - بیائید دروں بنشینیم + پیش بندہ چرا نمے نشینید؟ اِیں جا چرا نمے نشینید؟ پہلوئیم بنشینید +

(۱۰) آقا! ہر چہ کردید - شُما کردید + من ہم در ہمیں فکر ہستم + اِیں ہشیار خُوب اسْت - اگر

[1] محاورہ ہے - یعنی ہم سے تم سے کب مُلاقات ہوگی؟

کیست که بر زمین افتاده ؟ بیچاره حمال است۔
بسیار خسته[1] شده۔ بارش خیلے سنگین بود۔ او را
بزمین گذاشته در سایهٔ درخت نفسے تازه میکند +
(۶) احمد روزنامچه[2] اش آورده بود۔ حساب خود
را کردم۔ ده روپیه هم پاسے شما نوشته + هنوز
بیست روپیه از او طلبگارم۔ آدم بدپدے[3] است۔
غیر من هم بدوگیر[4] هستم۔ صبح زود[5] مے روم۔
سر راهش مے گیرم + بنده بر ایں کار ها غرض
ندارم +
(۷) ملا قوقان[6] خودش خود را خراب کرد۔
بعیش و عشرت افتاد۔ تمام مالش را بباد داد۔
حالا غیر از حسرت چاره چیست ؟ روزے زنجیرخانه[7]
مے رود + پیش خدمت شما کجا ست ؟ بازار رفته۔

---

[1] اہلِ زبان اپنی گفتگو میں تھکے ہوئے کو خستہ بولتے ہیں +
[2] حساب کتاب کے کاغذوں کو اہلِ ایران روزنامچہ کہتے ہیں +
[3] جسے اردو میں نادہند یا لے لوٹ کہتے ہیں +
[4] بری طرح لینے والا جسے ہندی میں کھل آپاڑ کہتے ہیں +
[5] محاورہ ہے۔ جیسے ہندی میں کہتے ہیں۔ بہت سویرے +
[6] ملا قوقان ایک فرضی نام ہے +
[7] جیل خانہ +

است - بگو ما ہم مہمان ہستیم - خانہ خانۂ ما نیست - بگو دم دروازہ بنشینید +

(۳) کارِ خود را انجام دادی ؟ زود بیار زود بیار - جلدی بیا - اگر دیر مے کنی - کار از دست مے رود + اگر زود تر کار نکنی - کار از تو مے گیرم + آوازم کہ شنیدند - ہمہ تر رسیدند + بارے حرفِ مرا شنیدند + ہمہ[1] شان باہم کدورت دارند + خدا از دشمنم نگاہ داشت +

(۴) چرا بگریزم ؟ پاکے نیست + من بلند بالا ہستم - شما پست قد ہستید - او میانہ قد است + ریشش چہ قدر دراز است ! عجب ریشِ درازے دارد ! کفشِ خود را گم کردم + نارنج از کجا آوردید - بمارا بدہید - ہمیں یک دانہ است - دیگر ندارم - بہ خدا کہ ندارم +

(۵) بندہ امروز در اردو رفتہ بودم - راہ[2] گم کردم - بسیار سرگردان شدم + شما بخانہ رفتہ بودید ؟ ایں شہر از علاقۂ پنجاب است +

---

[1] ہمہ شان کو بے اضافت پڑھنا چاہیئے - یعنی وہ سب +
[2] محاورہ ہے - یعنی میں داشتہ مجہول کر اور طرف چلا گیا +

(۳) حالا چہ طور است ؟ کے مے آید ؟ خانۂ محمود کجا ست ؟ در کدام[1] محلہ مے نشیند ؟ ساعت چند است ؟ چند ساعت از روز بر آمدہ ؟ از شب چہ قدر گزشتہ ؟ ایں کتاب را چند گرفتی ؟ بنظر شما چند مے ارزد ؟ امروز چندم ماہ است ؟

متفرق جملے مشق کے لئے

(۱) بیائید بنشینید۔ با شما گفتگوے دارم + در قفس چیست ؟ عجب مرغ خوش الحانے است ! پوستینے مے خواہم۔ از کجا بدست مے آید ؟ مے گردم۔ پیدا مے شود۔ تمام روز گشتم۔ دوتا یافتم + لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل مے کنم + پیراہن شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب[2] مے کشم +

(۲) ہر صبح در ارک طنبور مے زنند + گاؤ را دیدید۔ شاخ ندارد + ایں سنگ چہ قدر سنگین است ؟ زنجیر ساختن را ببینم۔ چند حلقہ دارد ؟ قیمت ایں فیروزہ چیست ؟ فقیرے دہم در ایستادہ

---

[1] کس محلے میں رہتا ہے ؟

[2] لفظی غوطہ دونگا۔ جیسے ہندی کہتے ہیں۔ کھنگال ڈالونگا +

پیشت بُود - تو داشتی + پیشش بُود - او داشت +
پیشِ ما بُود - ما داشتیم + پیشِ شما بُود - شما داشتید +
پیشِ شاں بُود - آنہا داشتند +

(۵) من نداشتم - بندہ نداشتم + تو نداشتی + ما نداشتیم
شما نداشتید + آنہا نداشتند - او نداشت +

(۶) پیشِ من نبُود + پیشت نبُود + پیشش نبُود +
پیشِ ما نبُود + پیشِ شما نبُود + پیشِ شاں نبُود +

دیکھو - ہر قسم کی چیز کے لئے اور آدمی کے لئے
اور وقت کے لئے کن کن لفظوں سے پُوچھتے ہیں

(۱) ایں کیست ؟ کُدام کس است ؟ چہ کارہ[1]
است ؟ در بغلت چیست ؟ ایں[2] از کیست ؟ در دست
چہ داری ؟ چہ قدر است ؟ دواتم پیشِ کہ بُود ؟ ایں
چہ قدر مے باشد ؟ کہ بشما دادہ است ؟ ایں چیست ؟

(۲) کہ بشما دادہ است ؟ سیب از کجا یافتی ؟
بہ از کیست ؟ کتابم پیشِ کیست ؟ تصویر ہا از
کجا بہم رسیدند ؟ کُدامش مے خواہید ؟ کُدام
یکے بہ احمد دادہ ام ؟ احمد چرا ایں جا نمے آید ؟

[1] یعنی کون ہے - اور کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے +
[2] یہ چیز کس کی ہے ؟

ما ہست؟ پیشِ ما شُتُر است + ما داریم - ما شُتُر داریم +

(۲) خروس من پیشِ تُست؟ پیشِ من ہست۔ پیشِ بندہ نیست + پاپوشِ من پیشِ شما ہست؟ پیشِ ما نیست - ما نداریم + خرِ من پیشِ او ہست - خرِ من پیشِ او نیست - او ندارد + قیچیِ شما پیشِ من است - پیشِ او نیست - او ندارد + کلاہِ شما پیشِ آنہا است - خیر پیشِ آنہا نیست - آنہا ندارند +

(۳) کلاہت پیشِ شان است؟ خیر پیشِ شان نیست۔ پیشِ آنہا نیست + کتابت پیشِ ما است + خیر پیشِ شما نباشد - پیشِ آنہا باشد + قلمِ ما پیشِ شان است۔ پیشِ آنہا نیست - پیشِ خودت است + چاقوے شان پیشِ تو نیست؟ پیشِ ما کہ ندیدید؟ قلم را داد پیشِ ما است + پیشِ شما کجا است؟ پیشِ خودِ شان است +

(۴)[1] پیشِ من بود - من داشتم - بندہ داشتم +

---

[1] نمبر (۴) میں جو ایک ایک سطر میں کئی کئی فقرے ہیں - ان سب کا ایک ہی مطلب ہے - مگر سلسلۂ عبارت کے لحاظ سے جو فصیح اور اچھا معلوم ہو - وہی بولنا چاہیئے - مغلوں میں جو فصاحت سے متسلسل ہو جائیں - بول دیتے ہیں +

دیگر ندارم + سخُن را که ندارم! خیر من ہم نمیخواہم[1] + لازم[2] ندارم + رااین رچہ مے خواند؟

(۵) اینجا رکہ مے ماند؟ او احمق اشت + عجب احمقے اشت! خیلے بے عقل اشت! عجب بے کمالے اشت! بالا بُود۔ بزمین اُفتاد۔ سرش بسنگ خُورد۔ اُستخوانش ریز ریز شُد + رااین سیاہ اشت یا کبود؟ گلنار اشت یا نارنجی؟

ضمیریں اور اُن کی مختلف ترکیبیں مشق کے لئے

(۱) پیشِ[3] او ہشت؟ او دارد؟ او سگے دارد + پیشِ شان اشت۔ آنہا دارند۔ آنہا گُربہ دارند + پیشت ہشت؟ اشب داری؟ پیشت اشب ہشت؟ پیشِ شما ہشت؟ پیشِ شما خروسے ہشت؟ شما سگ دارید؟ پیشِ من اشت + کارد پیشِ من اشت + بندہ کارد[4] دارم + پیشِ

---

[1] اہلِ زبان ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں۔ کہ مجھے نہیں چاہئے +

[2] ایسے مقام پر اہلِ زبان یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ "او دارد" یعنی اُس کے پاس ہے +

[3] قلم تراش چاقو سے چھوٹا اور خاص قلم بنانے کے لئے ہے۔ اہلِ زبان اپنے محاورے میں اسی طرح کہتے ہیں۔ یعنی میرے پاس چاقو ہے +

مے روم و مے آیم + او سیب مے خورد + او خطے رنویسد + احمد کجا مے روی؟ صبر کن - صبر کن - کہ مے رسم + ساعتے آرام بگیر + احمد مے رود + تو ہم برو +

(۲) قلمت چہ شد؟ در قلمدان است + او از حفظ مے خواند + تو دیدہ مے خوانی + ایں ہمان است + او مال شما ست + ایں مال ما ست + ہمہ آنجا ہستند + شب ایں جا بودند + ہماں وقت رفتند - یکے نماند +

(۳) ہیچکس نرفتہ + او برگشت؟ چہ کارہ است؟ ہمین است + خیر[1] دیگر است + نہ این است - نہ آن است + فردا مے روم + چہ مے فرمائید؟ ایں را مے گیرم - عیب کہ ندارد؟ بگیر - عیبے ندارد + ہمہ اش مال تو است +

(۴) خیلے بلند است + احمد کجا ماندہ؟ از عقب مے آید + با کسے حرف مے زند + گاہ گاہے مے روم + چنین است یا چناں؟ بما بدہید +

---

[1] اہل زباں نہیں کے معنوں میں بولتے ہیں - یعنی نہیں یہ اور ہے +

پیشتر بنشیں + کتاب وا کن + ورق بگرداں + ایں را بخواں + ہجی کن + باز بخواں + از سر تو بخواں + بلند بخواں + حفظ کن + گوش کن + از یادت نرود + بس کن - بس کن +

(۲) تحکم بگیر + زود بنویس + زود باش - زود باش + زود برو + زود تر بیا + بگزار برود - بگزار بپرد + دست چپ بگزر + پس پس بیا + پیش پیش برو + دست راست ببیں و بنویس + پاے چپ بردار + آہستہ برو +

(۳) پیش بیا پیش بیا + صبر کن + آرام بگیر + دروں بیا + از خانہ بیروں بیا + قدرے آب بگیر + باز بگو + ملتفت باش + ساعتے پس برو + ایں را بنویس + درست بنشیں + سر مشق[۲] پیش بگزار + زود بنویس +

پھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لئے

(۱) اجازت است - بیروں بروم - آب بخورم؟

---

[۱] یہ ایسے موقع پر بولتے ہیں - جہاں اردو میں کہتے ہیں - کہ جلدی کرو +

[۲] خوش خط قطعہ جسے دیکھ کر مشق کریں اور سر مشق کو بے اضافت پڑھنا چاہئے +

(۲) او خانه نمے رود +	آنها مے روند +
تو به مدرسه مے روی؟	شما بازار نمے روید ؟
من بالا مے روم +	ما پائین نمے رویم +
(۳) او نان نمے خورد +	آنها شیر نمے خورند +
تو خط نمے نویسی؟	شما آب نمے خورید ؟
من درس مے گیرم +	ما قلم نمے دهیم +
(۴) او گفته بود +	آنها گفته بودند ؟
تو دیده بودی ؟	شما خوانده بودید ؟
من نگرفته بودم +	ما نشسته بودیم +
(۵) او طلبیده است +	آنها چه شنیده اند؟
تو چیزے شنیدی ؟	شما چه شنیدید ؟
من طلبیدم +	ما نه طلبیدیم +
(۶) او نمے تواند راه برود +	آنها نمے توانند بروند +
تو حالا مے توانی بنویسی؟	شما مے توانید بخوانید ؟
من هنوز نمے توانم بگویم +	ما نمے توانیم بنشینیم +

مشق کے لئے امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار + زود بیار + خم شو + پیش بیا +

ایستادہ بُودید؟ او چہ طَور در نزدِ تو ایستادہ بُود؟
ایشاں چگونہ دُور از شما در ایستادہ بُودند؟

من اصلا در عقب او ندیدہ بُودم + ما ہرگز
در پئے شاں ندیدہ بُودیم + تو بالمرّہ[1] یک قدم
ہمراہِ من ندیدہ بُودی + شما ہا ہیچ وقت ہمراہِ
ما ندیدہ بُودید + او اصلا با تو ندیدہ بُود +
ایشاں اصلا از پیشِ تاں ندیدہ بُودند +

یہ فعل متعدّی ہیں - فاعل کے ساتھ
اِن کے مفعُول پر بھی خیال کرو

احمد خط نوشت + ہمہ سلامش کردند + تو
درس گرفتی؟ شما کتابم دیدید؟ سگے دیدم +
بطے دیدیم +

مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کے
لئے - اِن کے زمانوں پر خیال کرو

(۱) او مشق مے کند +	آنہا زور مے کنند +
تو چہ مے کنی؟	شما کار مے کنید؟
من کار مے کنم +	ما مشق مے کنیم +

[1] بالمرّہ - ہرگز - بالکل +

بالا نرفتیم ؟ آیا تو از اندروں بیروں نرفتی ؟ آیا شماہا[1] از بیروں اندروں نرفتید ؟ آیا او از عقب[2] جلو نرفت ؟ آیا اینہا از جلو عقب نرفتند ؟

من پیشِ رُوے تو نشستہ ام + ما پُشتِ سرِ شما نشستہ ایم + تو پائینِ دستِ من نشستۂ ؟ شما بالاے دستِ ما نشستہ اید ؟ او در کنارِ شاں نشستہ است + ایشاں در پہلوے او نشستہ اند +

آیا من پیش از تو بر نخاستہ ام ؟ آیا ما و شما یک جا بر نخاستہ ایم ؟ آیا تو عقبِ من بر نخاستۂ ؟ آیا خودتاں[3] قبل از ما بر نخاستہ اید ؟ آیا او پس از تو بر نخاستہ است ؟ آیا ہمہ[4] شاں با من بر نخاستہ اند +

من کے در جلوِ او ایستادہ بودم ؟ ما کُجا در عقبِ شما ایستادہ بودیم ؟ تو چرا در پہلوے او ایستادہ بودی ؟ شما چساں در پیشِ شاں

---

[1] شماہا ۔ (دیکھو صفحہ ۵ کا نوٹ ۵) +
[2] عقب ۔ پیچھے +
[3] خودِ تاں ۔ ضمیرِ مخاطب کی احتراماً جمع ہے ۔ یعنی خود آپ یا تم +
[4] ہمہ شاں کو بے اضافت پڑھنا چاہیئے +

ماشست +

آیا برادرم را نہ پروردہ ام ؟ آیا خواہرت را نہ گفتۂ ؟ آیا مادرندرش[1] را نہ دادہ اشت ؟ آیا پسر خواندۂ[2] ماں را نہ پروردہ ایم ؟ آیا نوۂ[3] پسری تاں را نیاوردۂ ؟ آیا پیش خدمت[4] شاں را نبردید ؟

فعل لازم ہیں - فاعل اور فعلوں
کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد آمد + ہمہ جُودند + احمد تو مے روی ؟ شما کجے مے روید ؟ من مے آیم + ما نمے آئیم +

من از بالا آمدم + ما از پائیں آمدیم + تو از اندروں آمدی ؟ شما از بیروں آمدید ؟ او از عقب آمد + اوشاں از جلو آمدند +

آیا من از بالا پائیں نرفتم ؟ آیا ماہا[5] از پائیں

---

[1] مادرندر سوتیلی ماں +
[2] پسر خواندہ - متبنیٰ - منہ بولا بیٹا - لے پالک +
[3] نوۂ پسری - پوتا - اور نوۂ دختری - نواسا +
[4] پیش خدمت - نوکر +
[5] ماہا - شماہا - ان دونو ضمیروں کا پرانی کتابوں میں تو کہیں پتہ نہیں - آج کل کے اہلِ زباں کثرت سے بولتے ہیں +

خریدہ بُودیم + تو خط[1] کش خریدہ بُودی ؟ شما قلم تراش[2] خریدہ بُودید ؟ او مداد پاک کُن[3] خریدہ بُود + ایشاں قلم آہنی[4] خریدہ بُودند +

مفعول کی حالت کو دیکھو

او را - آنہا را - ترا - شما را - مرا دید - ما را داد +

زدندم - زدندت - زدندش - زدندماں - زدندتاں زدندشاں +

مرا مے زنی ؟ ترا مے زند ؟ او را مے زنند + ما را مے زنید ؟ شما را مے زنیم ؟ آنہا را میزنم +

ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو

خرِ او بُود + خرِ آنہا بُود + کتابِ تو کجا ست ؟ خطِ شما خُوب است + خطِ من بد نیست + سگ

---

[1] خط کش - ڈرول - مسطر +

[2] قلم تراش - پر کے قلم بنانے کا چاقو - یہ ایک خاص قسم کا چاقو ہوتا ہے - جس میں پر کو دبانے سے قلم بن جاتا ہے +

[3] مداد پاک کُن - ربڑ (Rubber) جس سے کہ پنسل کا خط مٹایا جاتا ہے +

[4] قلم آہنی - انگریزی قلم کی زبان جس کو انگریزی میں نب (Nib) کہتے ہیں - ایسے ہی اہلِ ایران جدید محاورے میں قلم آہنی سے تعبیر کرتے ہیں +

مردِ خوش خو - گلِ خوش بو - زنِ سال خوردہ - جوانِ خوش[1] رنگ - طفلِ بد[2] رنگ - اطاقِ[3] با صفا - تالارِ[4] دل کشا +

دیکھو یہ خبری ترکیبیں ہیں - ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد ذہین است - ہمہ خوب اند - محمود گند ذہن است - کارد گند است - دانا خوش اند - چاقو تیز است +

ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور

اُس کے واحد اور جمع پر خیال کرو

او ہست + آنہا ہستند + تو ہستی + شما ہستید + من ہستم + ما ہستیم +

ان کی فاعلی حالت پر غور کرو

او مے گوید + آنہا مے روند + تو چرا رفتی ؟ شما دیدید ؟ من دادم + ما گرفتیم +

من اطلس[4] خریدہ بودم + ما نقشۂ[5] اشیا

---

[1] خوش رنگ - خوبصورت + بد رنگ بد صورت +

[2] اطاق - مکان کا کمرہ +

[3] تالار - بڑا کمرہ - ہال +

[4] اطلس - جغرافیئے کے نقشوں کا مجموعہ - یہ انگریزی لفظ اطلس (Atlas) سے معرّب ہے - اہلِ فارس بھی اطلس ہی بولتے ہیں +

[5] نقشۂ اشیا - جغرافیئے کا نقشہ - اشیا - ایشیا کا مفرس ہے +

صفت موصوف کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

شیرِ نر - اسپِ چابک - خطِ خوب - نانِ گرم - آبِ خنک - رنگِ شوخ - رختِ کہنہ - کلاہِ نو +
بچۂ تنبل[1] - دخترِ زرنگ[2] - مردِ جواں - زنِ پیر - للۂ[3] فرتوت - گردنِ کلفت[4] - تنِ گندہ - کمرِ باریک - بدنِ لاغر - پشتِ کوز - سینۂ فراخ - چشمِ تنگ - پیشانئ گشادہ - قدِ پست - ریشِ بلند[5] - زلفِ دراز - موئے باریک - آستینِ کوتاہ - برادرِ کوچک - خواہرِ بزرگ - بادیۂ بزرگ - پیالۂ خرد - الاغِ نر - قاطرِ[6] ماچہ - فیلِ مادہ +

دیکھو یہ صفتیں مرکب ہیں

گلِ خوش رنگ - آوازِ دلکش - کتابِ خوش خط - پیرِ کمر خمیدہ - زنِ خوب رو - طفلِ نو خیز +

---

[1] تنبل - سست - کاہل +
[2] زرنگ - چالاک - چُست +
[3] للہ - غلام +
[4] کلفت - موٹا - فربہ +
[5] بلند - اکثر دراز کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے - جیسے کہ دامنِ بلند یعنی لمبا دامن - زلفِ بلند - لمبی زلف +
[6] قاطر - خچر - استر + ماچہ - مادہ - نر کی ضد - یہ لفظ خصوصیت کے ساتھ خچر پر بولا جاتا ہے +

فارسی کی پہلی کتاب

اِن فقروں میں اِضافت کی ترکیبوں کو دیکھو اور خیال کرو

آبِ زر - کفِ دست - دلِ من - سرِ او - رگِ پا - سمِ خر - دمِ آب +

مردِ خدا - بچۂ شیر - گوسالہ - بزغالہ - کرۂ خر - چوچۂ مرغ +

رسغِ[1] دست - مارپیچۂ[2] بازو - کفِ پا - فرقِ سر - گِرۂ پشت - سرِ انگشت +

ورقِ کاغذ - قلمِ سُرُبی[3] - سرِ قلیان - فتیلۂ چراغ - سنگۂ نان - دمِ آب - صندوقچۂ[4] حلبی - طبقِ حلوا +

---

[1] رسغ - کلائی - پہنچہ - ساعد +

[2] مارپیچۂ بازو - بازو کی مچھلی +

[3] قلمِ سُرُبی - سیسے کا قلم یعنی پنسل +

[4] صندوقچۂ حلبی - ٹین کا بکس +

نمبرِ شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا۔ اوّل یائے مجہول کے ماقبل۔ دوسرے یائے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر +	جِیرے۔ دیے۔ دی +
۸	حرفِ مضموم کے بعد اگر واوِ مجہول نہیں ہے۔ تو اُس پر پیش لکھا گیا +	پیشِ شکر
۹	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	زور
۱۱	الف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اُس پر جزم لکھا گیا +	صبْر
۱	استفہام کی علامت	؟
۲	ندا۔ تعجب۔ حسرت۔ دعا۔ قسم۔ خوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پورے وقفے کی علامت	+

ہدایت۔ جہاں پورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔ باقی جگہ کم +

اِعرابوں کے قاعِدے

مِثالیں	قاعِدے	نمبرِ شُمار
گھر	مخلُوط ہے دوچشمی لِکھی گئی ۔	ا
ہنسا۔ ہَیں ۔	نُونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دِیا ہے۔ اَور جو آخِر میں ہے۔ اُس میں نُقطہ نہیں دِیا ۔	۲
بِھلی	یائے معرُوف جو لفظ کے آخِر ہے۔ وُہ دائرے کی لِکھی گئی ہے ۔	۳
کے۔ ہَے۔ گائے۔ اُڑنے ۔	یائے معرُوف کے سِوا باقی سب یے لمبی لِکھی گئیں ۔	۴
خُود۔ خویش ۔	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے ۔	۵
بِیمار لیٹ۔ بوچھ۔ زیور۔ غور۔ سیر ۔	حرفِ مفتُوح پر وہیں زبر لِکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معرُوف اور مجہُول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے ۔	۶

FIRST PERSIAN READE

رسی کی پہلی کتاب

फारसी कि पहली किताब



LAHORE:
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
EDUCATIONAL PUBLISHERS.

